

تنزل الرحمة عند ذكر الصالحين

# احوال علمای فرنگی محل

مصنفہ عالیجناب معالی القاب مولوی شیخ الطاف الرحمن صاحب رئیس

بڑاگان ضلع بارہ بکی اودہ

حسنہ مایش

جناب شیخ احسان بن صاحب عم زادہ مصنف

باہتمام خاکسار محمد عبدالصمد علی راجہ





MG2

.A465a

McGill  
University  
Libraries

Islamic Studies Library

83463







ABSC Islam

BPFO

ATF

18002

Abvāl-i 'Ulamā'ī Farangī Mahād

Atāf al-Rahmān, Shaykh

MG2

A465a

2720080



تنزل الرحمة عند ذكر الصالحين

# احوال علمای فرنگی محل

مصنفه عالیجناب معالی القاب مولو شیخ الطاف الرحمن صاحب رئیس

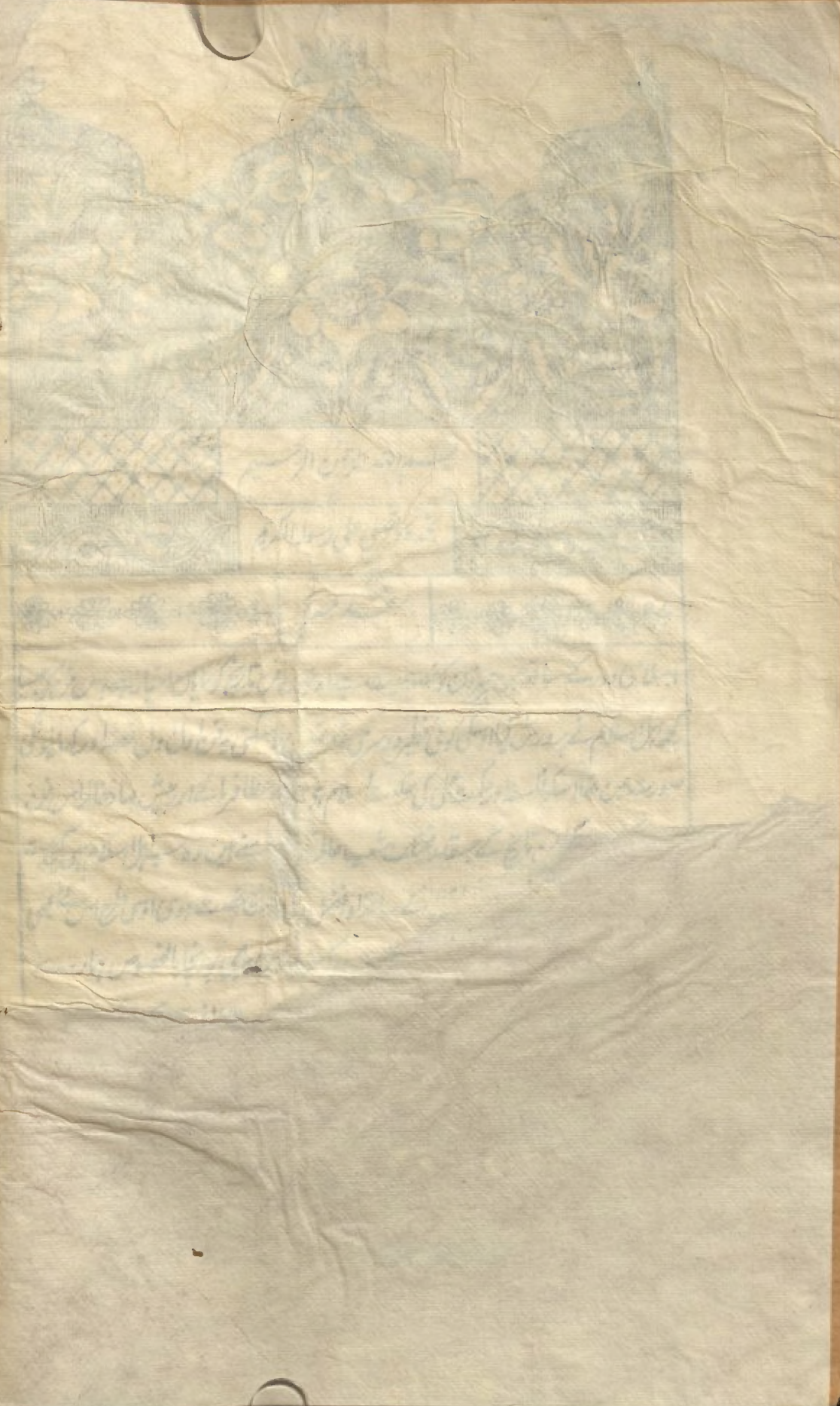
بڑا گاؤن ضلع بارہ بکی اودھ

حسب مایش

جناب شیخ احسان بن صاحب عم زادہ مصنف

باہتمام خاکسار محمد عبداللہ صدیقی تہا







ہمارے ہی علوم و فنون جو ہم سے گئے ہوئے تھے اس وشن زمانہ میں ودیعت کے طور پر الپس ہونا شروع ہو  
 ارضین علوم میں سے یہ فن تاریخ ہمارے سامنے لایا گیا اور ہم نے اپنی ودیعت کو حبیباً و یا تھا و لیا ہی پایا  
 بلکہ اگر تعصب کو راہ نمیزن تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ اسکی اوس حالت سے جو ودیعت رکھنے کے وقت تھی بہتر و خوش  
 آئید پایا۔ اسوقت اہل اسلام یورپ کی اتباع میں تاریخ کی جانب متوجہ ہوئے ہیں اور ہر شعبہ میں فن سیر کے  
 اور نمون نے حصہ لینا شروع کیا ہے واقعات گذشتہ حالات ماضیہ شاہوں کے کارنامہ علماء و افضلاء کی دینی  
 خدمتین اطہار اور اہل ہنر کی ملکی چہرہ دیان خاندانی حالات سفر نامے سوانح سبھی کچھ جہاننگ ممکن ہے ہم  
 پہنچتے جا رہے ہیں عام بات ہے کہ زبردست قوم کا اثر دوسروں پر پڑتا ہے اور ہر فرد مغلوب کا تاثر ہوتا  
 اسی قاعدہ سے اسوقت مجھے بھی شوق ہوا کہ میں بھی اس فن کے خدمت کرنا ہوں میں شمار کر لیا جاؤں اور  
 اپنی پیش نبایا و کار چھوڑ جاؤں لیکن میری کم استعدادی اور قلت فرصت اس مانگ کو ابھرنے نہیں دیتی تھی  
 کہ ناگاہ میرا جانا حیدرآباد <sup>۲۸</sup> آئے تھے بھلا ہی حضرت قبلہ و کعبہ ارین استادی مولانا محمد عبدالباری صاحب  
 عم فیض ہو اور جابح کمالات صوری و معنوی جناب مولانا حافظ حاجی سید انوار اللہ صاحب استاد حضور  
 دام اقبال کی شرف ملاقات سے فائز ہوا مولانا محمد رفیع نے کمال عنایات سے علمائے فرائی محل کے تذکرہ  
 لکھنے کا مشورہ دیا اس قومی محرک نے بے جوش کو برانگیختہ کر دیا اور جتنے موانع تھے سب پر یہ غالب کیا و نیز  
 جو امتیاز کہ اس خاندان کو باعتبار علم و فضل کے و بجا کثرت تصانیف و نیامیں حاصل ہے اور جس مدت سے  
 کہ اس خاندان میں علم چلا آتا ہے اور سلسلہ تلمذ جس طرح پر اسکا پھیلا ہوا ہے اور درس میں کام مروج ہوا اور  
 دیگر خصوصیات مولانا محمد رفیع کے مشورہ کے مؤید ہو گئے۔ اور میں نے اپنے حسب مقتدرہ کو کثرت شکر کے  
 مولانا محمد رفیع کے مشورہ کے موافق یہ تذکرہ تالیف کیا اسی وجہ سے ناچیز تصنیف مولانا محمد رفیع ہی کے  
 نام نامی سے معنون کرتا ہوں اور مولانا ہی کی خدمت میں یہ ناچیز ہدیہ پیش کرتا ہوں امید ہے کہ نظر  
 قبول سے دیکھا جائے اور جزوات یا خطائیں ہیں وہ میری قلت استعداد پر نظر کر کے درگزر فرمائیں اور  
 باوجود کثرت موانع کے اس حقیر خدمت کی داد و بجائے میں نے جن کتب سے اس تذکرہ میں مدد لی ہے  
 اور یاد کرنا مناسب سمجھتا ہوں کہ اگر مزید تحقیق کسی کو منظور ہو اور کتابوں کی جانب رجوع کرے وہ کتب حسب ذیل ہیں



آثر کرام - سجدۃ المرجان - مصنف مولانا غلام علی آزاد بلگرامی - بحر ذخار - اغصان الانساب مصنف  
 شیخ رضی الدین محمود فتحپوری - اغصان اربعہ - عمدۃ الرسائل مصنف مولانا ولی اللہ لکھنوی -  
 خیر العمل - حسرة العالم - مقدمہ ہدایہ - مقدمہ شج وقایہ مصنف مولانا عبدالحی رحمۃ اللہ علیہ -  
 حکمۃ خیر العمل - حسرة الفحول مصنف مولانا عبدالباقی مدظلہ العالی - مقدمہ فتاویٰ قیام الملتہ والدین -  
 حسرة المسترشد مصنف حضرت مولانا عبد الباری مدظلہ العالی -

### فضیلت علماء

مناسب معلوم ہوتا ہے قبل اسکے کہ تذکرہ علماء کا کیا جائے بقدر حاجت مختصر فضیلت و عظمت علماء  
 کی عقلی و نقلی طور سے بیان کیجاوے تاکہ یہ معلوم ہو جائے کہ مین نے علماء کی تاریخ لکھنے کا جو قصد کیا اور امراء  
 یا اشراف کی تاریخ نہیں لکھی یا اپنے خاندان کے حالات قلمبند نہیں کیے (جسکا مین ارادہ کر رہا ہوں)  
 اسکی بڑی وجہ اہل علم کی دینی اور دنیوی فضیلت ہے -

یہ بات ایسی ظاہر اور بدیہی ہے کہ نادان سے جاننے والا افضل ہے ہر کہ و ملہ و صغیر و کبیر ہر زیرک  
 و بلیہ سبھی سمجھتے ہیں وہ گنوار جنگوز راہی عقل نہیں ہوتی اپنے تجربہ کار لوڑیوں سے مانوس و راوٹے  
 اپنی غیر معلوم اشیاء حاصل کرنے کے لیے مستعد رہتے ہیں اور ہمیشہ سرنیاز ٹیکتے رہتے ہیں دنیاوی و  
 علم کیون نہواو اسکی ایسی ضرورت اور احتیاج عوام کو ہے جسکی وجہ سے خواخواہ جاننے والے کی تعظیم  
 و توقیر ہوتی ہے ایک معمولی طور کا صنایع کیسے کیسے ناز کرتا ہے اور ضرورت کیوقت و سکوبرداشت  
 کرتے ہیں حکیم کی خوشامد واکٹر کی چالپوسی وہ کون ہے جسے نہ کی جہر اسکی کیا وجہ ہے محض دنیاوی فضیلت  
 دوسرے نہ جاننے والوں پر اس امر کو طول دینا یہ کیا ہے ہر شخص خوب جانتا ہے اب رہا علوم دینیہ  
 کے واقف کاروں کی حاجت ہماوہو یا نہیں اور حاجت کی وجہ سے وہ محتاج الیہ ہیں یا نہیں اور محتاج  
 الیہ معظم اور افضل ہوتا ہے یا نہیں یہ باتیں ایسی نہیں ہیں جنکو مسلمان نہ جانتے ہوں ہمارے مذہبی  
 حقیقت مین ابنائے دنیا کے خیال کے موافق محض اسی دنیا تک محدود نہیں ہے بلکہ یہ حیات  
 کسی دوسری ابدی عالم کے واسطے وسیلہ نجات و عذاب کا ہے اور موقع امتحان کا ہو ہمارے جب قدر



افعال اس دنیا کے ہیں ان سب میں اس امر کے جاننے کی بھی ضرورت ہے کہ وہ ہکا و آخرت میں کیا اثر دکھائینگے عبادت ہو یا ریاضت تجارت ہو یا زراعت صنعت ہو یا سیاست سب میں ان امور کے جاننے کی شدید ضرورت ہے ورنہ آخرت میں جو کچھ ہوگا اور سکا ہم میان سے خود اندازہ کر سکتے ہیں اگر کوئی امتحان کیواسطے مجبور ہو اور وہ اہل فن سے فن کو حاصل نہ کرے امتحان میں بیٹھ جائے تو اسکا کیا نتیجہ ہوگا ظاہر بات ہے کہ فیل ہوگا ناکامیاب ہوگا ذلیل ہوگا رسوا ہوگا یہی کیفیت اس جگہ ہے کہ بادشاہ ہو یا فقیر اہل اللہ ہو یا اہل دنیا اوں سب کو علوم دین کی ضرورت اور وہ حاصل نہیں ہو سکتی بدو اہل علم سے حاصل کیے ہوئے اور یہ احتیاج ایسی ہے کہ کسی شخص کو اس سے چارہ نہیں جو یہ خیال کرنا کہ ہم کتب عربی یا اردو فارسی دیکھ کر خود مسائل سمجھ سکتے ہیں استاد اور عالم کی ضرورت نہیں ہے محض طفلانہ خیال جو ورنہ کہا جاسکتا ہے کہ اپنے مرضا کی دوا کرنے کو اطباء کے پاس بیکار آتے ہیں یا ڈاکٹر و نکو ناحق دکھاتے ہیں کتب طب و ردائے کثری دیکھ کر علاج کر لیا جائے ظاہر ہے کہ کیسا کچھ مریض کا زیاں ہوگا یہی کیفیت ایسے لوگوں کی ہے جو علم نہیں حاصل کرتے اور کتب دیکھ کر اپنے کو قابل سمجھتے ہیں اوں سے مذہبی نقصان کے سوا کچھ تصور نہیں ہے خدا فرماتا ہے اهل السیوی الذین یعلمون والذین لا یعلمون کیا وہ لوگ جو جانتے ہیں برابر ہیں اوں لوگوں کے جو نہیں جانتے ہیں انہی شی اللہ من عبادہ العلماء خدا سے ڈرنے والے دیکھتے ہیں یہ دو آیتیں ہیں جن سے صاف طور پر علما کی فضیلت ظاہر ہوتی ہے قرآن میں اور بہت سی ایسی آیتیں ہیں جن سے شرف علم ظاہر ہوتا ہے اور احادیث بھی کثرت سے ہیں چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا ہے کہ فضیلت عالم کی عابد پر ایسی ہے جیسے فضیلت یہ جو دہوین رات کے چاند کی تاروں پر بعض دایتوں میں ہے کہ جیسے فضیلت میری مختاری مہولی شخص پر اور حدیث میں ہے کہ عالم کے واسطے جو کچھ آسمان و زمین میں ہیں سب استغفار کرتے ہیں اور سزا دیا ہے کہ قیامت میں پہلے انبیاء شفاعت کریں گے پھر علما ان کے بعد شہید اور فرمایا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کوئی عبادت ایسی نہیں ہے جو افضل ہو علم دین حاصل کر نیے اور ایک فقیہ یا دہ سخت ہے شیطان پرستوں علیہ دون سے۔



## ۶ ذکر نسب علمائے فرنگی محل

حال ابویوب انصاری

اس خاندان کا سلسلہ نسب حضرت ابویوب انصاری (جو خالد بن زید بن کلیب بن ثعلبہ بن عبد  
بن عوف بن غنم بن مالک بن النجار بن ثعلبہ بن عمرو بن الخزرج ہیں) تک پہنچتا ہے جو انصار رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم سے سربراہ رہے تھے اور جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ میں ہجرت کے زمانہ میں تشریف لائے تو انہیں کے مکان میں کوش ہو  
قریب ایک ماہ کے حضرت کا قیام وہیں رہا حضرت ابویوب انصاری نے عقبہ و ربیعہ اور احد و بقیعہ الرضوا  
میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ و اوصیاءہ وسلم کے ہمراہ شرکت کی بلکہ جتنی لڑائیاں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
سے پیش آئیں سب میں حضرت ابویوب بھی شریک تھے شام کی فتح میں بھی انہوں نے بہت کچھ  
مدد دی حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے جب عراق کا سفر کیا تو انھیں کو مدینہ طیبہ پر اپنا نائب مقرر کر دیا اور  
جنگ خواج میں یہ مدینہ طیبہ سے آکر حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے ہمراہ ان کے مخالفوں سے لڑے علاوہ  
فتوحات ملکی اور معاملات سیاست کے بہت سے احادیث اللہ مروی ہیں جسے علم کو بھی ایک خاص  
مدد انکی ذات بابرکات سے حاصل ہوئی خلافت حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں جب لشکر  
کشتی قسطنطنیہ پر پہنچی تو یہ بھی اوس لشکر کے ہمراہ وہاں گئے اور ۲۷ ہجری میں وہیں انتقال فرمایا اس وقت  
تک جامع ابویوب مشہور اور آپ کی قبر زیارت گاہ مخلوق ہے اور ترک بڑی عظمت کرتے ہیں یہ قسطنطنیہ لکھے  
ہیں کہ جب پانی نہیں برتا ہے اور قحط پڑتا ہے تو لوگ ان کے مزار پر جا کر دعا مانگتے ہیں اور نماز پڑھتے ہیں اللہ  
تعالیٰ انکی برکت سے دعا قبول کرتا ہے اور پانی برساتا ہے آپ کے فضائل احادیث میں بہت وارد  
ہوئے ہیں اور آپ کی ولادت کے لیے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے علم کی دعا فرمائی فرمایا آپ نے بارخدا  
ابی ایوب کو ادب عطا فرمایا ابویوب کو فراغت دی او کو محروم نہ رکھا انکی گروہ اہل سے باقی رکھا  
اپنی زمین میں اس دن تک کہ لوگ حشر کیے جائیں بارخدا یا انکی اولاد میں علم پیدا فرما اور علم میں زیادتی  
عطا فرما اوس دن تک جبکہ وہ تجھے ملین الہی اس گروہ میں علم اور بے پرواہی اور فقیر سے اسے خدا  
انکی اولاد میں عبادت کرنیوالا پیدا کر پھر سکھلایا آپ نے ہمد (عبداللہ بن ابی ایوب انصاری) کے صحیح و ثناء  
کہا کہ ین اللہ مالک الملک الی بغیر حساب ستر مرتبہ دعا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے



ایک اولاد میں جو ملک شام اور ہرات اور ہندوستان اور سندھ میں اکثر جگہ پائی جاتی ہے جنہیں سے چاندان  
فرنگی محل کا بھی ہے علمائے ہر دور میں یہ لوگ حضرت شیخ الاسلام عبد اللہ انصاری ہمدانی  
کی اولاد میں ہیں جو سات دہظون سے حضرت ابو یوسف انصاری تک پہنچتے ہیں کیونکہ آپ کے والد ابو منصور  
محمد بن ابی سواد بن محمد بن احمد بن علی بن جعفر بن ابی منصور بن ابی یوسف انصاری ہیں حضرت مسلمانہ ذکر حضرت  
خلافت حضرت عثمان بن عفان بن قیس کے ساتھ خراسان تشریف لائے اور ہرات میں توطن اختیار کر لیا وہیں  
آپ کا انتقال ہوا اور وہیں دفن ہوئے آپ کی اولاد میں مشہور و معروف حضرت عبد اللہ انصاری ہوئے

### ذکر حضرت شیخ الاسلام عبد اللہ انصاری

ہذا الحفاظ میں لکھتے ہیں کہ آپ سلسلہ ہجری میں مقام ہرات میں پیدا ہوئے اور آپ نے عربی  
زبان اچھی طرح سے تحصیل کی حدیث و تاریخ اور علم الانساب میں کمال پیدا کیا اور تفسیر و حسن سیرت اور  
نصوف کے تو امام تھے کبھی امر اور وساد بادشاہ کی صحبت میں نہیں جاتے اور نہ ان کی پرواہ کرتے  
سال ہجری میں ایک مرتبہ مجلس عظمیٰ منعقد کرتے اور اوس میں آپ کے مریدین اور متعقدین جو کچھ خدمت کرتے وہ فوراً  
بازار میں تقسیم کر دیتے کھانا کپڑا وغیرہ بازار سے لے لیتے نہایت خوش پوشاک اور باہمیبت آدمی تھے ایک  
مجلس میں اتنی احادیث بیان کر جاتے کہ سننے والے دنگ جاتے بار بار فرماتے تھے کہ مجھے ہزار احادیثیں  
اس طرح یاد ہیں کہ جب چاہوں بیان کر دوں فرماتے تھے کہ میرا ماخوذ تفسیر کرنے میں قرآن کے ایک سو سے  
زیادہ کتب تفسیر ہیں جن میں سے آپ کی تصانیف میں سے کتاب الاربعین اور کتاب الفروق اور  
کتاب منازل السائرین اور مناجات اور مناقب امام احمد حنبل مشہور کتابیں ہیں آپ سلسلہ ہجری میں  
اسی سے زائد عمر پا کر انتقال فرمایا ہرات میں اس وقت تک آپ کی درگاہ زیارت گاہ خلافت ہو مشہور ہے  
کہ آپ کی اولاد نہ تھی آپ نے اپنے بھلے بھلے یا نواسہ کو اپنا بیٹا بنایا اور ان کی اولاد آپ کی طرف منسوب ہوئی چنانچہ  
ایک گروہ اہل برات کا حضرت شاذ اللہ مولانا نظام الدین محمد کے پاس آیا اور اس نے اس واقعہ کو بیان  
کر کے کہا کہ آپ لوگ سید ہیں اس لیے کہ ان کی ہمشیرہ یا صاحبزادی سادات میں بیابھی ہوئی تھیں لا نارحہ علیہ  
نے جواب دیا کہ ہم ایسے بے اصل مشہور کاتبوں کی وجہ سے اپنے اوس نسب کو جو برابر اپنے ابا سے سننے چلے آئے ہیں



اور توایخ بھی اسکی تائید کرتے ہیں ہم بدل نہیں سکتے اگر تلوگ سچے ہو تو یہ شرف ہم قیامت کی واسطے اور کتب  
رکھتے ہیں دنیا میں ہم انصاری ہیں اور فیض ہمارے واسطے کوئی کم نہیں ہے۔ کتب تایخ اور انساب کے  
دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے حضرت عبداللہ انصاری کے بیٹے اسماعیل نامے تھے جنکی وجہ سے کیفیت  
ابو اسماعیل تھی اور انہیں سے آپ کا سلسلہ نسب جاری ہوا ہندوستان میں اور بھی خاندان علاوہ اس  
قرنی محل کے کچھ اولاد میں ہیں اور مشہور و معروف علماء و فقرا آپ کی اولاد سے گذرے ہیں۔

### ذکر ملا جلال الدین جو پہلے ہندوستان میں آئے

ہر اہل حق سے حضرت خواجہ جلال الدین بن خواجہ سلیم بن خواجہ اسماعیل بن عبداللہ انصاری بطور جہاد  
ہندوستان میں تشریف لائے اور قریہ سرسل میں قیام کیا ایک مدت تک درس تدریس میں بھی وہاں  
مشغول رہے اور خانقاہ اور مسجد بھی تعمیر کرائی قریب اوس مسجد کے دہم سال حوض ہے اوسکے متصل  
دفن کیے گئے مدت کے بعد وہ قریہ برباد و تباہ ہو گیا سو اسے آپ کے مقبرہ کے اور کائنات مہدم ہو گیا  
آپ کی اولاد میں بہت بڑے بڑے علماء و فضلا گذرے جنہیں سے خاندان برناوہ (قریب دہلی کے ایک  
قریہ ہے) کے بھی اکابر ہیں انکے احوال رسالہ چشتیہ اور تحفہ خیر العمل اور مقدمہ فتاویٰ قیام الملئہ والدین  
میں مکتوب ہیں منجملہ انکے مخدوم بدر الدین بن مخدوم شرف الدین بن خواجہ فضیل بن خواجہ کلان بن خواجہ  
داؤد بن خواجہ حامد بن خواجہ جلال الدین ہیں۔ انہوں نے دہلی میں علوم عقلیہ و نقلیہ کی تحصیل کی اور علماء  
معتبر ہوئے درس تدریس میں مدت تک مشغول رہے ایک مدرسہ منار و شمسیہ (قطب صاحب کی لاٹ)  
کے پاس بنایا اور اسکو نہایت درجہ رونق دی ایک مدت تک تو درس و تدریس میں مشغول رہے پھر  
دنیا کو ترک کر کے حضرت خواجہ نصیر الدین چراغ دہلی کے ہاتھ پر حجت کی اور خلافت حاصل کی شیخ  
قدس سرہ نے حکم دیا کہ موضع برناوہ میں سکونت کرو اور مکاح بھی اپنا کرو اگرچہ ضعیف ہو گئے تھے مگر حکم  
شیخ نکاح کیا شیخ قدس سرہ نے یہ بھی فرمایا تھا کہ تھارے ایک لڑکا ہو گا اور کما نام میرے نام پر رکھنا چاہیے  
ایک صاحبزادے پیدا ہوئے اور انکا نام نصیر الدین رکھا گیا مخدوم بدر الدین نے ۲۵۔ شوال  
۸۰۰ھ ہجری میں وفات فرمائی۔

چنانچہ ملا جلال الدین بن خواجہ سلیم بن خواجہ اسماعیل بن عبداللہ انصاری بطور جہاد ہندوستان میں تشریف لائے اور قریہ سرسل میں قیام کیا ایک مدت تک درس تدریس میں بھی وہاں مشغول رہے اور خانقاہ اور مسجد بھی تعمیر کرائی قریب اوس مسجد کے دہم سال حوض ہے اوسکے متصل دفن کیے گئے مدت کے بعد وہ قریہ برباد و تباہ ہو گیا سو اسے آپ کے مقبرہ کے اور کائنات مہدم ہو گیا آپ کی اولاد میں بہت بڑے بڑے علماء و فضلا گذرے جنہیں سے خاندان برناوہ (قریب دہلی کے ایک قریہ ہے) کے بھی اکابر ہیں انکے احوال رسالہ چشتیہ اور تحفہ خیر العمل اور مقدمہ فتاویٰ قیام الملئہ والدین میں مکتوب ہیں منجملہ انکے مخدوم بدر الدین بن مخدوم شرف الدین بن خواجہ فضیل بن خواجہ کلان بن خواجہ داؤد بن خواجہ حامد بن خواجہ جلال الدین ہیں۔ انہوں نے دہلی میں علوم عقلیہ و نقلیہ کی تحصیل کی اور علماء معتبر ہوئے درس تدریس میں مدت تک مشغول رہے ایک مدرسہ منار و شمسیہ (قطب صاحب کی لاٹ) کے پاس بنایا اور اسکو نہایت درجہ رونق دی ایک مدت تک تو درس و تدریس میں مشغول رہے پھر دنیا کو ترک کر کے حضرت خواجہ نصیر الدین چراغ دہلی کے ہاتھ پر حجت کی اور خلافت حاصل کی شیخ قدس سرہ نے حکم دیا کہ موضع برناوہ میں سکونت کرو اور مکاح بھی اپنا کرو اگرچہ ضعیف ہو گئے تھے مگر حکم شیخ نکاح کیا شیخ قدس سرہ نے یہ بھی فرمایا تھا کہ تھارے ایک لڑکا ہو گا اور کما نام میرے نام پر رکھنا چاہیے ایک صاحبزادے پیدا ہوئے اور انکا نام نصیر الدین رکھا گیا مخدوم بدر الدین نے ۲۵۔ شوال ۸۰۰ھ ہجری میں وفات فرمائی۔

ذکر مخدوم بدر الدین



## ذکر مولانا نصیر الدین

مخدوم نصیر الدین نے اپنے والد کی بیعت کی اور عالم و فاضل صاحب کرامات اور خرق عادات تھے  
نوٹے برس کی عمر میں یا ۹۹ یا ۱۰۱ برس کی عمر میں ۱۱ ذی الحجہ ۱۰۹۹ شمسی ہجری یوم یکشنبہ کو وفات فرمائی  
آپ کے صاحبزادے مخدوم علاء الدین ہوئے۔

## ذکر مخدوم ملا علاء الدین

آپ کا لقب بزرگ ہے آپ نے علوم عقلیہ و نقلیہ اپنے والد ماجد اور مولانا افتخار الدین سے تحصیل کیے  
اور صاحب ارشاد ہوئے چنانچہ علاء الدین ظلمی شاہ دہلی آپ کے مرید تھے ۲۱۔ شوال ۱۰۹۹ شمسی ہجری میں وفات  
فرمائی اور موضع شیخ پورہ رابر میں اپنے والد بزرگوار کے مقبرہ میں دفن ہوئے آپ کے صاحبزادہ مخدوم  
نظام الدین تھے۔

## ذکر مخدوم نظام الدین

سرتین اووہ جنگلی وجہ سے اس خاندان سے مشرف ہوئی ہے وہ بھی بزرگ ہیں انہوں نے حفظ قرآن سے  
فراغت حاصل کر کے علم تحصیل کیا ایک مدت تک میں مدرس میں مشغول رہے ہر ماہ کا بھی ایک سفر  
کیا وہاں سے واپسی کے وقت برنامہ میں آکر ایک خانقاہ بنوائی بعد اسکے اووہ میں قصبہ سالی  
ضلع بارہ بنگلی میں آکر وطن اختیار کیا اور وہیں انتقال فرمایا اور کچھ عرصہ سے فاضلہ سہالی کی آبادی سے  
دفن ہوئے دفن گاہ انکا اسوقت تک وضع کر کے مشہور ہے تنبیہ آپ کا نسب میں مورخوں نے  
بہت کچھ اختلاف کیا ہے مگر ہم نے باجائے اپنے اساتذہ کے نسب مذکور اختیار کیا ہے جو عقلاً و نقلاً درست  
معلوم ہوتا ہے۔ جہاں تک تاریخ سے پتہ چلتا ہے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ شیخ الاسلام عبد اللہ انصاری  
سے لیکر اسوقت تک اس خاندان میں برابر سلسلہ دار علم چلا آ رہا ہے چنانچہ حضرت ملا نظام الدین مذکور  
کے بعد سے کوئی شبہ نہیں کہ علی السلسل کے بعد دیگرے خاندان فرنگی محل میں علما ہوتے چلے آئے  
ہیں چنانچہ آپ کے فرزند شیخ شرف الدین عالم فاضل مدرس تھے یہ بھی اپنے والد کے قبر کے پاس مدفون  
ہوئے آپ کے پوتے شیخ الاسلام ملا محمد حافظ بن شیخ فضل اللہ مشہور و معروف علما میں سے ہیں اور دور  
ذکر ملا محمد حافظ

ذکر شیخ شرف الدین

ذکر ملا محمد حافظ



وزارت آپ کے پاس طلبہ تحصیل علم کی غرض سے آئے تھے چنانچہ آپ کے مدرسہ میں تہی جماعت کثیرہ طلبہ کی تھی جسکے اخراجات و خورد و نوش کے واسطے شاہ اکبر نے ایک کثیر قہر میں معاف کی تھی جیسا کہ فرمان عطیہ شاہ اکبر سے معلوم ہوتا ہے جو ان تک موجود ہے ملا محمد جافطی اولاد اس وقت تک علاوہ فرنگی محل کے خاندان کے اور بھی ہو آپ کا انتقال سہالی میں ہوا اور درمیان قصبہ در و روضہ کے ایک باغ میں دفن ہوئے اور آپ کی قبر کی جگہ پر آپ کی اولاد کے کچھ لوگ بھی دفن ہیں آپ کے فرزند ملا احمد عالم فاضل تھے اور ان کے فرزند ملا عبد الکرم تھے عالم فاضل متبحر تھے ان دونوں کے متعلق کوئی خاص بات ایسی نہیں ہے جو مذکور ہو۔

ملا عبد الکرم کے صاحبزادہ ملا عبد الحلیم نے ملا عبد السلام دیوی سے کتب رسد پر ہی ملا عبد السلام دیوی اور من مانہ میں لاہور کے مدرسہ میں مدرس تھے ملا عبد الحلیم بھی بعد تحصیل کے ایک مدت تک اسی مدرسہ میں مدرس رہے ہیں آپ کے ہاتھ کا لکھا ہوا ہدایہ اس وقت تک فرنگی محل میں موجود ہے ملا عبد الحلیم کے صاحبزادہ ملا قطب الدین شہید سہالوی تھے جنکی اولاد میں یہ خاندان فرنگی محل کا ہے کہ سوا اسے اس خاندان کے اور انکی اولاد نہیں ہے۔

نوکر ملا عبد الحلیم

### نوکر ملا قطب الدین شہید سہالوی

ملا قطب الدین سہالی میں پیدا ہوئے ابتدائی علوم اپنے والد بزرگوار کے ہمراہ لاہور کے مدرسہ میں تحصیل کئے اور ملا دانیال جوڑا سے شاگرد ملا عبد السلام دیوی سے بھی تعلیم پائی پھر حضرت قاضی گھانسی الدہ آبادی خلیفہ حضرت شیخ محب اللہ آبادی سے علوم ظاہری و باطنی کی تحصیل کی اور سلسلہ صابریہ چشتیہ میں اخذ بیعت کی اور علم اصول فقہ معانی اور منطق اور طبعی اور الہی اور ریاضی اور فنون عربیہ اور حدیث میں مرتبہ کمال حاصل کیا ایک مدت تک درس میں مشغول رہے یہاں تک کہ کثرت سے ملا نہ تھے کہ صاحب اثر کرام غلام علی آزاد لکھتے ہیں کہ اکثر علماء ہند کا سلسلہ تلمذ ملا قطب الدین تک تمام ہوتا ہے اور لکھتے ہیں کہ ملا صاحب کی تصنیف میں سے حاشیہ شرح عقائد دوانی بہت دقیق تھا صاحب خیر العمل تحریر کرتے ہیں انکی تصانیف میں سے زیادہ مشہور حاشیہ تلویح اور حاشیہ عقائد اشقی اور تقریبات بزدوی اور حاشیہ طول اور رسالہ تحقیق دار الحریہ اور حاشیہ شرح حکمہ بعین حق



مگر افسوس کہ یہ نصایف ان کے محرکہ شہادت میں جلد خاکستر ہو گئی یوم دوشنبہ انیسویں رجب سن۱۱۰۰ ہجری  
میں ۶۳ برس کی عمر میں آپ کے بعض دشمنوں نے آپ کو شہید کیا قصہ شہادت آپ کا حضور ملا سعید سے کیا تھا ظاہر  
ہوتا ہے ملا قریب سرہ کے چار بیٹے تھے جن کے اذکار اپنے محل پر ہونگے بعد شہادت ملا صاحب قدس سرہ آپ کے  
دو صاحبزادوں کے نام شاہ عالمگیر نے فرنگی محل کا فرمان تحریر کیا جو ان کی اولاد میں اس وقت تک موجود ہے  
اور اسکے بعد سے پھر ان کی اولاد فرنگی محل شہر لکھنؤ میں مقیم ہوئے۔

### وجہ تسمیہ فرنگی محل

شہنشاہ اکبر نے اگرچہ بہت سی باتیں شرح کی مگر تین تین تاہم بعض امور باقی رہ گئے منجملہ ان باقیات  
صالحات کے یہ قاعدہ جاری تھا کہ جو لوگ ارالہ کے مسلمانوں کے شہروں میں آکر تجارت کرتے تھے تو  
ان کو ایک مدت تک اجازت ملتی تھی اور جب وہ مدت تمام ہو جاتی تھی تو وہ اپنے ملک کو واپس مبعوث  
تھے جاؤا وغیرہ منقولہ نزول سرکاری ہو جاتی تھی اسی بنا پر ایک فرانسیسی تاجر لکھنؤ میں آیا اور اس نے  
ایک مکان اپنے واسطے تعمیر کرایا جب اس کی مدت گزر گئی تو وہ چلا گیا اس مکان بھی نزول سرکاری  
ہو گیا وہ مکان اگرچہ محلہ چراغ بیگ میں واقع تھا مگر مشہور جوہلی فرنگی کے ساتھ تھا چنانچہ فرمان  
عطیہ عالمگیر سے ظاہر ہوتا ہے اور عوام اس کو فرنگی محل کہتے تھے جب اولاد ملا قطب الدین قریب سرہ  
نے سکونت اختیار کی تو اس کی شہرت کو روز افزون ترقی ہوئی گئی نام اس کا زمین بدل گیا بعض طلبہ  
افغانہ اپنی صلاحیت کی وجہ سے اس کو فرنگی محل کہتے ہیں اور تاویل کرتے ہیں کہ کثرت استعمال کے باعث  
فرنگی محل ہو گیا ہے حالانکہ یہ امر غلط ہے فرنگی محل میں اس وقت کہ مسلمانہ قدیم عمارات سے ایک  
والان مکان میں حضرت ملا نظام الدین علیہ الرحمۃ کے ہے جس کی جدید مرمت ہوئی ہو اور مدرسہ عالیہ نظامیہ  
اوس میں قائم ہے اور ایک والان سہ درجہ جو حکام کے نام سے مشہور ہے جو بیہ مرمتی کے منہدم  
ہو گیا ہے مگر اسکے آثار باقی ہیں اور ایک پچھا ٹک ہے جو جناب مولانا شاہ عبدالوہاب قدس سرہ  
قدیم کمرہ مولانا احمد عبدالحق قدس سرہ کا بنوایا تو اسی کی جگہ پر قائم رکھا اور ایک درہ مولانا نعمت علیہ  
رحمۃ اللہ علیہ کے مکان میں بحالہ باقی ہے سو ان عمارات کے اور سب بعد کی بنی ہوئی ہیں۔



## ۱۲ ذکر علمائے فرنگی محل

اوپر ہم لکھ آئے ہیں کہ ملا قطب الدین شہید سہاوی قدس سرہ کے چار بیٹے تھے اوکنا نام ہیں نہیں لکھا ہے۔ پڑے کا نام ملا محمد اسعد اور اونٹے چھوٹے کا نام ملا محمد سعید اور اونٹے چھوٹے کا نام ملا نظام الدین اور اونٹے چھوٹے کا نام ملا رضا ہے۔ ہم اس تذکرہ میں یا تباع اپنے اساتذہ حروف تہجی کے لحاظ سے علمائے فرنگی محل کا حال لکھینگے تاکہ آسانی سے حال جنگ تلاس کرنا ہو بلجائے لائق فی الالبانہ علیہ کائنات اللہ

### باب الالف

ملا اسعد بن ملا قطب الدین شہید آپ سہالی مین پیدا ہوئے اور اپنے والد بزرگوار سے تحصیل علم کی متاخرین کے کلام کو بہت اچھی طرح سے حاصل کیا بعد اسکے سلطان عالمگیر کے پاس آئے سلطان نے بعد کھ صدارت برہانپور مین منصب دوسدی پر مقرر کیا۔ اور سلطان کے ہمراہ دکن مین گئے وہیں اپنے والد ماجد کے انتقال کی خبر سنی۔ آپ کی تصنیف مین سے حاشیہ قدیمہ دوامی کا جو جسکے متعلق مولانا عبدالحی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ مین نے اسکو دیکھا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ملا اسعد کی قوت ملکا اور مہارت پر ناطق ہے۔ آپ نے وہیں دکن مین انتقال فرمایا سنہ وفات اور موضع دفن معلوم نہیں ملا احمد عبدالحق آپ ملا سعید کے صاحبزادے ہیں ۱۹ یا ۲۰ رجب سنہ ۱۰۷۰ھ مین اپنے دادا ملا قطب الدین کی شہادت کے روز سہالی مین پیدا ہوئے جب ہوشیار ہوئے تو اپنے چچا ملا نظام الدین صاحب کے پاس علم حاصل کرنے کے لیے رہے اور علم حاصل کر کے درس تدریس مین مشغول ہوئے اور تصانیف بھی بہت کیے چنانچہ متن مسلم پر آپ کی شرح ہے جو احسن الشروح ہے آپ کی شرح مسلم قاضی مبارک کے پہلے ہے کیونکہ جب ملا عبد اللہ مبارکی نے مسلم و مسلم دونوں متن لکھ کر ملا نظام الدین صاحب کے خدمت مین بھیجے تو ملا صاحب نے فرمایا کہ ملا مبارکی نے میرا امتحان لیا ہے یہ فرما کر ایک متن مسلم خود لکھا اور ایک ملا عبدالحق قدس سرہ کو یاد و نون صاحبوں نے شرحیں لکھیں اور ملا مبارکی کے پاس بھیجا اور نون نے دیکھ کر بہت تعریف کی اور کہا کہ الحمد للہ میرے استاد زادہ اب استاد ہو گئے علاوہ اسکے اور میرزا محمد شرجی موافق اور میرزا بد ملا جلال پر حاشیہ لکھا ہے جو طبع مہو گیا۔ باوجودیکہ علوم ظاہریہ



اتنا غلام تھا مگر علوم باطنی میں بھی کامل تھے حضرت سید شاہ عبدالرزاق قدس سرہ بالسنوی سے بیت کی اور  
 خلیفہ ہوئے بہت کرامتیں سرزد ہوئیں۔ ریاضات اور عبادات اور چلکشی اور خرق عادات آپ کے  
 مشہور ہیں جسکو دیکھنا ہو عمدۃ الوسائل مصنفہ مولوی ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ لکھنوی کو دیکھیے۔ مولانا رحمۃ اللہ  
 علیہ نے کسی مرتبہ اپنی وفات کی خبر دی جب آپ کے چھوٹے بھائی ملا عبد العزیز کا انتقال ہوا اور آپ نے  
 نماز جنازہ پڑھی اور سوقت فرمایا کہ مجھے اور عبد العزیز سے وعدہ ہو گیا ہے کہ دو برس کے بعد ملو گا شاہ  
 صاحب بیت عابد زاد تھے انہوں نے حضرت ملا نظام الدین صاحب کی وفات کے بعد اونا خواب  
 میں دیکھا کہ ملا نظام الدین صاحب کا انتقال ہو گیا آپ نے اگر ملا احمد عبد الحق قدس سرہ سے بیان کیا آپ نے  
 فرمایا کہ اس سال ملا نظام الدین صاحب کے سجدہ نشین کا انتقال ہوگا۔ آپ نے ۹۔ ذی الحجہ یوم جمعہ ۱۲۷۰ھ  
 کو وفات فرمائی سبب وفات یہ ہوا کہ حضرت ملا صاحب کو ایک وزیر ایک ایسی حالت جذبہ طاری ہوئی  
 کہ کوٹھے سے نیچے گر گئے تمام اعضا کو اس سے صدمہ ہوا پچا جب کوئی شخص کے مزاج پر ہی کرتا تھا تو آپ  
 اللہ کبر فرماتے تھے یہاں تک کہ وفات فرمائی۔ آپ کا مزار مبارک حضرت ملا انوار الحق قدس سرہ کے  
 باغ میں اندر مقبرہ کے زیارت گاہ علائق ہے لوگ فیضیاب ہوتے ہیں آپ کی کرامات اور کشف  
 جو بعد وفات پیش آئے سجدہ میں جب کا لکھنا طوالت سے خالی ہو گا۔ مولانا رحمۃ اللہ علیہ نے وراثت  
 کین پہلے عقد سے دو صاحبزادیاں اور ایک صاحبزادے مولوی محب اللہ صاحب تولد ہوئے بڑی  
 صاحبزادی کا عقد ملا حسن بن ملا غلام مصطفیٰ بن ملا سعد سے ہوا اور تین صاحبزادیاں چھوڑ کر انہوں  
 نے وفات فرمائی۔ چھوٹی صاحبزادی کا عقد مولوی محمد یعقوب بن ملا عبد العزیز بن ملا سعید سے ہوا  
 یہ چار صاحبزادے اور دو صاحبزادیاں چھوڑ کر فوت ہوئیں۔ مولانا رحمۃ اللہ علیہ کی دوسری شادی  
 دو صاحبزادے پیدا ہوئے بڑے کا نام مولانا انوار الحق اور چھوٹے کا نام مولانا اناوار الحق تھا۔  
 مولانا احمد انوار الحق آپ شہر لکھنؤ میں ۱۲۷۰ھ ہجری میں پیدا ہوئے آپ نے شریعت اور طریقت  
 دونوں کی تعلیم حاصل کی صاحب کرامات اور مکاشفات ہوئی آپ کی بہت شہرت ہوئی جسکو آپ کی پوری کسبت  
 دیکھنا ہو رسالہ انصاف اربعہ مصنفہ مولانا ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھیے صاحب خیر العمل نے بھی آپ کی



تعاریف میں بہت کچھ لکھا ہے۔ آپ کے علم اور عمل کی دلچسپی والد ماجد دے چکے تھے جیسا کہ خیر العمل سے معلوم ہوتا ہے۔ آپ نے کتب درسیہ ملا احمد حسن برہنہ اور ملا حسن بن ملا غلام مصطفیٰ بن ملا آصفیہ (جنکے ذکر آگے آویں گے) پڑھے اور طوالت ملا عبد العلی بحر العلوم سے شاہجہانپور میں جا کر تمام کتب لیں۔ آپ نے علم باطنی کی تعلیم اپنے والد بزرگوار سے پائی جیسا کہ صاحب خیر العمل لکھتے ہیں اور سترہ برس کی عمر میں اپنے والد ماجد کے ہاتھ پر بیعت بھی کی صاحب کرامات ہوئے۔ آپ نے ۲۶ شعبان یوم شنبہ ۱۲۳۶ھ کو وفات فرمائی آپ کی دو شادیان ہوئیں پہلی شادی سے تین صاحبزادے ملا نور الحق اور ملا علاء الدین اور ملا امیر الحق اور ایک صاحبزادی جنکا عقد ملا ابوالکرم بن ملا محمد یعقوب بن ملا محمد عبدالغفریہ سے ہوا جسے ایک صاحبزادے حضرت مولانا شاہ عبدالوہابی قدس سرہ پیدا ہوئے اور انہی ایک صاحبزادی زوجہ مولانا جمال الدین صاحب (جنکے ذکر آگے آئیں گے) پیدا ہوئیں۔ دوسری شادی سے مولانا نور الحق قدس سرہ کے دو صاحبزادے اور تین صاحبزادیاں تھیں بڑے صاحبزادے ملا محمد احمد اور دوسرے ملا عبد الصمد ملا محمد احمد کا ذکر آگے آویں گے لیکن ملا عبد الصمد اپنے والد والد بزرگوار کی حیات میں مجنون ہو گئے تھے ایک صاحبزادی چھوڑ کر فوت ہوئے جنکا عقد مولانا محمد حامد بن ملا احمد سے ہوا بڑی صاحبزادی کا عقد مولوی ظہور الحق بن مولانا ناز ہار الحق بن ملا عبد الحق سے ہوا۔ دوسری صاحبزادی کا عقد شیخ مقبول علی بن شیخ جعفر علی ساکن محلہ مفتی گنج سے ہوا۔ تیسری صاحبزادی کا عقد مولوی صفدر بن ملا امین بن ملا محب بشیر بن ملا احمد عبد الحق سے ہوا اگر ان سے کوئی اولاد نہیں ہوئی۔

ملا اسرار الحق بن ملا احمد انوار الحق آپ لکھنؤ فرنگی محل میں پیدا ہوئے تمام علوم و فنون شرعیہ اپنے بڑے بھائی مولانا نور الحق قدس سرہ سے حاصل کیے اور ملا امین سے بھی کچھ پڑھا ہے آپ کو خاص کر فقہ میں بہت مہارت تھی۔ آپ اپنے والد بزرگوار کی حیات میں ایک صاحبزادے اور دو صاحبزادیاں پڑ کر وفات فرمائی ایک صاحبزادی کا عقد شیخ حسین علی ساکن محلہ مفتی گنج سے ہوا اور دوسرے کا عقد مولوی محمد شائق سے ہوا اور صاحبزادے آپ کے مولوی امین الحق تھے۔

ملا امین الحق بن ملا امیر الحق آپ نے تمام کتب درسیہ اپنے علم بزرگوار مولانا نور الحق قدس سرہ سے



پڑھے اور ایک مدت تک درس میں مشغول رہے بعد اسکے اپنے وفات فرمائی آپ نے ایک صاحبزادی چھوڑیں جنکا عقد مولوی خلیل الرحمن مولوی غلام نجفی سے ہوا۔

ملا احمد المعروف بلا محمد احمد بن ملا احمد الوار الحق قدس سرہ اپنے علوم ظاہری اپنے بھائی مولانا نور الحق قدس سرہ سے اور علوم باطنی اپنے والد بزرگوار سے حاصل کیے آپ کے والد کے انتقال کے بعد آپ کے بھائیوں نے اپنے مولانا نور الحق اور مولانا علاء الدین قدس سرہا نے اپنے والد کا سجادہ نشین اور قائم مقام کیا اخذ جمیع اور اثنا د آپ سے جاری رہا ۱۶۹۱ھ میں انتقال کیا ایک صاحبزادی چھوڑیں جنکا عقد مولوی رحمت اللہ بن ملا نور اللہ کے ساتھ ہوا او کی ایک صاحبزادی زوجہ مولوی فضل اللہ صاحب باقی رہیں اور انکا انتقال ۱۱۱۰ شوال یوم جمعہ ۱۲۸۵ھ میں وقت چار بجے قریب عصر ہوا انہوں نے کوئی اولاد بجز دو نواسیوں کے نہیں چھوڑی بڑی نوادہ کا انتقال ۱۲۰۰ شعبان ۱۲۸۵ھ میں ہوا کا عقد مولوی عظمت اللہ صاحب بن مولوی احمد اللہ صاحب کے ساتھ ہوا اور دوسری نواسی کا عقد مولوی محمد بقا عبد السلام بن مولوی محمد عبد العزیز صاحب سے ہوا۔ مولانا محمد احمد قدس سرہ نے دو صاحبزادے مولوی محمد حامد صاحب (جنکا ذکر آگے آویگا) اور مولوی خیر اللہ صاحب کو چھوڑا مولوی خیر اللہ فقرا در زہد کے بہت پایہ پر رہے اور اخلاق و اوصاف حسنہ سے متصف ہوئے خاص کر آپ کو امور انتظامیہ میں بہت مداخلت تھی چنانچہ مولانا انوار الحق قدس سرہ کے باغ کا انتظام آپ ہی کے سپرد تھا آپ نے محسن سجد باغ اور کوثر باغ یا علوم سرچیلہ کے سدا کی جانب شال اوکا میں شجر بلوغ کے ابتدائے عمر میں حضرت مولانا انوار الحق قدس سرہ سے بیعت کی ان کے بعد تجدید بیعت حضرت مولانا شاہ عبدالوالی قدس سرہ کی آپ کی ذاتہ بیعت آخرت سے اہم رہی اور کوئی اولاد نہیں چھوڑی۔

ملا ازہار الحق بن ملا عبد الحق قدس سرہ اغصان اربعہ و خیر النس میں لکھا ہے کہ ملا عبد الحق قدس سرہ نے آپ کو وراپ کے برادر زادہ ملا بنین کو ملا بحر العلوم کے سپرد کیا تھا چنانچہ ملا بحر العلوم سے آپ و اولاد صاحبوں نے شرح جامی تک پڑھا تھے میں ملا بحر العلوم شاہجامپور چلے گئے وہاں جا کر کتب درسیہ تمام کیے ایک مدت تک درس میں مشغول رہے اور شاہ اعلیٰ نقشبندی کے ہاتھ پر بیعت اور علوم باطنی



اور ذکر و شغل کی تعلیم حاصل کر کے وطن واپس آئے پھر اپنے دونوں برادر زادوں یعنی حضرت ملا نور الحق  
قدس سرہ اور حضرت ملا الدین قدس سرہ کو لیکر ملا بحر العلوم کے پاس چلے گئے اور وہاں درس و تدریس  
میں مشغول ہوئے جب ملا نور الحق قدس سرہ اور ملا علاء الدین قدس سرہ تحصیل علم کر چکے تو آپ کو لیکر پھر وطن  
واپس آئے عقد آپ کا ملا بحر العلوم کی صاحبزادی سے ہوا اور صاحبزادے ایک مولوی ضیاء الحق اور دوسرے  
مولوی ظہور الحق اور ایک صاحبزادی زوجہ مولوی محمد حیدر بن ملا حسین تولد ہوئیں۔

مولوی ضیاء الحق جوان صالح فاضل تھے اپنے والد ماجد سے پڑھتے تھے اسی زمانہ میں دریا  
ڈوب گئے آپ کے والد کو سخت صدمہ ہوا آخر عمر میں آپ کے والد نے فالج میں مبتلا ہو کر اسی مرض  
میں مولوی ظہور الحق صاحب کو چھوڑ کر وفات فرمائی۔

مولانا مفتی احمد ابو الرحم بن ملا محمد یعقوب بن ملا محمد عبد العزیز بن ملا سعید آپ نے اپنے والد ماجد سے  
کتبِ رسیتہ تمام کیے فاضل فقہ میں آپ کو بہت اچھی مہارت تھی چنانچہ نواب سعادت علی خان کے وقت  
میں مفتی عدالت ہوئے۔ سید عبد اللہ بغدادی سے بیعت کی صاحب کیفیت باطنی ہوتی دو صاحبزادے  
ملا محمد اکبر اور ملا محمد اصغر اور ایک صاحبزادی زوجہ شیخ عبد الرحیم کو چھوڑ کر وفات فرمائی صاحبزادی  
ایک بیٹے مولوی عبد الغفور بن شیخ عبد الرحیم پیدا ہوئے صالح اور فاضل تھے انکی اولاد اب تک موجود ہے  
ملا اکبر بن ملا مفتی ابو الرحم آپ نے اپنے والد بزرگوار سے کتبِ رسیتہ تمام کئے اور حضرت سید شاہ غلام  
علی صاحب نیرہ حضرت قدوة السالکین سید شاہ عبد الرزاق قدس سرہ بالسنوی سے بیعت حاصل کی عبادت  
اور ریاضات میں مشغول ہوئے آپ کا عقد مفتی ظہور اللہ صاحب کی صاحبزادی سے ہوا ایک فرزند  
مولوی امین اللہ اور ایک صاحبزادی زوجہ مولوی ظہور علی کو چھوڑ کر وفات فرمائی۔

ملا اصغر بن ملا ابو الرحم اپنے قرآن مجید حفظ کر کے اپنے والد بزرگوار اور ملا حسین سے کتبِ رسیتہ تمام کیے  
آپ کو فقہ اور اصول فقہ میں بہت اچھی مہارت تھی محکمہ افتاء کی صدارت حاصل کی آپ کا عقد ملا  
علاء الدین قدس سرہ کی صاحبزادی سے ہوا ایک صاحبزادے ملا مفتی محمد یوسف صاحب کو چھوڑ کر  
۱۲۰۰ ہجری میں ۱۹۔ رجب یوم شنبہ کو وفات فرمائی۔



مولوی امین اللہ بن ملا اکبر آپ نے کتب درسیہ اپنے چچا ملا اصغر اور اپنے داماد مفتی ظہور اللہ صاحب سے تمام کیے اور قرآن مجید بھی حفظ کیا ایک مدت تک مفتی ظہور اللہ صاحب کی خدمت میں اونکی جانب سے استفسار کے جوابات لکھتے رہے اکثر کتب درسیہ پر آپ کے تعلیقات پائے جاتے ہیں آپ نے شرح جامی برعاشیہ بھی لکھا ہے اور شرح ضابطہ تہذیب اور شرح فصول الکبریٰ آپ کی تصانیف سے ہیں مولوی نور اللہ صاحب کی صاحبزادی سے آپ کا عقد ہوا ایک صاحبزادے مولانا عبدالعلیم صاحب کو چھوڑ کر ۲۹ جمادی الثانی روز شنبہ ۱۲۵۳ ہجری میں وفات فرمائی۔

مولوی اسد اللہ بن مولوی نور اللہ بن ملا محمد ولی آپ نے اپنے والد ملا نور اللہ اور اپنے چچا مفتی ظہور اللہ صاحب سے کتب درسیہ کی تحصیل کی بہت بڑے عالم ہوئے غرض کہ در سن تدریس میں مشغول رہے آپ کے شاگردوں میں سے جناب مولانا مولوی امیر علی صاحب ایٹھوی (جو غدر خانہ میں شہید ہوئے تھے) ہیں آپ نے ۳۰ رمضان شب شنبہ ۱۲۵۳ھ میں تین صاحبزادیاں چھوڑ کر وفات فرمائی بڑی صاحبزادی کا عقد مولوی نظام الحق بن مولانا مراح الحق بن ملا نور الحق سے ہوا اور انہوں نے چار صاحبزادے چھوڑ کر (جسکا ذکر آگے آویگا) ماہ ذی الحجہ ۱۲۵۳ھ میں وفات فرمائی منجھلی صاحبزادے کا عقد مولوی حبیب اللہ بن ملا غلام محیی بن غلام دوست محمد بن ملا حسن صاحب سے ہوا اور چھوٹی صاحبزادی کا عقد مولوی مراد اللہ بن ملا نعمت اللہ رحمۃ اللہ علیہ سے ہوا اور انہوں نے کوئی اولاد نہیں پیدا کی مولوی احمد حسن بن ملا محمد رضا آپ نے اپنے چچا ملا نظام الدین صاحب سے تحصیل علم کی بہت بڑے عالم اور فاضل ہوئے ہمیشہ در سن تدریس اور اشاعت علوم میں مشغول رہے نہایت دکی اور تیز طبع اور تجربین علماء میں سے ہوئے برابر اشاعت علوم ہی میں رہے ایک صاحبزادے اور تین صاحبزادیاں چھوڑ کر آپ نے وفات فرمائی۔ بڑی صاحبزادی کا عقد معلوم نہیں کہاں ہوا اولاد فقہا کر گئیں منجھلی صاحبزادی کا عقد شیخ عبدالوہاب بن شیخ حسام الدین سہالوی سے ہوا اور ایک صاحبزادہ چھوڑ کر فقہا کر گئیں چھوٹی صاحبزادی کا عقد ملا احمد انوار الحق قدس سرہ سے ہوا اور فرزند کا نام ملا سعد الدین تھا جسکا ذکر آگے حرف سین میں انشاء اللہ تعالیٰ آویگا۔



مولوی اسحاق بن مولوی محب اللہ بن ملا احمد عبد الحق آپ نے اپنے والد ماجد کی وفات کے بعد ملازمین سے کتب و رسد تمام کیے بہت بڑے عالم ہوئے اور عدالت دیوانی کے صدر مقرر ہوئے جب ضعیف ہو گئے اس وقت اپنے پوتے مولوی عیسیٰ صاحب کو اپنا قائم مقام کیا جس نے بعد میں ایک صاحبزادہ مولوی محمد یوسف صاحب کو چوڑا کر انتقال فرمایا مولوی محمد یوسف نے کتب و رسد تمام کر کے طب حاصل کی اور بہت بڑے عارف طبیب ہوئے پھر ایک امیر کے ساتھ مرشد آباد چلے گئے اور وہیں ہر صنف میں ایک صاحبزادہ مولوی عیسیٰ صاحب اور دو صاحبزادیوں ایک زوجہ ملا محمد معین دوسری زوجہ ملا برہان الحق کو چوڑا کر انتقال فرمایا۔

مولوی امان الحق بن ملا برہان الحق آپ نے قرآن مجید حفظ کر کے قاری پیر محمد صاحب لکھنوی سے تجوید حاصل کی اور اپنے والد بزرگوار اور مولانا عبد الحکیم بن ملا عبد الرزاق کے کتب و رسد تمام کیے عالم فاضل آپ کے دو عقد ہوئے پہلا عقد ملا نظام الحق بن ملا سراج الحق صاحب کی دختر سے ہوا اور دوسرا عقد مولوی سید محمد لکھنوی کی دختر سے ہوا ایک صاحبزادی اور چار صاحبزادے چوڑا کر ابوبکر علیہ السلام میں انتقال فرمایا صاحبزادی کا عقد شیخ محمد شفیع صاحب لکھنوی سے ہوا وہ دو لڑکیاں چوڑا کر قصا کر گئیں۔ بڑے صاحبزادے کا نام مولوی فضل حق صاحب ہے انہوں نے کتب مرویہ پڑھے اور حساب و کتاب میں اچھی مہارت حاصل کی اور حضرت مولانا شاہ محمد عبد الرزاق قدس سرہ سے بیعت کی اور سرکار نظام دکن میں ملازم رہیں ان کا عقد دختر مولوی عبد الوہاب صاحب بن مولوی عبد الرحیم شہید رحمت اللہ علیہ سے ہوا چار لڑکے اور لڑکی ان کے موجود ہیں بڑے کے کا نام فو کاہ الحق ہے کتب ابتدائیہ جناب مولوی عبد الحمید صاحب سے پڑھتے ہیں دوسرے کا نام وجیدہ الحق ہے یہ بھی کتب ابتدائیہ پڑھتے ہیں تیسرے کا نام وحید الحق اور چوتھے کا نام منظور الحق ہے یہ دونوں مدرسہ نظامیہ میں تعلیم پا رہے ہیں اللہ تعالیٰ علم نصیب کرے۔ دوسرے بیٹے مولوی امان الحق صاحب کے مولوی ضیاء الحق صاحب ہیں انہوں نے متوسطات تک جناب مولانا مولوی عین القضاۃ صاحب مدظلہ اور جناب مولانا مولوی محمد نعیم صاحب قدس سرہ اور جناب حضرت مولانا مولوی محمد عبد الوہاب صاحب قدس سرہ پڑھا

لے یہاں تصدیق کے ایک اور کا نام مولوی غلامی علی اور بیٹا ہوا ۱۲۱۱ھ



پڑھا اور انگریزی میں مڈل تک تعلیم پا کر سرکار انگریزی میں ملازمت اختیار کر لی۔ تیسرے بیٹے کا نام مولوی منہاج الحق صاحب ہے انہوں نے بعد حفظ قرآن مجید کتب درسیہ متوسط جناب مولوی عبد الحمید صاحب اور جناب مولوی محمد عبد الباقی صاحب سے پڑھیں اور مطبع وین میں ملازمت اختیار کر لی انکا عقد سرسندھ ضلع بارہ نکی میں ہوا ایک دختر موجود ہے چوتھے صاحبزادہ کا نام مولوی ممتاز الحق صاحب ہے انہوں نے کتب درسیہ متوسط تک جناب حضرت مولانا مولوی محمد عبد الباقی صاحب مدظلہ اور جناب مولانا مولوی محمد عبد الحمید صاحب پڑھیں اور علم طب بھی حکیم عبد الوحید صاحب اور حکیم عبد الغفریز صاحب و حکیم عبد الولی صاحب سے حاصل کیا اور اب بارہ نکی میں مطب کرتے ہیں۔ آپ کا عقد موضع شیرہ ضلع بارہ نکی میں حکیم عبد الغفور صاحب کی دختر سے ہوا اور وہ طاعون میں لاوارفت ہو گئیں۔ اور دوسرا عقد دختر مولوی الیاس بن محمد قوی صاحب مولوی احسان اللہ بن مولوی یحیٰی اللہ بن ملا حبیب اللہ بن ملا حبیب اللہ آپ نے کتب درسیہ اپنے والد ماجد اور ملا معین اور ملا ولی اللہ سے پڑھیں مگر آپ کو درس و تدریس کی نوبت بہت کم آئی اور آپ نے حضرت مولانا شاہ محمد عبد الوالی قدس سرہ سے بیعت کی آپ کی تصانیف میں سے اکثر تعلیقات ہیں چند کتابیں بھی آپ کی تصنیف سے سمی حسن القصد و تاریخ الخلفاء اور رسالہ ریاض المسلمین بہرین آپ کے تین فرزند پیدا ہوئے بڑے کا نام مولوی عتیق اللہ تھا انہوں نے حیدرآباد میں شباب کی حالت میں انتقال فرمایا دوسرے بیٹے کا نام مولوی مجیب اللہ صاحب ہے انہوں نے کتب درسیہ مولوی فضل صاحب اور مولوی افضل حسین صاحب وغیرہا سے پڑھیں اور حضرت مولانا شاہ محمد عبد الرزاق قدس سرہ سے بیعت کی انکی تصنیف میں سے منہج البیان شرح المیزان اور الافادہ فی باب الشہادہ جو تین شادیاں ہوئیں دو بی بیان لاوارفت گئیں تیسری بی بی زندہ ہیں خداوند کریم اولاد عطا فرماوے تیسرے بیٹے کا نام مولوی محبت اللہ صاحب ہے انہوں نے کتب درسیہ جناب مولوی افہام اللہ صاحب سے پڑھا اور طب بھی حاصل کی اور حضرت مولانا شاہ محمد عبد الرزاق قدس سرہ سے بیعت کی انکا عقد دختر مولانا فخر الدین صاحب سے ہوا ایک دختر اور تین صاحبزادے موجود ہیں بڑے صاحبزادہ کا نام

۱۲ صاحبزادہ کا نام مولوی منہاج الحق صاحب ہے انہوں نے کتب درسیہ متوسط جناب مولوی عبد الحمید صاحب اور جناب مولوی محمد عبد الباقی صاحب سے پڑھیں اور مطبع وین میں ملازمت اختیار کر لی انکا عقد سرسندھ ضلع بارہ نکی میں ہوا ایک دختر موجود ہے چوتھے صاحبزادہ کا نام مولوی ممتاز الحق صاحب ہے انہوں نے کتب درسیہ متوسط تک جناب حضرت مولانا مولوی محمد عبد الباقی صاحب مدظلہ اور جناب مولانا مولوی محمد عبد الحمید صاحب پڑھیں اور علم طب بھی حکیم عبد الوحید صاحب اور حکیم عبد الغفریز صاحب و حکیم عبد الولی صاحب سے حاصل کیا اور اب بارہ نکی میں مطب کرتے ہیں۔ آپ کا عقد موضع شیرہ ضلع بارہ نکی میں حکیم عبد الغفور صاحب کی دختر سے ہوا اور وہ طاعون میں لاوارفت ہو گئیں۔ اور دوسرا عقد دختر مولوی الیاس بن محمد قوی صاحب مولوی احسان اللہ بن مولوی یحیٰی اللہ بن ملا حبیب اللہ بن ملا حبیب اللہ آپ نے کتب درسیہ اپنے والد ماجد اور ملا معین اور ملا ولی اللہ سے پڑھیں مگر آپ کو درس و تدریس کی نوبت بہت کم آئی اور آپ نے حضرت مولانا شاہ محمد عبد الوالی قدس سرہ سے بیعت کی آپ کی تصانیف میں سے اکثر تعلیقات ہیں چند کتابیں بھی آپ کی تصنیف سے سمی حسن القصد و تاریخ الخلفاء اور رسالہ ریاض المسلمین بہرین آپ کے تین فرزند پیدا ہوئے بڑے کا نام مولوی عتیق اللہ تھا انہوں نے حیدرآباد میں شباب کی حالت میں انتقال فرمایا دوسرے بیٹے کا نام مولوی مجیب اللہ صاحب ہے انہوں نے کتب درسیہ مولوی فضل صاحب اور مولوی افضل حسین صاحب وغیرہا سے پڑھیں اور حضرت مولانا شاہ محمد عبد الرزاق قدس سرہ سے بیعت کی انکی تصنیف میں سے منہج البیان شرح المیزان اور الافادہ فی باب الشہادہ جو تین شادیاں ہوئیں دو بی بیان لاوارفت گئیں تیسری بی بی زندہ ہیں خداوند کریم اولاد عطا فرماوے تیسرے بیٹے کا نام مولوی محبت اللہ صاحب ہے انہوں نے کتب درسیہ جناب مولوی افہام اللہ صاحب سے پڑھا اور طب بھی حاصل کی اور حضرت مولانا شاہ محمد عبد الرزاق قدس سرہ سے بیعت کی انکا عقد دختر مولانا فخر الدین صاحب سے ہوا ایک دختر اور تین صاحبزادے موجود ہیں بڑے صاحبزادہ کا نام

۱۳ صاحبزادہ کا نام مولوی منہاج الحق صاحب ہے انہوں نے کتب درسیہ متوسط جناب مولوی عبد الحمید صاحب اور جناب مولوی محمد عبد الباقی صاحب سے پڑھیں اور مطبع وین میں ملازمت اختیار کر لی انکا عقد سرسندھ ضلع بارہ نکی میں ہوا ایک دختر موجود ہے چوتھے صاحبزادہ کا نام مولوی ممتاز الحق صاحب ہے انہوں نے کتب درسیہ متوسط تک جناب حضرت مولانا مولوی محمد عبد الباقی صاحب مدظلہ اور جناب مولانا مولوی محمد عبد الحمید صاحب پڑھیں اور علم طب بھی حکیم عبد الوحید صاحب اور حکیم عبد الغفریز صاحب و حکیم عبد الولی صاحب سے حاصل کیا اور اب بارہ نکی میں مطب کرتے ہیں۔ آپ کا عقد موضع شیرہ ضلع بارہ نکی میں حکیم عبد الغفور صاحب کی دختر سے ہوا اور وہ طاعون میں لاوارفت ہو گئیں۔ اور دوسرا عقد دختر مولوی الیاس بن محمد قوی صاحب مولوی احسان اللہ بن مولوی یحیٰی اللہ بن ملا حبیب اللہ بن ملا حبیب اللہ آپ نے کتب درسیہ اپنے والد ماجد اور ملا معین اور ملا ولی اللہ سے پڑھیں مگر آپ کو درس و تدریس کی نوبت بہت کم آئی اور آپ نے حضرت مولانا شاہ محمد عبد الوالی قدس سرہ سے بیعت کی آپ کی تصانیف میں سے اکثر تعلیقات ہیں چند کتابیں بھی آپ کی تصنیف سے سمی حسن القصد و تاریخ الخلفاء اور رسالہ ریاض المسلمین بہرین آپ کے تین فرزند پیدا ہوئے بڑے کا نام مولوی عتیق اللہ تھا انہوں نے حیدرآباد میں شباب کی حالت میں انتقال فرمایا دوسرے بیٹے کا نام مولوی مجیب اللہ صاحب ہے انہوں نے کتب درسیہ مولوی فضل صاحب اور مولوی افضل حسین صاحب وغیرہا سے پڑھیں اور حضرت مولانا شاہ محمد عبد الرزاق قدس سرہ سے بیعت کی انکی تصنیف میں سے منہج البیان شرح المیزان اور الافادہ فی باب الشہادہ جو تین شادیاں ہوئیں دو بی بیان لاوارفت گئیں تیسری بی بی زندہ ہیں خداوند کریم اولاد عطا فرماوے تیسرے بیٹے کا نام مولوی محبت اللہ صاحب ہے انہوں نے کتب درسیہ جناب مولوی افہام اللہ صاحب سے پڑھا اور طب بھی حاصل کی اور حضرت مولانا شاہ محمد عبد الرزاق قدس سرہ سے بیعت کی انکا عقد دختر مولانا فخر الدین صاحب سے ہوا ایک دختر اور تین صاحبزادے موجود ہیں بڑے صاحبزادہ کا نام



روح اللہ ہے حفظ قرآن کرچکے ہیں دوسرے کا نام نور اللہ ہے تیسرے کا نام ظہور اللہ عرف شہار اللہ  
ہو یہ سب تحصیل علم کرتے ہیں خدا نصیب کرے۔

مولوی انعام اللہ بن ملا ولی اللہ بن مولانا حبیب اللہ بن ملا حبیب اللہ آپ نے کتب درسیہ اپنے والد  
بزرگوار اور مفتی محمد یوسف صاحب اور مولوی لطف اللہ صاحب غازی پوری سے تمام کیے اور حضرت مولانا  
شاہ محمد عبدالرزاق قدس سرہ سے بیعت کی اور سرکار انگریزی میں عمدہ ڈپٹی کلکٹری تک ترقی کی آپ کے  
دو عقد ہوئے پہلا عقد مفتی محمد یوسف صاحب کی صاحبزادی سے ہوا جس سے مولوی انعام اللہ پیدا  
ہوا اور نکاح انتقال ہو گیا پھر دوسرا عقد جگہو میں شیخ امید علی صاحب کی بیٹی سے ہوا جس سے ایک  
دختر موجود ہے آپ کا انتقال ۱۳۷۱ھ میں ہوا۔

مولوی افضل اللہ بن ملا ولی اللہ (آپ کا نسب اوپر لکھ چکا ہے) آپ نے کتب درسیہ کے علاوہ علم  
طب کی طرف توجہ کی آپ کا عقد ایٹھویں میں ہوا جولا ولد مرگنیں۔ آپ ایک مدت تک فیض آباد میں ہو گئے  
صاحبہ کے مقبرہ کے متمم رہے اور اب ریاست اکبر پور میں ملازم ہیں۔

مولوی انعام اللہ بن مولوی انعام اللہ آپ نے کتب درسیہ ابتداً یہ کہہ جناب مولانا محمد عبدالباسط قدس  
بن جناب حضرت مولانا شاہ مولوی محمد عبدالرزاق قدس اللہ سرہ العزیز اور مولوی ابوالحسن پوری اور جناب  
مولانا فضل اللہ سے پڑھیں اور باقی کتب درسیہ جناب مولانا عبدالحی رحمۃ اللہ علیہ سے تمام کیے اور حضرت  
مولانا شاہ محمد عبدالرزاق قدس سرہ سے بیعت کی آپ علم ہی میں مشغول رہے یہاں تک کہ جب علماء  
میں آپ کا شمار ہے آپ کی توصیف آپ کے زمانہ کے بڑے بڑے علماء کرتے تھے آپ کو علم کلام اور فہم  
مناظرہ میں دستگاہ تھی ایک مدت تک وطن میں درس تدریس میں مشغول رہے پھر ونگھو رواجی مدینہ  
میں مدرس مقرر ہو کر گئے وہاں بھی چند مناظرہ کیے اور کامیاب ہوئے جس سے اس نواح میں بہت  
شہرت ہو گئی پھر ریاست نظام میں مدرس مقرر ہوئے اور گلبرگ شریف میں قیام کیا اور سجادہ نشین  
مال کو ایک مدت تک پڑھاتے رہے یہاں تک کہ علیل ہوئے وطن واپس آئے بھر ۷۳ سال یکم  
ذیقعد ۱۳۷۱ھ میں انتقال فرمایا آپ کوئی اولاد نہیں چھوڑی آپ کی تصانیف میں سے رسالہ اثبات مزاج



اور رسالہ انہما فیہ اور رسالہ فی تحقیق الروح اور شیعہ قطبی اور حاشیہ شرح عقاید نسفی اور حاشیہ خیالی ہے  
یہ نام تمام رہ گیا۔

مولوی افضل حسن بن ملا ظہور علی بن ملا حیدر بن ملا حسین آپ نے تحصیل علم مولوی عبدالعلیم بن  
ملا امین اللہ سے کی اور حضرت مولانا شاہ محمد عبدالرزاق قدس سرہ سے بیعت کی دوبار حج سے  
مشرق ہوئے پہلی مرتبہ اپنی والدہ ماجدہ کے ہمراہ دوسری مرتبہ شہداء امین سفر کیا اور سلاطین  
میں ایک خیر اور تین صاحبزادے چھوڑ کر وفات فرمائی اور اپنے والد ماجد کے مزار کے قریب دفن  
ہوئے آپ کی دختر کا عقد شاہ بہادر الدین صاحب قادری احفاد مولوی رفیع الدین صاحب دکنی  
سے ہوا بڑے صاحبزادے کا نام مولوی احمد حسن صاحب اور دوسرے کا نام مولوی محمد حسن  
صاحب اور تیسرے کا نام مولوی حامد حسن صاحب ہے ان سبھوں نے کتب البانیہ جناب  
مولوی عبدالباقی صاحب اور مولوی نذیر صاحب شاگرد جناب مولوی عبدالحی صاحب سے پڑھیں  
اور مولوی حامد حسن صاحب نے جناب مولوی عبدالباری صاحب سے منطق کی ابتدائی کتابیں تحصیل  
کیں اور شرح صغریٰ فارسی میں تصنیف کی۔ ان سب کا عقد ریاست حیدر آباد ہی میں ہوا بڑے  
صاحبزادہ کے ایک لڑکا ہے عدا عمر و علم میں ترقی عطا فرمائے۔

مولوی محمد اکرم بن مولانا مولوی محمد نعیم قدس سرہ آپ نے کتب رسیا اپنے والد بزرگوار سے بعد حفظ قرآن  
مجید پڑھیں اور اپنے والد کے میت میں حج کیا اور وہاں شیوخ محدثین سے سند حاصل کی اور اپنے والد  
بزرگوار سے بیعت کی ہمیشہ درس تدریس میں مشغول رہے کچھ دنوں رامپور میں قیام کیا آپ کا عقد دختر  
مولوی عبدالعلیم بن ملا عبدالحکیم سے ہوا اور وہ صاحبزادے مولوی محمد اعلم صاحب اور مولوی محمد سلیم  
صاحب تولد ہوئے دوسرا عقد بعد وفات اپنی زوجہ کے اونہیں کی ہمیشہ کے ساتھ کیا جو لادلد سیہ  
موجود ہیں۔ آپ کے بڑے صاحبزادے نے بعد حفظ قرآن مجید کتب متوسطات اپنے دادا صاحب سے  
حاصل کیے اور عین شباب میں بعد وفات اپنے والد بزرگوار کے سلاطین میں انتقال فرمایا۔ اور آپ  
کے چھوٹے صاحبزادے نے بعد حفظ قرآن مجید اپنے دادا صاحب سے اور اپنے بھائی صاحب سے



کتب ابدانیہ تحصیل کیں اور بعد وفات اپنے دادا صاحب کے اونکے سجادہ نشین ہوئے اور  
 تعلم ارشاد میں مریدین کے مصروف بن کر کتب ریہ اپنے مامون مولوی عبد الحمید صاحب اور مولوی  
 عبد الحمید صاحب سے پڑھتے ہیں آپ نے ۱۲۳۵ھ میں حج و زیارت مدینہ منورہ سے سرفراز  
 کیا اور وہاں کے اساتذہ حدیث سے سند بھی حاصل کی۔ آپ کے تصانیف میں سے العلم اور  
 عمدة المفرائد ہے جناب مولوی اکرم صاحب نے ۱۲۸۱ھ شعبان ۱۲۸۱ھ میں انتقال فرمایا۔

ملا امین بن ملا معین بن ملا معین آپ نے کتب درسیہ اپنے والد ماجد سے پڑھے اور عقد آپ کا  
 دختر مولوی عیسیٰ بن مولوی یوسف بن مولوی اسحاق سے ہوا ایک صاحبزادہ پیدا ہوئے آپ نے ۲۵۔ بیع الا  
 ۱۲۶۲ھ میں عین شباب میں انتقال فرمایا اور صاحبزادہ کا بھی انتقال ہو گیا۔

مولوی محمد ابراہیم بن ملا علی محمد بن ملا معین بن ملا معین آپ نے کتب درسیہ جناب مولانا مولوی  
 عبد الباقی صاحب بن حضرت مولانا مولوی شاہ محمد عبد الرزاق قدس سرہ اور دیگر حضرات پڑھیں  
 وعظ کا سلسلہ بھی آپ سے جاری رہا پھر حضرت مولانا مولوی شاہ محمد عبد الرزاق قدس سرہ سے  
 بیعت کی اور اجازت بیعت لینے کی بھی حاصل کی چار مرتبہ حج کیا اور بعد وفات اپنے پیر کے ہجرت  
 کر گئے اور مدینہ طیبہ میں توطن اختیار کیا اور وہیں آپ نے بتایا ۱۰۔ ذیقعدہ ۱۲۸۵ھ میں انتقال فرمایا  
 آپ کا مزار پائین مزار حضرت ابراہیم بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہوا آپ کا عقد مولوی فخر الدین  
 صاحب کی دختر سے ہوا دو صاحبزادے تولد ہوئے بڑے کا نام مولوی محمد عظیم صاحب عرف مولوی  
 محمد بشیر صاحب ہے انہوں نے حفظ قرآن کر کے کتب ابتدائیہ پڑھ کر والد ماجد اور اپنے چچا جناب مولوی  
 عبد الباقی صاحب پڑھیں اور دیگر کتب مکہ معظمہ اور مدینہ طیبہ میں پڑھی اور کچھ متوسطات و حدیث  
 جناب مولوی محمد عبد الباقی صاحب مدظلہ سے پڑھے اپنے والد ماجد کے ہمراہ مدت قیام میں مدینہ  
 طیبہ کے علم تجوید اور قرآن حاصل کی ان کا عقد شیخ باقر حسین صاحب مئیں تنبور ضلع میتا اور کی دختر سے  
 ہوا اور مدینہ طیبہ میں درس پڑھتے ہیں دوسرے صاحبزادے مولوی ابراہیم صاحب کے مولوی محمد  
 اکرم صاحب ہیں انہوں نے اپنے والد ماجد اور اپنے چچا جناب مولوی عبد الباقی صاحب سے تعلیم پائی



اور اپنے والد ماجد کے ہمراہ ایک مدت تک عرب میں مقیم رہے جب انکے والد کی وفات ہوئی تو وطن واپس آئے اور دوبارہ اپنے چچا مولوی عبدالہادی صاحب کے ہمراہ ۱۲۳۵ھ میں حج کیا۔

### حرف الباء

مولانا برہان الحق بن ملا نور الحق بن ملا احمد انوار الحق قدس سرہم آپ محرم ۱۲۳۵ھ میں پیدا ہوئے ۱۹ برس کی عمر میں اپنے والد بزرگوار اور دیگر حضرات سے تحصیل علم سے فراغت حاصل کی اپنے والد بزرگوار کے مرید ہوئے پھر حضرت مولانا مولوی شاہ محمد عبدالوالی قدس سرہ سے تجدید حیات کی اذکار و اشغال کی بھی تعلیم حاصل کی دو مرتبہ حج کیا پہلی مرتبہ ۱۲۳۵ھ میں اور دوسری مرتبہ ۱۲۴۵ھ میں اربعین برس عرب میں مقیم رہے اور کتب حدیث کی اجازت وہیں مفتی حنفیہ مولانا محمد جمال حنفی سے اور محدث مدینہ طیبہ مولانا عابد سندھی رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل کی بہت لوگ آپ سے علوم ظاہری اور باطنی میں مستفیض ہوئے آپ کی تصانیف میں سے اکثر کتب رسیہ پر بھی حواشی ہیں آپ کا عقد مولوی محمد یوسف بن مولوی محمد اسحاق بن ملا محمد یعقوب کی دختر سے ہوا آپ نے دو صاحبزادے مولانا ارمان الحق اور مولانا المعان الحق صاحب کو چھوڑ کر ۱۲۵۵ھ میں وفات فرمائی۔

### باب الحیم

مولانا جمال الدین احمد بن ملا علاء الدین احمد بن ملا احمد انوار الحق آپ نے کتب درسیہ اپنے چچا ملا نور الحق قدس سرہ سے پڑھیں عالم گمانہ اور فاضل زمانہ ہوئے خصوصاً علم تفسیر القرآن آپ کے زمانہ میں آپ کے ساتھ قاص تعلیق رکھتا تھا بیضاوی شریف پڑھانا آپ کا مشہور و معروف ہے یہ فرماتے تھے کہ میں نے کتب تفسیر میں سے چار سو گتوں سے زائد مطالعہ کیا ہے اور وہ سب میرے ذہن سے خارج نہیں ہوئیں علم کلام سے بھی مناسبت تامہ تھی میرزا ہدایت شاہ موافق بھی بمیل اور بعدیل پڑھاتے تھے اکثر امراء مدارس و علماء آپ کے درس میں حاضر ہوتے تھے اور شاگردی پر فخر کرتے تھے آپ اپنے والد بزرگوار کے قائم مقام ہوئے جو ملک العلماء بحر العلوم کی وفات کے بعد مدرسہ میں انکے جانشین تھے آپ کا عقد مولوی ابوالکرم صاحب کی دختر سے ہوا ایک صاحبزادے



مسمی حضرت مولانا شاہ محمد عبدالرزاق قدس سرہ کو چوڑ کر انتقال فرمایا آپ کا مزار مبارک ہارہا  
میں مشرقی دیوار مسجد والا جاحی کے جانب ہے۔

## باب الحاء

مولانا محمد حامد بن ملا محمد احمد بن ملا احمد انوار الحق قدس سرہم آپ نے علوم ظاہری کی تعلیم اپنے  
والد بزرگوار اور مفتی ظہور اللہ اور ملا ولی اللہ سے پائی اور علوم باطنی کی بھی تعلیم اپنے والد بزرگوار سے  
حاصل کی صاحب کرامات ہوئے اور اپنے والد بزرگوار کے انتقال کے بعد اونگے جانشین ہوئے  
سلسلہ پیری مریدی جاری کیا اکثر کتب درسیہ پر حواشی تحریر کیے اہل محلہ میں سے جناب مولوی عبدالوہاب  
صاحب بن جناب مولوی محمد عبدالرحیم رحمۃ اللہ علیہ اور جناب مولوی شرافت اللہ صاحب بن جناب مولوی  
کرامت اللہ رحمۃ اللہ علیہ مرید ہوئے۔ آپ نے ۲۰ رجب ۱۲۸۵ھ میں ایک صاحبزادی بنیکا  
عقد جناب مولوی کرامت اللہ رحمۃ اللہ علیہ سے ہوا چوڑ کر وفات فرمائی۔

ملاحسن بن ملا غلام مصطفیٰ بن ملا اسعد آپ نے کتب درسیہ کی تکمیل حضرت ملا نظام الدین قدس سرہ  
اور حضرت ملا کمال الدین قدس سرہ فچوری سے کی آپ کو علوم عقلیہ میں بہت مہارت تھی آپ کے تصانیف  
بہت ہیں چنانچہ شرح مسلم ملاحسن درس میں بھی داخل ہے شرح مسلم الثبوت حواشی شرح ہدایۃ الحکمت  
المصدر الشیرازی حاشیہ میرزا ہد رسالہ حاشیہ شمس یازنہ حاشیہ میرزا ہد شرح مواقف حاشیہ میرزا ہد جلالت  
رسالہ مباح العلوم منطق میں رسالہ غایۃ العلوم حکمت میں آپ ہی کی تصنیف سے ہیں۔ آپ نے علوم ظاہری  
کی تکمیل کر کے حضرت شاہ اسحاق خان صاحب رامپوری خلیفہ حضرت سید شاہ عبدالرزاق قدس سرہ  
بانسوی سے بیعت کی اور رامپور چلے گئے آپ کے کئی عقیدہ ہوئے پہلا عقیدہ ملا عبدالحق قدس سرہ  
کی دختر سے ہوا کوئی اولاد زینہ نہیں چوڑی دوسرا عقیدہ صفی پور میں ہوا اولیٰ سے ایک صاحبزادے مولوی  
غلام دوست محمد صاحب ہوئے اور دوسرا عقیدہ آپ کے رامپور میں ہوئے پہلی سے مولوی عبداللہ اللہ  
پیدا ہوئے عالم فاضل تھے دوسرے سے مولوی اسحق اور مولوی محمد یوسف پیدا ہوئے  
انہوں نے بھی تحصیل علم کی درس و تدریس میں مشغول ہوئے ملاحسن نے عالم شاہ کے عہد میں



۳۔ صفر ۱۲۸۷ھ میں رامپور میں وفات فرمائی۔

مولوی حبیب اللہ بن مولوی غلام بھٹی بن مولوی غلام دوست محمد بن ملا حسن انھوں نے تحصیل علم کی اور سکے بعد وطن کو ترک کر کے مرزا پور کی طرف کسی گاؤں میں قیام کیا اور ۱۲۹۱ھ میں ایک صاحبزادہ مسمیٰ مولوی رعایت اللہ صاحب کو چوڑ کر وفات فرمائی مولوی رعایت اللہ صاحب نے کتب رسمہ کی تحصیل مولوی عبداللیم بن ملا امین اللہ سے کی اور وکالت کا امتحان پاس کر کے مرزا پور میں قیام کیا انھما عقد مولوی خلیل اللہ بن ملا غلام بھٹی کی دختر سے ہوا و صاحبزادیاں پیدا ہوئیں بڑی صاحبزادی کا عقد جگہو میں شیخ عبدالغنی صاحب کے ساتھ ہوا اور دوسری کا عقد مولوی اہحاق بن موسیٰ قطب الدین حنفیہ ملا حسن کے ساتھ ہوا یہ ایک دختر چوڑ کر انتقال کر گئیں اور نکاح عقد مولوی غیاث الدین صاحب بن مولوی غلام مرتضیٰ کے ساتھ ہوا۔

ملاحید بن ملا حسین بن ملا حبیب اللہ آپ نے کتب رسمہ کی تحصیل اپنے والد بزرگوار سے کی اور وجاہت ظاہری بھی بہت کچھ حاصل کی اور سکے بعد علوم باطنی کی طرف متوجہ ہوئے اور حضرت شاہ نجات اللہ صاحب کرسوی سے بیعت کی صاحب کرامات ہوئے بخوارے دونوں کے بعد لکھنؤ ترک کر کے بارادہ حج جہاز پر سوار ہوئے اتفاق سے جہاز طوفان میں آگیا بجائے جہد کے مقط ہو چکا وہاں آپ تین ماہ دس دن قیام کر کے بندر نھا (میں کے ملک میں سے ایک مقام ہے) میں پہنچے اور وہاں حافظ عصر عابد سندھی سے جامع ترمذی اور سنن ابو داؤد پڑھ کے اولیٰ سے اجازت بھی لی بعد اسکے مکہ معظمہ میں ۲۔ جمادی الاول کو حاضر ہوئے اور ایک مدت تک قیام کر کے علم حدیث کا سند سید یوسف مینی سے اور ملا عمر مکی سے حاصل کی بعد اسکے جمادی الثانی کے آخر میں مدینہ منورہ آئے وہاں بھی علم حدیث کو پڑھا اور سکے بعد ماہ شعبان المعظم میں پھر مکہ معظمہ واپس آکر قیام کر کے حج سے فراغت حاصل کر کے وطن کی طرف روانہ ہوئے اتفاق سے راہ میں جہاز پرتاب ہو گیا بہت آدمی ضائع ہوئے مگر خدا کی قدرت سے ملاحید راو آپ کے ایک صاحبزادے مولوی غضنفر جو آپ کے ہمراہ تھے بچکے آپ نے راستہ ہی میں قرآن مجید بھی حفظ کر لیا تھا اور مکہ معظمہ میں پہلی محراب بھی



سنائی تھی جب بیٹی داخل ہوئے وہاں اتفاقاً شمس الامراء سے ملاقات ہوئی وہ بہت ہی عزت سے  
 ملا حیدر کو اپنے ساتھ حیدر آباد لے گئے وہاں بھی آپکی بہت عزت ہوئی اور ایک نہر روپیہ ماہوار کی جائیداد  
 عطا ہوئی آپ نے وہاں بھی علم کا سلسلہ جاری کیا اور ۱۲ یا ۱۳ محرم ۱۱۵۲ھ میں وفات فرمائی۔ آپکی  
 تین شادیاں ہوئیں دو زوجہ وطن میں تھیں اور ایک حیدر آباد میں وطن کی پہلی زوجہ ملازہ ہار الحق بن ملا  
 عبد الحق قدس سرہ کی صاحبزادی تھیں ان سے چار بیٹے پیدا ہوئے بڑے بیٹے کا نام مولوی منظور علی و بیٹے  
 مولوی غضنفر و بیٹے چھوٹے مولوی خادم احمد (ان سب کا ذکر آگے آئے گا) اور چھوٹے بیٹے مولوی محمد  
 انون نے ۲۲۔ رجب ۱۱۵۳ھ میں دو صاحبزادیاں چھوڑ کر وفات فرمائی بڑی صاحبزادی کا عقد مولوی  
 عبد الوہاب صاحب بن ملا عبد الرحیم شہید سے ہوا اور وہ ۱۱۵۴ھ میں ایک بیٹی زوجہ مولوی فضل حق  
 صاحب بن ملا امان الحق کو چھوڑ کر قضا کر گئیں مولوی محمد علی صاحب کی دوسری صاحبزادی کا عقد مولوی  
 فخر الدین رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ ہوا اور وہ لا ولد ۱۱۵۵ھ میں قضا کر گئیں دوسرا عقد ملا حیدر صاحب کا  
 کا کوری میں ہوا جس نے دو صاحبزادیاں اور ایک صاحبزادے ہوئے جب کا نام مولوی حافظ احمد حسین تھا  
 انون نے عین شباب میں ۲۴ صفر ۱۱۵۶ھ میں تین صاحبزادیاں چھوڑ کر وفات فرمائی بڑی صاحبزادی کا  
 نکاح مولوی افضل حسن بن ملا منظور علی رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ ہوا وہ لا ولد ماہ رمضان المبارک ۱۱۵۷ھ  
 میں قضا کر گئیں منجلی صاحبزادی کا عقد مولوی صفی اللہ صاحب بن مولوی ولی اللہ سے ہوا وہ بھی  
 لا ولد ماہ ذیقعدہ ۱۱۵۸ھ میں قضا کر گئیں چھوٹی صاحبزادی کا عقد منشی بہاء الدین صاحب کا کوری سے  
 ہوا منشی صاحب نے دو صاحبزادیاں اور تین صاحبزادے چھوڑ کر وفات فرمائی بڑی صاحبزادی کا عقد  
 حضرت مولانا مولوی محمد عبد الباری صاحب قبلہ کے ساتھ ہوا اور ایک صاحبزادے مولوی محمد حافظ الدین  
 عبد الکافی پیدا ہوئے مگر تھوڑے عرصہ کے بعد وفات فرما گئے اور انکی والدہ صاحبہ کا بھی انتقال ہو گیا  
 بڑے صاحبزادے منشی ضیاء الدین حیدر صاحب ہیں انون نے انگریزی کی تعلیم پائی۔ ہے جوان  
 صالح اور عابد زاہد ہیں سرکار انگریزی میں ملازم ہیں ان سے چھوٹے منشی محمد حسن صاحب ہیں انون نے  
 عربی کی تعلیم متوسطات تک جناب مولانا مولوی عبد الباری صاحب مدظلہ اور مولوی شاہ جیس حیدر



بن سب اب مولوی شاہ علی انور رحمۃ اللہ علیہ کا گوروی اور جناب مولوی عبد المجید صاحب سے پائی اور  
 انگریزی میں قیاس فراغت کے ہوئے اب سرکار انگریزی میں ملازم ہیں ان کا عقد منشی تاج الدین صاحب بیج  
 کی دختر سے ہوا تیسرے بیٹے منشی نظام الدین حیدر صاحب ہیں یہ انگریزی تعلیم (ایف اے میں)  
 پارہ ہیں ملا حیدر کے دو صاحبزادیوں میں سے ایک کا عقد مولوی ظفر احمد بن مولوی قدرت علی کے  
 ساتھ ہوا اور وہ ایک صاحبزادے مولوی فخر الدین صاحب کو چوڑ کر تھنا کر گئیں اور دوسری صاحبزادہ کا  
 عقد حضرت قدوة السالکین زبدۃ العارفین مولانا مولوی شاہ محمد عبدالرزاق قدس سرہ  
 ہوا اپنے دوسری شعبان ۱۲۹۵ھ میں ایک صاحبزادے حضرت مولانا مولوی شاہ عبدالوہاب قدس سرہ  
 اور ایک صاحبزادی زوجہ مولوی مجیب اللہ صاحب بن مولوی احسان اللہ رحمۃ اللہ علیہ کو چوڑ کر وفات  
 فرمائی۔ ملا حیدر کی تیسری زوجہ سے دو بیٹیاں اور چار بیٹے ہوئے دو وزن بیٹوں نے لا ولد انتقال کیا  
 بڑے بیٹے مولوی نور المصطفیٰ رحمۃ اللہ علیہ تھے آپ نے تحصیل علم کے عالم فاضل ہوئے۔ مجاہدی لاول  
 میں وفات فرمائی۔ ان سے چھوٹے مولوی نور الحسن بن صاحب آپ نے کتب درسیہ تمام کیے اور سلسلہ  
 قادریہ میں حضرت شاہ شجاعت علی صاحب حنفیہ حضرت سیدنا شاہ محمد عبدالرزاق قدس سرہ بانشوی سے  
 اور سلسلہ چشتیہ میں حضرت مولانا شاہ محمد عبدالرزاق قدس سرہ لکھنوی سے اخذ بیعت کی حیدر آباد میں بہت  
 عظم اور موقر ہیں خود حضور آپ کی تعظیم اور توقیر کرتے ہیں بارہا آپ کے مکان پر بھی حضور تشریف لائے آپ نے  
 ملا عبد الحکیم بن ملا امین اللہ سے پڑھا ہے آپ کی دو شادیاں ہوئیں پہلی زوجہ سے ایک صاحبزادی  
 جس کا عقد مولوی افضل حسن صاحب بنی ملا طور علی صاحب سے ہوا اور دوسری زوجہ سے تین صاحبزادیاں  
 اور ایک صاحبزادے ہوئے بڑی صاحبزادی کا عقد احمدیاد شاہ سے ہوا اور دوسرے کا عقد مولوی  
 نور الرسول صاحب (یہ احفاد سے مولوی نور الاصفیاء اور نگ آبادی کے ہیں) سے ہوا اور تیسرے کا عقد  
 مولوی نور المجید صاحب بن ملا نور الصدیق صاحب سے ہوا اور صاحبزادے کا نام مولوی نور الرزاق  
 صاحب ہے آپ نے کتب درسیہ سے فراغت حاصل کی اب قرآن مجید کی تفسیر لکھ رہے ہیں آپ نے  
 حضرت مولانا شاہ محمد عبدالرزاق قدس سرہ سے بیعت کی آپ کا عقد حیدر آباد کے قاضی کی دختر سے ہوا



ایک لڑکا خرد سالہ ہے کتب رحیم کی تعلیم پاتا ہے خداوند کریم عمر میں برکت عطا فرمائے اور ایک لڑکی تولد ہوئی ہے تیسرے بیٹے ملا حیدر صاحب کے مولوی نور الصدیق صاحب آپ کے کتب درسیہ تمام کیے عالم فاضل ہوئے آپ نے بھی موافق اپنے برادر معظم کے سلسلہ قادریہ و چشتیہ میں دونوں حضرات سے بیعت کی اور ایک صاحبزادے مولوی نور الحیدر صاحب کو چھوڑ کر وفات فرمائی مولوی نور الحیدر صاحب نے کتب درسیہ تمام کیے اور رسالہ جواہر الافراد تصنیف کیا اور حضرت مولانا شاہ محمد عبد الرزاق قدس سرہ سے بیعت کی آپ کا عقد مولوی نور الحسنین صاحب کی دختر سے ہوا چار لڑکیاں اور ایک لڑکا مسے نور الحق ہے جو ابھی تعلیم پاتا ہے خداوند رکھے اور علم نصیب کرے مولوی نور الصدیق صاحب کے چار بیٹیاں مقیم چوٹی بیٹی ناکھدا فوت ہو گئیں بڑی بیٹی سے ایک دختر ہیں جس کا عقد مولوی منظور بن مولوی تھو حسن بن ملا طور علی بن ملا حیدر سے ہوا اوشے تین لڑکے ہیں دوسری دختر سے ایک لڑکا حسن علی ہے ملا حیدر صاحب کے چوتھے بیٹے ملا نور المبین صاحب آپ نے صغر سنی میں انتقال فرمایا۔

مولوی حبیب اللہ بن ملا محب اللہ بن ملا احمد عبد الحق قدس سرہم آپ نے کتب درسیہ ملا حسین اور ملا ازہار الحق اور ملا احمد حسین اور ملا حسن قدس سرہم سے تمام کیے عالم فاضل ہوئے آپ کی خواش اخلاقی خاص کر کے مشہور تھی ۱۷- ماہ ذیقعدہ ۱۲۲۶ھ میں وفات فرمائی آپ کی ایک صاحبزادی اور پانچ صاحبزادے تھے صاحبزادی کا عقد حضرت مولانا مولوی شاہ عبد الوالی قدس سرہ سے ہوا۔ بڑے بیٹے کا نام ملا ولی اللہ صاحب چلہر و دوسرے کا نام ملا علیم اللہ صاحب اور تیسرے کا نام ملا نعیم اللہ صاحب اور چوتھے کا نام ملا حفیظ اللہ صاحب اور پانچویں کا نام ملا اسلام اللہ صاحب ہے جنکے ذکر آگے آئینگے۔

مولوی حفیظ اللہ بن ملا حبیب اللہ رحمۃ اللہ علیہ آپ نے کتب درسیہ ملا ولی اللہ بن ملا حبیب اللہ سے تمام کیے عالم جید ہوئے اور حضرت مولانا شاہ محمد عبد الوالی قدس سرہ سے بیعت کی اور ظاہری عزت بہت پیدا کی عدالت مکشوفہ فیض آباد کے مفتی ہوئے آپ کا عقد مفتی تھو احمد صاحب کی



دختر سے ہوا تین صاحبزادے چوڑ کر ۳۲۔ ربیع الثانی ۱۰۸۷ء میں وفات فرمائی۔ بڑے بیٹے مولوی  
 خلیل اللہ صاحب جنکا ذکر آگے آئیگا دوسرے بیٹے مولوی عظیم اللہ آپ نے اپنے والد بزرگوار اور مولوی  
 ولی اللہ صاحب سے تحصیل علم کی آپ کا عقد ملاسلام اللہ صاحب کی دختر سے ہوا ۹۷ برس کی عمر میں  
 ۱۱۔ ربیع الاول ۱۱۸۷ء میں ایک بیٹے اور چار بیٹیاں چوڑ کر وفات فرمائی بیٹے کا نام مولوی فصیح اللہ  
 صاحب کتب سید بیٹے مفتی محمد یوسف صاحب مولوی احمد صاحب پڑھن اور احمد بیعت جناب لانا شاہ عبدالوالی  
 قدس سرہ سے کی فن شاعری کا ذوق ہے تاج گوئی میں خاص مہارت ہے ایک یوان ۵۳ جو کا مرتب  
 فرمایا ہے مگر طبع نہیں ہوا ایک مدت تک سرکاری ملازمت بھی کی ہے اب شغل تعلیم دینے کا ہے آپ کا کناخ  
 مفتی محمد یوسف صاحب کی دختر سے ہوا ایک صاحبزادی پیدا ہوئیں جنکا عقد شیخ عبد الحفیظ صاحب سے ہوا  
 اور وہ ایک لڑکا حافظ عبد البصیر کو چوڑ کر قضا گزین مولوی عظیم اللہ صاحب کی بڑی صاحبزاد کا عقد  
 مولوی عبد اللہ صاحب بن ملا خلیل اللہ صاحب سے ہوا جو لا ولد فوت ہوئیں دوسری بیٹی کا عقد  
 مولوی بشارت اللہ صاحب بن جناب مولوی کریم اللہ صاحب سے ہوا لا ولد موجود ہیں تیسری بیٹی کا  
 عقد مولوی عباد الحق صاحب بن ملا نظام الحق صاحب سے ہوا انکے ایک صاحبزادے مولوی نصیر الحق صاحب  
 موجود ہیں مولوی عظیم اللہ صاحب کی چھٹی بیٹی کا عقد مولوی احمد اللہ صاحب کے ساتھ ہوا جسے دو فرزند  
 مولوی عظیم اللہ صاحب اور مولوی برکت اللہ صاحب اور ایک دختر زوجہ مولوی ہدایت اللہ صاحب  
 موجود ہیں مولوی حفیظ اللہ صاحب کے چھوٹے بیٹے مولوی حمید اللہ صاحب انون کتب سمیہ پڑھن اور  
 حضرت قدوة السالکین زبدۃ العارفین مولانا مولوی شاہ عبدالوالی قدس سرہ سے بیعت کی ۱۰۸۷ء  
 ۱۲۸۷ء میں دو بیٹے چوڑ کر انتقال فرمایا بڑے بیٹے مولوی وحید اللہ صاحب انون نے کتب سمیہ  
 پڑھن اور حاجی شاہ وارث علی صاحب سے بیعت کی چھوٹے بیٹے مولوی حمید اللہ صاحب کے مولوی نصیر  
 انون نے کتب سمیہ جناب مولانا مولوی عبد الباسط صاحب بن حضرت مولانا مولوی شاہ عبدالرزاق  
 قدس سرہ سے پڑھن اور حضرت مولانا شاہ محمد عبدالرزاق قدس سرہ سے بیعت کی اور ماہ شوال ۱۲۸۷ء  
 میں ایک لڑکا سہمی انوار اللہ کو چوڑ کر وفات فرمائی تھوڑے عرصہ کے بعد انوار اللہ نے بھی ابتدائی تعلیم



حاصل کر کے ۱۳۳۵ھ میں انتقال کیا۔

مولوی ابوالحسن محمد صالح بن مولوی عبدالجبار بن مولوی عبدالنافع بن ملا عبدالعلی بحر العلوم آپ حافظ قرآن تھے اور علم تجوید بھی حاصل کیا تھا مولوی عبدالحکیم صاحب اور مولوی معین صاحب سے تحصیل علم کی فاضل ہیں اور حضرت مولانا شاہ محمد عبدالوالی قدس سرہ سے بیعت کی آپ کی تصنیف میں رسالہ تیز الکلام ردین مولوی عبدالحکیم بن ملا امین اللہ کے مطبوع موجود ہے پچاس برس کی عمر میں لاؤلد ۱۷۰۰ھ ذی الحجہ ۱۳۳۵ھ میں انتقال فرمایا۔

### حرف النہاء المعجمۃ

مولوی خلیل اللہ بن مولوی غلام محمد بن ملا غلام دوست محمد بن ملا حسن آپ نے کتب درسیہ تمام کین عالم فاضل ہوئے ملک کنہین موضع ساگر میں ایک مدت تک مدرس رہے اسکے بعد وطن واپس آکر ۱۳۳۵ھ میں دوبیٹے اور دو بیٹیاں چھوڑ کر وفات فرمائی چوٹی بیٹی کا عقد مولوی غیاث الدین صاحب بن مولوی غلام مرتضیٰ صاحب سے ہوا اجلا ولد فوت ہوئیں۔ دوسری صاحبزادی کا عقد مولوی رعایت اللہ صاحب سے ہوا جیسے دو لڑکیاں ہوئیں ایک کا عقد شیخ عبدالغنی بن مولوی غلام محمد سے ہوا اور دوسری کا عقد مولوی اسحاق بن مولوی قطب الدین بن مولوی غلام محمد بن صاحب سے ہوا وہ ایک صاحبزادی زوجہ مولوی غیاث الدین صاحب کو چھوڑ کر فوت ہوئیں۔ مولوی خلیل اللہ صاحب کے چوٹے بیٹے کا نام مولوی حفیظ اللہ تھا انہوں نے کتب رسم پرہیز اسکے بعد ایک عرصہ تک فرنگی محل کے مدرسین درس دیتے رہے اور حضرت مولانا شاہ محمد عبدالزاق قدس سرہ سے بیعت کی آپ کی دو صاحبزادیاں تھیں اولیٰ چھوڑ کر انتقال فرمایا دوسری صاحبزادی کا عقد قاضی خلیل الدین بن قاضی ہادی حسن صاحب سہاوی سے ہوا مولوی خلیل اللہ صاحب کے بڑے بیٹے کا نام مولوی رحیم اللہ تھا اپنے معمولاً کتب درسیہ پرہیز مدت تک ساگر میں قیام کیا آپ کا پہلا عقد دختر حضرت مولانا مولوی عبدالوالی قدس سرہ سے ہوا اجلا ولد فوت ہوئیں دوسرا عقد مولوی غلام مرتضیٰ صاحب کی صاحبزادی سے ہوا ان سے ایک صاحبزادے سے مولوی کلیم اللہ صاحب

۱۳۱۰ھ درمیں صاحبزادی کا عقد مولوی داکا الحق بن مولوی فضل حق صاحب سے ہوا



موجود ہیں انکے دو عقد ہوئے پہلا عقد مولوی غلام محی الدین صاحب کی صاحبزادی سے ہوا وہ  
 لا ولد فوت ہوئیں دوسرا عقد مولوی غلام محی الدین صاحب کے دوسری صاحبزادی سے ہوا مولوی  
 کلیم اللہ صاحب نے ابتدائی کتب عربیہ پڑھ کر جناب خواجہ عزیز الدین صاحب عزیز لکھنوی سے فارسی  
 کی تحصیل کی اور انگریزی بھی پڑھی اب حیدرآباد میں وکالت کا امتحان دیکر واپس ہوئے ہیں اور انہوں نے  
 اخلاصیت حضرت مولانا شاہ محمد عبدالوہاب قدس سرہ سے کیا۔

مولوی خادم احمد بن ملا حیدر بن ملا حسین آپ ملا معین قدس سرہ سے کتب درسیہ پڑھ کر دین تدریس  
 میں مشغول ہوئے آپ سے بہت لوگ فیضیاب ہوئے تصانیف بھی بہت ہیں بمبلاؤنکے انقرضیہ عقول  
 فی بحث الحاصل والمحصل اور دو رسالہ فارسی و عربی کی تحقیق دائرہ ہندیہ میں اور وصیلۃ الشفاعة  
 فی احوال الصباہ اور زاد التقوی فی آداب لغتوی اور اعلام الہدی فی تحریم المزامیر والفتاویٰ اور  
 ہدایۃ الانام فی اثبات تقلید ائمہ الکرام ہیں اور کتب درسیہ پر بھی اکثر حواشی ہیں مسجد فرنگی محل میں  
 اپنے خاندانی طریقہ سے وعظ بھی فرماتے تھے آپ کے ایک صاحبزادی تھیں جنکا عقد جناب مولوی  
 عبدالباسط صاحب بن حضرت مولانا مولوی شاہ عبدالرزاق قدس سرہ سے ہوا آپ کی وفات  
 ۱۲ ذی الحجہ ۱۳۵۷ھ میں ہوئی۔

مولوی خلیل الدین مولوی حفیظ اللہ صاحب آپ نے کتب درسیہ پڑھ کر مولوی اللہ صاحب اور  
 اپنے والد بزرگوار سے پڑھیں اور ۲۳ شعبان ۱۳۵۷ھ میں عظیم آباد پٹنہ میں وفات فرمائی آپ کے علم  
 و فضل کے باعث سے اہل پٹنہ وغیرہ آپ کی بہت عظمت کرتے تھے آپ کے دو صاحبزادے تھے  
 مولوی عبداللہ صاحب جنکا ذکر آگے اور دوسرے مولوی سچ اللہ صاحب آپ نے کتب اسمیہ  
 فراغت حاصل کی اور حضرت مولانا مولوی شاہ عبدالوالی قدس سرہ سے بیعت کی پورب میں شیخ  
 خدابخش خان صاحب کے کتب خانہ میں ملازم ہیں آپ کے دو عقد ہوئے پہلا عقد مولوی بی اللہ  
 صاحب کی صاحبزادی سے ہوا انہوں نے دو بیٹیاں چھوڑ کر وفات کی بڑی بیٹی کا عقد منشی عزیز الدین  
 صاحب کاکوروی سے ہوا انیسے ایک صاحبزادے مسمی مولوی کریم حسین صاحب پیدا ہوئے



یہ جوان صالح ہیں کتب متوسطہ تک جناب مولانا مولوی حاجی حافظ محمد عبد الباقی صاحب مدظلہ اور جناب مولانا مولوی حاجی حافظ محمد عبد الباقی صاحب مدظلہ اور جناب مولوی عبد الحمید صاحب اور جناب مولوی عظمت اللہ صاحب سے پڑھا ہے صاحبزادی کا عقد منشی مشکور علی صاحب بن منشی محمد علی صاحب کاکوروی سے ہوا مولوی مسیح اللہ صاحب کی دوسری صاحبزادی کا عقد منشی محمد علی صاحب کاکوروی سے ہوا تین لڑکے پیدا ہوئے بڑے کا نام منشی منظور علی صاحب ہے انہوں نے انگریزی تعلیم حاصل کر کے سرکار انگریزی کی ملازمت حاصل کر لی انکا عقد دختر جناب منشی اظہر علی صاحب بن منشی کاکوروی سے ہوا دوسرے صاحبزادے کا نام منشی مشکور علی صاحب ہے انہوں نے طب پڑھی اور انگریزی کی بھی تعلیم حاصل کی انکا عقد منشی عزیز حسین صاحب کاکوروی کی صاحبزادی سے ہوا تیسرے صاحبزادے منشی عزیز علی صاحب یہ ابھی صغیر سن ہیں تعلیم پاتے ہیں دوسرا عقد مولوی مسیح اللہ صاحب کا قصبہ مولیٰ ضلع بارہ بنگلی میں ہوا اوشے ایک صاحبزادی اور دوسرا صاحبزادے پیدا ہوئے بڑے صاحبزادے کا نام مولوی حبیب اللہ صاحب ہے انہوں نے ابتدائی کتب عربی کے پڑھے اور حیدرآباد میں وکالت کا امتحان دیکر وکالت شروع کی انکا عقد حیرہ میں شیخ حافظ غلام نبی صاحب مولوی کی دختر سے ہوا اوشے ایک لڑکا سمیع اللہ ہے مدرسہ نظامیہ میں تعلیم پڑھا ہے خداوند کریم عالم نصیب کرے۔ دوسرے صاحبزادے مولوی مسیح اللہ صاحب کے مولوی نجیب اللہ صاحب ہیں انہوں نے کتب درسیہ جناب مولانا مولوی عبد الباقی صاحب مدظلہ اور جناب مولانا مولوی عین القضاۃ صاحب مدظلہ سے پڑھیں اور فارسی کی تحصیل جناب خواجہ عزیز الدین صاحب عزیز لکھنوی سے کی بہت تیز طبع اور خلیق میں انکا عقد حیرہ میں حافظ شیخ غلام نبی صاحب کی دختر سے ہوا مولوی مسیح اللہ صاحب کی صاحبزادی کا بھی عقد حیرہ میں حافظ غلام نبی صاحب کے صاحبزادے شیخ عبد الباقی

### حرف الراء المهملة

ملا رضا بن بلا قطب الدین شہید آپ ملا صاحب کے صاحبزادوں میں سب چھوٹے تھے بعد وفات اپنے والد بزرگوار کے درس و تدریس میں مشغول ہوئے عالم جید ہوئے سلم کی شرح بھی لکھی ہے آپ نے



حضرت قدوة السالکین زیدۃ العارفین سید شاہ عبدالرزاق قدس سرہ بانسوی سے بیعت کی اور ہمیشہ اپنے شیخ ہی کی خدمت میں رہے آپ کے سپرد حضرت سید صاحب کے گھوڑے کی خدمت تھی بعد وفات اپنے شیخ کے مدینہ منورہ کی زیارت کو تشریف لینگے اور بعد از تشریف کی بھی زیارت سے شرف ہوئے آپ بہت بڑے اجلہ اولیاء اللہ میں سے ہوئے حضرت سید صاحب سے خلافت بھی حاصل کی ایک صاحبزادی اور دو صاحبزادے چھوڑ کر آپ نے وفات فرمائی صاحبزادی کا عقد شیخ عظیم صاحب بن شیخ حسام الدین صاحب سماوی سے ہوا اونسے ایک صاحبزادے شیخ عبدالوہاب اور ایک صاحبزادی پیدا ہوئیں جبکہ عقد شیخ مبارک علی صاحب ساکن محلہ مفتی سے ہوا اونسے ایک صاحبزادی پیدا ہوئیں جبکہ عقد شیخ جعفر علی صاحب سے ہوا شیخ عبدالوہاب صاحب نے ایک صاحبزادے چھوڑ کر وفات فرمائی جبکہ عقد ملا احمد بن ملا رضا کی دختر سے ہوا ملا رضا صاحب کے صاحبزادوں کا نام ملا احمد حسن جبکہ ذکر گز چکا ہے اور ملا عبدالحمی تھا جبکہ ذکر آگے آئے گا۔

مولوی رحمت اللہ بن محمد بن نور اللہ صاحب آپ نے اپنے بھائی ملا نعمت اللہ صاحب اور ملا امین اللہ صاحب سے کتب درسیہ پڑھیں بہت بڑے عالم ہوئے ایک مدت تک ملن مین ورسن تدریس میں مشغول رہے مفتی طور اللہ صاحب کی وفات کے بعد انکی جگہ پر مستفاد و تخطا کرتے رہے فقہ اور علم حساب میں آپ کو بہت اچھی مہارت تھی آپ غازی پور گئے اور وہاں ایک مدرسہ قائم کیا اوسکو استفادہ ترقی دی کہ سرکار گورنمنٹ نے اپنی مدد میں لے لیا اوسکا نام مدرسہ چشمہ رحمت ہے اب تک بہت اچھی طرح سے جاری ہے آپ کا انتقال ۱۰۰۰ جمادی الاول ۱۲۸۰ھ میں ہوا ایک دختر زوجہ مولوی فضل اللہ صاحب کے چھوڑا اور انہوں نے بھی ۱۰۰۰ھ میں دونوں سایاں چھوڑ کر وفات فرمائی۔

### باب السین

ملا سعید بن ملا قطب الدین شہید آپ بہت بڑے عالم اور فاضل زمانہ سے تھے بیت رحمتیک ورسن تدریس میں مشغول رہے اور اپنے والد بزرگوار کے انتقال کے بعد سلطان اورنگ زیب عالمگیر کی خدمت میں گئے بہت عزت حاصل کی آپ ایک بار وطن آئے تھے پھر وکن واپس تشریف لے گئے



آپ کے ہاتھ کا کلمہ ہوا ہا یہ جناب مولانا مولوی حاجی حافظ محمد عبدالباری صاحب مدظلہ کے کتب خانہ میں موجود ہے آپ کا انتقال دس شوال کو یا ماہ ذیقعدہ میں ہوا۔ مشہور ہے کہ آپ اودھن چالیس آئینہ تھے جو سلطان عالمگیر کے ہمراہ جہاد میں شہید کیے گئے تھے۔ آپ کے دو صاحبزادے حضرت ملا محمد عبدالحی اور ملا عبد الغریز قدس سرہا تھے آپ کی اولاد میں بہت برکت ہوئی اکثر اہل محلہ آپ ہی کی اولاد سے ہیں۔

ملاسلام الثغری ملا حبیب الدین ملا محب الشہین ملا احمد عبد الحق قدس سرہم آب نے کتب رسیہ  
 تامہ کے درمیان تدریس کی طرف توجہ فرمائی اور عرصہ تک مشغول رہے آپ کا انتقال سنہ ۱۱۷۷ھ میں  
 شباب کی حالت میں ہوا آپ کے ایک صاحبزادے مولوی اکرام اللہ اور دو صاحبزادیاں تھیں ایک  
 صاحبزادی صفہ سنی میں فوت ہو گئیں تھیں اور دوسری کا عقد مولوی عظیم اللہ بن مولوی حفیظ اللہ  
 سے ہوا اور ایک صاحبزادے مولوی فصیح اللہ صاحب ہوئے ۔

ملا سعد الدین بن ملا احمد حسن بن ملا رضا آپ نے بعد تحصیل کتب دس بیس لاکھ زمین ملازمت اختیار کر لی اور ایک فخر والہ مولوی نعمت اللہ اور دو فرزند مولوی عماد الدین اور مولوی عبدالرب عرف مولوی مشائخ کو جو پڑھا کرتا انتقال فرمایا مولوی عماد الدین صاحب کا انتقال سو برس کی عمر میں ہوا۔ رمضان المبارک ۱۲۸۵ء میں ہوا اور مولوی عبدالرب صاحب نے تین فرزند مولوی محمد شائق اور دوسرے مولوی فقیر اللہ اور تیسرے مولوی اکرام اللہ کو جو پڑھا کرتے آدھے کے انتقال فرمایا۔

مولوی سراج الحق بن ملا نور الحق قدس سرہا آپ اجلہ علماء و ائمہ فضلاء دین سے تھے عبادات اور ریاضات کی طرف بہت متوجہ تھے آپ نے جوانی میں بعارضہ ذوق ایک فرزند مولوی نظام کو چھڑ کر وفات فرمائی اور عقد آپ کا مولوی عبدالنافع بن الانبجر العلوم کی صاحبزادی سے ہوا تھا۔

حرف الصاد والمهملة

ملا صفدر بن ملا مبین آپ نے اپنے بڑے بھائی ملا حیدر اور ملا ولی اللہ صاحب سے کتب درسیہ تمام کیے بہت اچھی استعداد حاصل کی عبادات اور ریاضات کی جانب بہت متوجہ تھے اچانک غدر



و خیر الامام الحق بن ملا احمد علی بن علی قدس سرہ سے ہوا اپنے کوئی اولاد نہیں چھوڑی انتقال پچاس ذیقعدہ کو ہوا۔  
 مولوی مصمصام الحق بن ملا نظام الحق آپ نے ملا عبدالحلیم بن ملا امین اللہ وغیرہ سے علم حاصل کیا  
 اور تدریس میں ایک مدت تک مصروف رہے آپ کی تصانیف میں سے صراط مستقیم فقہ میں ہے  
 جو طبع ہو گئی ہے اور وہیں علم فقہ میں بہت اچھی کتاب ہے اور ایک رسالہ بیہیت میں بھی آپ کی  
 تصنیف سے ہے وہ بھی طبع ہو گیا ہے آپ نے حضرت مولانا مولوی شاہ عبدالرزاق قدس سرہ سے  
 بیہیت کی اور اجازت بیہیت لینے کی بھی حاصل کی مگر احتیاط سے کیسکرمید نہیں کیا بہار میں و کالت  
 کرتے تھے آپ کا عقد مولوی محمد کرامت اللہ ضاکی صاحبزادی سے ہوا ایک بیٹے مولوی عبدالحق اور ایک  
 دختر زوجہ مولوی عبدالغفرین صاحب بن ملا عبدالرحیم شہید کو چھوڑ کر انتقال فرمایا مولوی عبدالحق قرآن مجید  
 حفظ کرتے تھے کہ انتقال ہو گیا۔ مولوی مصمصام الحق صاحب نے لکھنؤ میں ۲۰ محرم ۱۳۰۰ھ کو انتقال فرمایا۔

### حرف الظہار

ملا ظہور الحق بن ملا ابراہیم الحق بن ملا احمد عبدالحق آپ نے اپنے والد بزرگوار اور مولانا باجر العلوم قدس سرہ  
 سے کتب و رسمہ تمام کیے عالم اور فاضل ہوئے آپ کو تدریس کی فہمت بہت کم آئی عبادات اور ریاضات  
 میں اپنا وقت صرف کیا آپ نے دو عقد کیے پہلا عقد حضرت مولانا مولوی شاہ انوار الحق قدس سرہ  
 کی صاحبزادی سے ہوا جو لا ولد فوت ہوئیں اور دوسرا عقد حضرت شاہ مینا قدس سرہ کی اولادین  
 سے ایک صاحبزادی سے ہوا اور ان کے دو صاحبزادیاں تولد ہوئیں بڑی صاحبزادی کا عقد مولوی غلام احمد  
 رحمہ ملا حیدر کے صاحبزادے سے ہوا اور چھوٹی صاحبزادی کا عقد مولوی محمد علی بن ملا حیدر سے ہوا  
 چھوٹی صاحبزادی کے دو صاحبزادیاں ہوئیں اور انکو چھوڑ کر وہ فوت ہو گئیں جو ایک صاحبزادی  
 لا ولد فوت ہوئیں دوسری صاحبزادی کا عقد جناب مولوی عبدالوہاب صاحب بن جناب مولیٰ عبدالرحیم  
 سے ہوا اور ان سے ایک صاحبزادی پیدا ہوئیں جنکا عقد مولوی فضل حق صاحب بن مولوی امان الحق قدس سرہ  
 سے ہوا جو موجود ہیں۔ بڑی بیٹی کی دو صاحبزادیاں تھیں ایک کا عقد مولوی فخر الدین قدس سرہ  
 سے ہوا جو لا ولد فوت ہوئیں دوسری کا عقد جناب مولانا مولوی محمد عبدالباسط قدس سرہ سے ہوا



بود و دختر چوڑ کر فوت ہو گئیں بری صاحبزادی کا عقد مولوی مجیب اللہ صاحب بن مولوی احسان اللہ صاحب سے ہوا اوشے ایک لڑکا سہمی محبوب اللہ پہلے محبوب اللہ اور انکی والدہ فوت ہو گئیں۔ مفتی ظہور اللہ بن ملا محمد ولی آپ نے اپنے والد بزرگوار سے علم حاصل کیا آپ کی تصانیف میں سے حواشی زوہد ثلاثہ اور حاشیہ الروحۃ المیادہ فی حقیقۃ الصورۃ والمادہ وغیرہ ہیں آپ کے بہت کثرت سے شاگرد تھے اہل محلہ میں سے بھی بہت شمار کرتے آپ کو اپنے معاصرین میں باعتبار فقہ دانی اور اصول کے بہت ہمارت تھی اسوجہ سے لکھنؤ کی عدالت میں مفتی مقرر ہوئے آپ نے دو دختر چوڑ کر، ابی جع الاولیٰ یوم شنبہ کو انتقال فرمایا بی بی صاحبزادی کا عقد ملا اکبر سے ہوا اوشے ایک دختر زوجہ ولی ملا ظہور علی بن ملا حیدر چوٹیں اوشے ایک صاحبزادی والدہ مولوی عبدالحی قدس سرہ پیدا ہوئیں اور بی صاحبزادی کا عقد مولوی عقیظ اللہ سے ہوا۔

مولانا ظہور علی بن ملا حیدر آپ نے اپنے والد بزرگوار اور اپنے چچا ملا معین اور مفتی ظہور اللہ صاحب تحصیل علم کی ہر وقت درس و تدریس میں مشغول رہتے تھے آپ نے بعد وفات اپنے والد بزرگوار کے حیدر آباد میں جا کر بہت عزت حاصل کی اور قیام کیا وہاں بھی درس و تدریس میں مشغول رہے و عظم اور صلح میں بھی ہمارت تھی آپ کی تصانیف میں سے تفسیر قرآن در رسالہ سماع موتی اور رسالہ معراج نبوی اور وفات نبوی اور روح اعظم ہیں علاوہ اسکے مختلف کتابوں پر حواشی بھی ہیں۔ آپ نے ۱۲۹۰ھ میں ۲۹ رمضان المبارک ۱۲۹۰ھ میں بعارضہ ہیفہ وفات فرمائی ۳۰ رمضان المبارک کو حضرت شاہ یوسف قدس سرہ قادری کے مقبرہ میں مدفون ہوئے آپ کے دو عقد ہوئے پہلا عقد ملا اکبر بن ملا ابوالرحمہ کی صاحبزادی سے ہوا اوشے ایک صاحبزادی پیدا ہوئیں اور انہوں نے ملا عبدالحی بن ملا عبدالحلیم کو چوڑ کر وفات کی دوسرا عقد مولوی سیب رتضی لکھنوی کی صاحبزادی سے ہوا اور انہوں نے دو صاحبزادے مولوی ظہور الحسن اور مولوی فضل حسن جنکا ذکر آگے آویگا اور دو بیٹیاں ایک وجہ جناب مولانا مولوی شاہ عبدالوہاب قدس سرہ اور دوسری زوجہ مولوی محمد قاسم صاحب زوجہ مولوی قاسم صاحب ایک صاحبزادے مفتی محمد یوسف صاحب کو چوڑ کر



وفات فرمائی۔

مولوی ظہور الحسن بن مولوی ظہور علی آپ نے مولوی عبدالحکیم بن مولوی امین اللہ سے تحصیل علم کی اور سرکار نظام سے نجم العلماء کا خطاب حاصل کیا آپ کی عزت امر میں بہت مہتی آخر عمر میں آپ نے ہجرت فرمائی اور ۱۲۸۷ھ شعبان کو بعمر ۵۲ سال مدینہ طیبہ میں انتقال فرمایا اور پاپس قبلہ بل بیت کے مدفون ہوئے آپ کا عقد حیدر آباد میں نواب نصیر جنگ بہادر کی دختر سے ہوا ایک صاحبزادی زوجہ مولوی فصیح الدین بن نواب فحت یا جنگ اور دو صاحبزادے کو چھوڑ کر بڑے مولوی ظہور علی صاحب جنہوں نے کتب رسیہ توسطات تک کچھ حیدر آباد میں کچھ مولوی حبیب الرحمن صاحب مہاجر سے مدینہ طیبہ میں پڑھے حالت شباب میں ۱۲۸۵ھ میں وفات فرمائی اور اپنے والد کے قریب مدفون ہوئے۔ دوسرے صاحبزادے مولوی ظہور اللہ صاحب نے کتب توسطات جناب مولانا عابد الباقی صاحب دیگر حضرات سے پڑھے ریاست حیدر آباد دکن میں آپ نے بہت اچھی عزت پیدا کی نواب نصیر جنگ کا خطاب بھی حاصل کیا ہے آپ نے حضرت مولانا شاہ حمید علی بابا قدس سرہ سے بیعت کی آپ کا عقد مولوی نور الصمدین صاحب کی نواسی سے ہوا تین صاحبزادے ہیں خدا علم نصیب کرے بڑے کا نام انوار اللہ اور منجھلے کا نام ظہور حسن اور چھوٹے کا نام سر لاج علی

### حرف العین

ملا علی الدین بن لا احمد انوار الحق قدس سرہا آپ نے کتب رسیہ کی تحصیل ولا اپنے چچا ملا ازہار الحق اور اپنے بھائی ملا نور الحق قدس سرہا سے کی اوسکے بعد بہار میں جناب لا عابد العلوی بحر العلوم سے پڑھا عالم فاضل ہوئے آپ کی تصانیف میں سے شرح فضول الکبریٰ اور حاشیہ میرزا ہد رسالہ مشہور و متداول ہے آپ نے لاہجر العلوم کے ہمراہ مدراس میں مقیم تھے اور بعد انتقال مولانا آپ ہی اوسکے قائم مقام ہوئے باوجودیکہ مولانا کے صاحبزادے موجود تھے ملک العلماء کا خطاب بھی پایا آپ سے اکثر امر اور غیرہ نے علم حاصل کیا آپ نے اپنے والد بزرگوار سے بیعت کی اوسکے بعد مولانا بحر العلوم نے بھی اپنے تمام سلاسل کی اجازت دیدنی آپ کا انتقال ۱۰ شوال ۱۲۸۵ھ معین معام ۱۲۸۵ھ میں ۳۱ سال



ہوا اور مولانا قدس سرہ کی قبر کے قریب فن ہوئے آپ کے ایک صاحبزادہ مولانا جمال الدین قدس سرہ دین صاحب بنی  
 عین بڑی صاحبزادی کا عقد ملا عبد الواحد حنیف مولانا بحر العلوم سے ہوا دوسری کا عقد ملا کمال الدین  
 حنیف ملا سعد الدین سے ہوا تیسری کا عقد ملا مفتی اصغر بن ملا ابو الرحم سے ہوا۔

ملا عبد العزیز بن ملا سعید بن ملا قطب الدین شہید اپنے تحصیل علم اپنے والد بزرگوار سے کی اور سلسلہ  
 چشتیہ صابریہ میں بیعت بھی اپنے والد ہی سے کی۔ اپنے چچا ملا نظام الدین صاحب قدس سرہ کے  
 فرمانے سے حضرت میر اسماعیل صاحب قدس سرہ خلیفہ حضرت سید شاہ عبد الرزاق قدس سرہ ہاشمی سے  
 سلسلہ قادریہ میں بھی بیعت کی علم ظاہری اور باطنی میں کمال حاصل ہوا جن صاحب کو آپ کی کیفیت  
 دیکھنا بہر سال خیر العمل کو دیکھنے آپ کا عقد شیخ مفتی محمد راوی صاحبزادی ہوا آپ نے ۴۰ ذیقعدہ ۱۲۸۳  
 میں ایک فرزند مولوی محمد یعقوب قدس سرہ جنکا ذکر آگے آویگا اور ایک دختر کو چھوڑ کر وفات فرمائی۔

ملا عبد القدوس بن ملا یعقوب بن ملا عبد العزیز آپ نے کتب درسیہ اپنے والد بزرگوار اور ملا حسن سے  
 تمام کیے علوم ظاہری میں کمال حاصل کیا پھر اپنے والد بزرگوار کے فرمانے سے مولانا غلام یحییٰ  
 بہاری سے بیعت کی اور طریقہ تعلیم و ارشاد حاصل کیا علوم باطنی میں بھی ماہر ہوئے آپ نے اکثر کتب پر  
 حواشی بھی لکھے ہیں۔ دنیا کو بالکل ترک کر کے توکل اختیار کیا بادشاہ نے بہت خواہش کی کہ آپ ملازمت  
 اختیار کریں مگر نہیں منظور فرمایا آپ نے دو صاحبزادیاں ایک وجہ شیخ ہدایت اللہ صاحب مرحوم  
 اور دوسری زوجہ ملا احمد رحمۃ اللہ علیہ اور ایک صاحبزادے مسمیٰ مولوی عبد السلام کو چھوڑ کر وفات فرمائی  
 ملا عبد السلام بن ملا عبد القدوس آپ نے اپنے والد بزرگوار کی خدمت میں کتب درسیہ سے فراغت  
 حاصل کی علوم ظاہری میں مہارت تامہ پیدا ہوئی مگر شباب کی حالت میں مجنون ہو گئے تھوڑے  
 عرصہ کے بعد مفقود النہر ہو گئے آپ کی ایک دختر اور ایک صاحبزادے پیدا ہوئے دختر لا دنوت ہو گئیں  
 اور صاحبزادے کا نام ملا عبد الرحم تھا۔

ملا عبد الرحیم بن ملا عبد السلام آپ نے کتب درسیہ سے فراغت حاصل کی عالم فاضل ہو کر مدت تک  
 درس تدریس میں مصروف رہے زمانہ غدر میں بمقام لکھنؤ ماہ ربیع الثانی ۱۲۸۳ میں شہید ہوئے آپ کے



تصانیف بھی غزنین صانع ہو گئے آپ کے تین صاحبزادے تھے بڑے بیٹے کا نام مولوی عبدلہ صاحب صاحب ہے آپ نے کتب متوسط سے فراغت حاصل کی اور رستی میں وکالت کا امتحان پاس کر کے وکالت شروع کی بہت متقی پرنیز گارہین اخذ بعیت آپ نے حضرت مولانا محمد حامد قدس سرہ الغریز سے کی پچاس برس کی عمر کے بعد قرآن مجید حفظ کرنا شروع کیا اب بفضلہ حافظ ہیں اور رستی ہی میں مقیم ہیں آپ کے ایک خزانہ وجہ مولوی فضل حق بن جناب مولانا امان الحق قدس سرہ موجود ہیں دوسرے بیٹے کا نام مولوی عبدالاحد صاحب ہے آپ نے ابتدائی کتابیں حضرت مولانا محمد حامد قدس سرہ سے پڑھیں اور شرح وقایہ وغیرہ جناب مولانا فضل اللہ صاحب سے پڑھا اور متوسطات مولوی رحمت اللہ صاحب اور مقامات حریری وغیرہ مولوی فاروق صاحب سے اور ہدایہ وغیرہ مولوی رحمت اللہ صاحب سے پڑھا جب آپ نورالانوار پڑھتے تھے آپ کو فارسی کا شوق پیدا ہوا فارسی کے انتہائی دریاہ مولوی عبد الغفور صاحب سے ختم کئے جناب موصوف نے فارسی میں آپ کو اس قدر مہارت پیدا کرادی کہ آپ اوس میں یار میں تھوڑے زمانہ میں فارسی دانی میں مشہور ہو گئے اور اوس زمانہ میں آپ کو شاعری کا بھی شوق ہوا ابتدا میں آپ نے حضرت قلع سے اصلاح کی اور نیک انتقال کے بعد مولوی محمد عبد العلی صاحب اسی کو دکھایا کہ اور انکی غیر حاضری میں سید محمد جعفر حسین صاحب کاشف لکنوی کو دکھایا ہے فن شاعری میں دو دیوان چھپ چکے ہیں اب آپ کو رباعیات کا شوق ہوا ہے اوس میں فلسفہ کے مسئلوں کو عشقیہ طور پر نظم کیا ہے آپ کے تصانیف میں سے حاشیہ حائق العجم اور زر کامل عیار اور زین ان الافکار میں محققانہ محاکمہ کیا ہے اور اوس محاکمے کا نام کنوز الاسیر لکھا اور حاشیہ حائق البلاغہ ہے جو کئی مرتبہ چھپ چکا ہے اور اخذ بعیت آپ نے حضرت مولانا شاہ محمد عبد الرزاق صاحب قدس سرہ سے کی آپ کا عقد و ختم جناب مولوی فضل اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے ہوا اور نئے دو دفتر پیدا ہوئے ہیں ایک کا عقد مولوی غلط اللہ صاحب بن جناب مولوی احمد اللہ صاحب سے ہوا انہوں نے ایک لڑکا اور ایک لڑکی چھوڑ کر وفات فرمائی اور دوسرے کا عقد مولوی محمد بقا عبد السلام بن جناب مولوی عبد الغریز صاحب سے ہوا۔ ملا عبد السلام کے چوٹے بیٹے کا نام مولوی عبد الغریز صاحب ہے آپ نے ابتدائی کتب جناب مولوی فضل اللہ صاحب



اور متوسطات و مطولات عقلیہ جناب مولانا عبدالحی قدس سرہ سے پڑھے اور کل کتب منقولہ شرح جامی  
 سے ہدایہ وغیرہ مک حضرت مولانا شاہ محمد عبد الزاق قدس سرہ الغریز سے پڑھے اور آپ ہی سے اخذ  
 بھی کی اور کتب طب جناب حکیم مظفر حسین خان صاحب و دیگر حکماء سے پڑھے حسن الادرا یہ مکملہ عمدۃ الرعا یہ  
 اور حاشیہ شرح وقایہ آپ نے تصنیف کیا جو طبع ہو گیا ہے اور حاشیہ عقلی شرح کنز پر طبع کشوری میں چھپا ہی  
 اور حاشیہ قطبی ناما ہے۔ عقد آپ کا دختر مولوی مصصام الحق صاحب کے ہوا ایک دختر زوجہ مولوی  
 سلامت اللہ صاحب بن جناب مولوی شرافت اللہ صاحب اور تین صاحبزادے موجود ہیں بڑے  
 صاحبزادے کا نام مولوی محمد بقا عبد السلام ہے انہوں نے کتب متوسطات تک اپنے والد بزرگوار  
 اور جناب مولانا عبد الباری صاحب عم فیضہ ورجاب مولوی عظمت اللہ صاحب سے پڑھے اور فارسی  
 نام درس تک اپنے والد صاحب سے پڑھی اور انگریزی میں انٹرنس پاس کیا عقد آپ کا دختر مولوی عبداللہ  
 صاحب کے ہوا دوسرے صاحبزادے کا نام مولوی محمد قاسم عبد القیوم ہے یہ جناب مولانا محمد عبد الباری  
 صاحب عم فیضہ ورجاب مولوی عظمت اللہ صاحب سے پڑھے ہیں مطولات تک پہنچ گئے ہیں خداوند  
 کریم جلد تحصیل علم سے فراغت عطا فرمائے تیسرے بیٹے کا نام مولوی عبدالقادر ہے یہ مدرسہ عالیہ نظامیہ  
 میں تعلیم پا رہے ہیں خداوند کریم علم نصیب کرے۔

مولانا عبد الوالی بن ملا ابوالکرم بن ملا محمد یعقوب بن ملا عبد الغریز آپ نے علوم ظاہری اپنے ماموں  
 مولانا نور الحق قدس سرہ سے حاصل کیے عالم جدید ہوئے آپ نے بہت کتب پر حواشی لکھے ہیں عرصہ  
 تک درس و تدریس میں مشغول رہے آپ کے شاگرد و تلمیذ ہیں مولانا فضل الرحمن مراد آبادی قدس سرہ  
 بھی ہیں علوم باطنی اپنے نانا جناب مولانا مولوی انوار الحق قدس سرہ سے حاصل کیے اور اجلا و لیا و  
 میں سے ہوئے آپ کو حضرت مولانا انوار الحق قدس سرہ سے بہت بھی تھی اور خلیفہ بھی آپ ہی کے  
 تھے۔ آپ کے بہت کچھ ارشاد و خلائق جاری ہوا اور صد ہا داخل سلسلہ ہوئے آخر عمر میں مثنوی لانا شروع  
 درس ہوتا تھا اور کتب کی تدبیر ترک فرمادی تھی مگر مثنوی ہی میں وقائے علمیہ و حقائق نظریہ ایسے کچھ  
 بیان فرمادیتے تھے کہ جیسے عوام تو عوام علما بھی مستفیض ہوتے تھے آپ کے خلفاء میں سے



جناب مولانا شاہ محمد عبدالرزاق قدس سرہ العزیز اور جناب مولانا عبدالحلیم قدس سرہ العزیز مشاہیر  
 کبار میں سے تھے آپ خرق عادات کشف و کرامات اور حصول مقاصد بہت ظاہر ہوئے جس کو  
 وقیفیت حاصل کرنا ہوا سرالعالیٰ فی مناقب الوالیہ مصنفہ مولانا عبد الغفار حفید مولانا بحر العلوم کو مطالعہ  
 کرے۔ آپ کے دو عقد ہوئے پہلا عقد دختر ملا حبیب اللہ بن ملا محب اللہ سے ہوا وہ لا ولہ فوت ہوئیں  
 دوسرے عقد سے صاحبزادے اور صاحبزادیاں پیدا ہوئیں جن میں سے کوئی باقی نہ رہا بجز ایک صاحبزادی  
 کے اولاد کے کہ ان کا عقد مولوی غلام مرتضیٰ پسر مولوی غلام ذکر یا صاحب سے ہوا تین صاحبزادے  
 مولوی غلام محی الدین صاحب اور مولوی غیاث الدین صاحب اور مولوی غلام جیلانی صاحب اور  
 ایک صاحبزادی زوجہ مولوی رحیم اللہ صاحب مرحوم خدا کے فضل سے زندہ موجود ہیں۔ آپ کی وفات  
 ۱۰ شعبان ۱۲۸۶ھ میں ہوئی اور اندر مقبرہ کے مدفون ہوئے آپ کا مزار زیارت گاہ طلائع ہے  
 لوگ اس سے فیوض پاتے ہیں۔

مولوی عزیز اللہ بن ملا ولی بن ملا غلام مصطفیٰ بن ملا اسعد چودھویں شعبان ۱۲۸۶ھ میں تولد  
 ہوئے اور اپنے والد سے وطن میں تحصیل علم کی اور مولوی خیر الدین سورتی سے حدیث حاصل کی  
 اور بیعت ارادت شاہ حنیف اللہ مرید مولوی خیر الدین رحمۃ اللہ علیہما سے کی اہل دین اور تقویٰ میں شام کے  
 جاتے ہیں وطن سے بغرض حج روانہ ہوئے اور سورت میں ۲۸ جمادی الاولیٰ یوم جمعہ کو عثمانیاب  
 میں اپنے والد کی زندگی میں لا ولہ وفات فرمائی۔

ملا علی محمد بن ملا سعید بن ملا حسین آپ نے مولوی خادم احمد اور مفتی یوسف صاحب سے تحصیل علم  
 کی اور اخذ بیت جناب مولانا شاہ محمد عبدالوالی قدس سرہ سے کی آپ قناعت و میر چشمی و مہرین  
 مشہور تھے آپ کے وعظ سے بہت لوگ مستفیض ہوتے تھے آپ کی تصانیف میں سے رسالہ ہدایۃ المسکین  
 اور چشمہ فیض اور کنز الحسنات وغیرہ میں آپ کا عقد مولوی غصنفہ صاحب کی صاحبزادی سے ہوا  
 آپ نے اجازتہ ہیضہ رمضان ۱۲۸۶ھ میں وفات فرمائی تین صاحبزادے چھوٹے بڑے صاحبزادے  
 مولوی ابراہیم صاحب کا ذکر اوپر گذر چکا ہے دوسرے صاحبزادہ۔



مولانا مولوی عبدالباقی صاحب ہین ۲۸ جولائی یکشنبہ ۱۲۸۵ھ میں مولانا عبدالحی اور مولانا فضل اللہ اور مولانا  
عین القضاۃ صاحب دیگر علماء سے تحصیل علم کی مکہ معظمہ مدینہ طیبہ میں مختلف اوقات میں رہ کر فن  
تجوید اور حدیث کو حاصل کیا اور علماء حرمین سے سندین پائیں جناب مولانا شاہ محمد عبدالرزاق قدس  
کے دست بیج ہوئے آپ نے ایک مدت تک طن میں درس دیا چنانچہ آپ کے شاگردوں میں مولوی  
عظمت اللہ صاحب حفید ملا نعمت اللہ اور حضرت مولانا محمد عبدالباری صاحب حفید حضرت مولانا  
شاہ محمد عبدالرزاق قدس سرہ وغیرہم ہین بعد وفات مولانا سید علی ظاہر مدنی محدث حرم شریف کے  
قائم مقامی میں مدینہ طیبہ میں فن حدیث کا درس دیتے ہین اور خلق کثیر آپ کے حلقہ درس میں ہوتی ہے  
ذلک فضل اللہ تو یہ میں لیا آپ کثیر التصانیف ہین۔ آجکل سماع کی تحقیق میں بہت بسیط رسالہ تحریر  
فرما رہے ہین جسکے متعلق کہا جاسکتا ہے لم یصنف مثله فی الباب اللہ تعالیٰ آپ کو حیات طویلہ بکرم  
فرمائے جس سے خلق مستفید و فیضیاب ہو آپ کا عقد و ختم جناب مولانا مولوی شاہ محمد عبدالوہاب  
قدس سرہ سے ہوا اس وقت تک کوئی اولاد نہیں ہے خداوند کریم اولاد صالح عطا فرمائے۔

مولوی عبدالہامد صاحب آپ تیسرے صاحبزادے مولوی علی محمد صاحب کے ہین آپ نے  
کتب رس اپنے بھائی مولانا عبدالباقی صاحب اور مولانا انعام اللہ صاحب دیگر حضرات سے تحصیل کیں  
اور حضرت مولانا شاہ محمد عبدالرزاق قدس سرہ الغزویہ سے صغریٰ میں بیعت کی بعد بلوغ حضرت مولانا  
شاہ محمد عبدالوہاب قدس سرہ الغزویہ سے تجدید بیعت کی ہمیشہ سے آپ کی طبیعت مائل بہ صلاح و تقویٰ  
ہے آپ نے تین حج کیے ہین اور وہاں کے علماء سے بھی سند حدیث تحصیل کی ہے آپ کا عقد و ختم  
شیخ احمد حسین لکنوی سے ہوا ایک ختم ہے خدا زندہ رکھے۔

ملا علیہم اللہ من ملا حبیب اللہ بن ملا حبیب اللہ بن ملا احمد عبدالحق بن ملا سعید آپ کے کتب درسیہ  
تمام کیے اور جوانی میں شباب کی حالت میں دق و صل میں مبتلا ہو کر اپنے دونوں بھائیوں ملا ولی اللہ  
اور ملا نعیم اللہ کے سامنے انتقال فرمایا کوئی اولاد نہیں چھوڑی۔ آپ کا عقد مولانا نور الحق قدس سرہ  
الغزویہ کی صاحبزادی سے ہوا تھا۔

لے بخدا کی تعریف کے لئے تحریر فرمایا اور ساری صفات و کمالات کی المسائل اور مسائل فقہیہ و فروعیہ میں  
اور مسائل اصولیہ و فروعیہ میں

شیخ محمد علی صاحب کتب و تصانیف کے لئے تحریر فرمایا اور ساری صفات و کمالات کی المسائل اور مسائل فقہیہ و فروعیہ میں  
اور مسائل اصولیہ و فروعیہ میں



ملا عبد اللہ بن ملا خلیل اللہ بن ملا حفیظ اللہ آپ نے ملا محمد یوسف بن مفتی محمد اصغر اور ملا عبد اللہ  
 بن ملا عبد الواحد اور ملا مراد اللہ بن ملا نعمت اللہ سے کتب رسیمہ تمام کیے اور حضرت مولانا مولوی  
 شاہ محمد عبد الوالی قدس سرہ العزیز سے بیعت ارادت حاصل کی مونگیر میں مدرس ہے اور وہیں  
 وقت فرمائی آپ کے دو عقد ہوئے ایک زوجہ وطن ہی میں تھیں اور نئے کوئی اولاد نہیں ہوئی اور وہ میری  
 مونگیر میں اور نئے دولہا کیان اور دولہا کے برکت اللہ واسد اللہ تولد ہوئے اور علم انگریزی حاصل کیا  
 ملا علی سی بن مولوی یوسف بن ملا اسحاق آپ نے اپنے جد ملا اسحاق سے تحصیل علم کی ایک مدت  
 تک عدالت دیوانی میں اپنے دادا کے قائم مقام رہے شش ماہ میں حالت شباب میں وفات  
 کی۔ ایک صاحبزادی زوجہ ملا امین بن ملا معین اور ایک صاحبزادے مولوی یعقوب صاحب  
 کو چھوڑا۔ صاحبزادی لا ولد زندہ موجود ہیں۔ اور صاحبزادے کا حال حرفت یا میں انشاء اللہ اور بچا  
 ملا محمد عبد الرزاق بن ملا جمال الدین بن علاء الدین بن ملا احمد الوارث بن ملا احمد عبد الحق بن ملا  
 سعید بن ملا قطب الدین شہید آپ نے کتب رسیمہ مفتی محمد اصغر رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے صاحبزادے  
 مفتی محمد یوسف رحمۃ اللہ علیہ سے تحصیل فرمائی ہیں اور حدیث شریف مولوی حسین احمد صاحب  
 اور مرزا حسن علی صاحب اور شیخ محسن بن بدر مدنی سے تحصیل کی اور اخذ بیعت حضرت  
 قدوة السالکین زبدۃ العارفین مولانا شاہ عبد الوالی قدس سرہ العزیز سے کی اور سجادہ نشین غلامیہ  
 ہوئے ایک مدت تک درس و تدریس میں مشغول رہے اور ارشاد خلق اور ہدایت عامہ میں  
 جاری ہوئی کثیر القاد و اشخاص شرف بیعت سے مشرف ہوئے آپ کے تصانیف میں  
 دو شرحیں ایک فارسی اور ایک عربی اسماء حسنی کی اور حاشیہ شرح وقایہ و منہج الرضوان  
 کشف النقائت اور عین الاعیان در مقامات صوفیہ و رسالہ سعید و محسن و رسالہ ادب  
 مطالعہ اور عمدۃ الوسائل اور او سکی شرح احسن الخصال اور رسالہ طویلہ میلاد شریف میں بھی  
 بہ کمال العین لکھ کر رسول تعظیم و تنشیط العشاق فی احوال النبی المشتاق اور رسالہ چشمہ مغفرت و ربان  
 میلاد اور رسالہ چشمہ ہدایت اور رسالہ چشمہ نعمت اور رسالہ چشمہ رحمت اور رسالہ دریا دلالت



در فضائل خلفائے اربعہ اور رسالہ چشمہ سعادت اور رسالہ امید شفاعت و احوال شہادت  
 حسین رضی اللہ عنہما اور بارہ رسالہ میلاد شریف میں چکے نام یہ ہیں چشمہ فضیلت چشمہ کرامت  
 چشمہ عظمت چشمہ حفاظت چشمہ نعمت چشمہ حکمت چشمہ حمایت چشمہ عنایت چشمہ برکت  
 چشمہ کرامت چشمہ شہادت چشمہ تربیت اور گیارہ رسالہ گیارہویں شریف میں جنکے نام یہ ہیں۔  
 رسالہ توشہ ہدایت رسالہ توشہ نعمت توشہ امان توشہ کرامت توشہ حفاظت توشہ فضیلت  
 توشہ حکمت توشہ رحمت توشہ سلامت توشہ برکت توشہ مغفرت۔ آپ صاحب کرامات کثیرہ  
 اور خرق عادات شہیرہ ہوئے چنانچہ آپ کے ملفوظ مولوی الغام اشرف بن مولوی ولی اللہ اور  
 جناب مولانا عبدالباقی صاحب مدظلہ وارد دیگر حضرات نے تحریر فرمایا میں جسے مفصل احوال آپ کے  
 معلوم ہو سکتے ہیں آپ کے فضائل میں سے چند باتیں بیان ذکر کی جاتی ہیں جنکو تفصیل سے آپ کے  
 حالات دیکھنا ہوں وہ آپ کے ملفوظات کو دیکھے بغلہ فضائل کے یہ ہے کہ جناب مولانا نور الحق قدس  
 سرہ العزیز نے آپ کا نام محمد رکھا تھا جناب مولوی نور کریم دریا بادی رحمۃ اللہ علیہ نے جنکو حضرت  
 سیدنا سید شاہ عبد الرزاق بانسوی قدس سرہ العزیز سے نانہالی تعلق بھی ہے خواب میں حضرت  
 سید صاحب قدس سرہ العزیز کو دیکھا کہ ارشاد فرماتے ہیں مولوی جمال کے یہاں لڑکا پیدا ہوا  
 اس کے گھر میں کہہ دو کہ اس کا نام میرا نام رکھیں اسی وجہ سے حضرت کا نام مبارک عبد الرزاق ہوا۔  
 جناب مولانا عبد الغفار رحمۃ اللہ علیہ شیخ الامام العلوم اپنی والدہ صاحبہ سے نقل فرماتے ہیں کہ  
 جب آپ رضیع تھے تو وہ دودھ پینے کے وقت اپنی آنکھیں بند کر لیتے تھے اس واقعہ کی تصدیق بعض  
 ارباب معرفت نے بھی کی ہے چنانچہ حضرت میان شاہ محمود احمد صاحب صاحبزادہ ردولی شریف  
 ایک بزرگ سلسلہ علیہ صابریہ سے ملاقی ہوئے جسے حضرت مولانا باقر سہروردی سے کبھی ظاہری ملاقات  
 نہیں ہوئی تھی حضرت میان صاحب سے اثنائے تقریر میں اون بزرگ نے ارشاد فرمایا کہ آپ ایسے  
 بزرگ کے دیکھنے والے ہیں جو ہم گروہ اہل باطن میں پابندی شریعت کے بارہ میں منتخب ہیں چنانچہ  
 یہ وہ بزرگ ہیں کہ جنہوں نے بچپن میں بھی کسی عورت کی جانب نظر نہیں کیا بیان تک کہ



اپنے انا کے پستان کی جانب بھی کبھی نہیں دیکھا آپ کے حضور میں جو کوئی حاضر ہوتا کیسے ہی پریشان و متروک ہوتا اور اپنے خیالات میں مستغرق اور اپنے افکار عرض کرنے کے لیے آتا آپ قبل اسکے عرض کرنے کے ضمن میں تصص اور حکایات اور دلچسپ کلمات کے اس کی تشفی دیدیتے اور تمام خیالات کے جواب خود ہی ارشاد فرمادیتے مرضا کے علاج کے لیے آپ کے کرامات زبان زد ہر خاص عام ہیں باوجودیکہ آپ نے تحصیل طب نہیں کی تھی جناب مولوی فخر الحسن صاحب نے اپنا مکتوب لکھا اسی مرض میں تحریر کیا ہے جس میں وہی نسخ اور واقعات لکھے ہیں جنکا تعلق مرضاے اہل موہان سے ہے واسطے فائدہ عام اور عین سے کچھ بیان پر مذکور کیے جاتے ہیں۔

محمد احمد ابن حکیم محمد ادریس صاحب کی عمر تینتالیس سال کی تھی کہ شدید غلش پسلی کی ہو گئی جو بچوں کو ہوجایا کرتی ہے اور یہ مرض اسی نام سے معروف ہے۔ موصوف بیس وز کے تھے جب سے تین برس کے سن تک مینے دو مینے کے بعد برابر یہ مرض ہوجایا کرتا تھا سو نفوس اور تپ اور قبض کہ آٹھ آٹھ روز تک اجابت نہیں ہوتی تھی اور سخت تکلیف رہتی اونکی والدہ حضور میں بند گان عالی قدس سرہ کے لی گئیں حضور نے ملاحظہ کر کے یہ اجزا تجویز فرمائے ہواشانی خطمی ۲ ماشہ غلب خشک ۲ ماشہ شبے راب ترکردہ صبح صاف منودہ منقی ۲ عدد و لکڑہ دران آبیختہ بند شدہ استعمال نسخہ کے بعد سے اسوقت تک کہ کمپیس برس گزرے ہیں بیکرت ارشاد حضور نفوس کی غلش نہیں ہوئی و گیر الہامانہ مولوی لطیف الحسن صاحب بعد وضع حمل کے متعدد امراض میں مبتلا ہو گئیں اور اونکا اشتداد ہوا حضور بند گان عالی قابض الشد سرد العیز موبان ہی میں تشریف رکھتے تھے عرض حال کیا گیا حضور نے مولود اور اوکل والدہ کے ہر ہر مرض کے نسخے علیحدہ علیحدہ تجویز فرمائے۔

نسخہ اچھوانی تخم خطمی ۶ ماشہ بادیان نہ آگل گاؤ زبان ۳ ماشہ تخم نیارولایتی تولہ تخم پالک ۹ ماشہ تخم پیٹھے ۱ ماشہ تخم کاسنی ۱ تولہ خار خشک خردہ ۱ ماشہ نغز تخم گدوے درازہ ۱ ماشہ زرشک میدانہ ۱ ماشہ اوویہ کو فتنی نیکو فتنہ شب و ررق غلب الثعالب ۱ مار ترکردہ صبح صاف منودہ داغ بکندہ و آب برگ غلب الثعالب بزم مروق اگر سیر شود ضروری است۔



نسخه گشای عذاب و لایقی یکدانه تخم خیاره لایقی یکمکاشه پستان ۲ دانه تخم خطمی یکمکاشه تخم کاسنی یکمکاشه  
برگ گاوزبان یکمکاشه عنب الثعلب خشک یکمکاشه بدهانه شیرین یکمکاشه بادیان یکمکاشه گل سرخ یکمکاشه مویز  
منقح نیم دانه ادویه کوفتی نیم کوفته شب در عرق گاوزبان ۲ بار تر کرده صبح صاف نموده شیر گرم بنوشند  
اگر چرخ و زنتو از این دوا استعمال شود روزی شش مغز فلوس خیار شیرین ۴ ماکاشه افزوده شود.

نسخه تبرید تخم تبخوار ۹ ماشه زیره سفید ۲ ماشه تخم خیاره لایقی توله گل خطمی سفید توله تخم شبت ۳ ماشه  
الایچی خرد مسلم ۵ عدد در عرق گاوزبان ۴ بار شیر بر آورده دیگر ادویه عرق بادیان ۴ بار تر کرده  
صاف نموده شیر الایچی آمیخته شربت بزوری ۲ توله حلکده آب ترب خام ۲ توله آب گداز ۳ توله اضاف  
کرده خاکسی ۳ ماشه پاشیده بنوشند اول پیاله گلی در آتش خوب گرم کرده از آتش فرو آورده دوا  
در آن انداخته شیر گرم بنوشند. و آخر بجای عرق بادیان عرق کاسنی کرده شد.

نسخه ضما و دافع حبس مغز فلوس خیار شیرین ۴ ماشه برگ شبت سبز ۳ ماشه صندل منقح ۳ ماشه رسوت  
۳ ماشه اکلیل ملوک ۴ ماشه گل بابونه ۳ ماشه برنجاسف ۳ ماشه در آب برگ بادیان سبز یا آب  
برگ عنب الثعلب سبز سائیده آرد جو ۴ ماشه آرد تخم خطمی ۴ ماشه روغن گل توله آمیخته نیکرم ضما  
سازند. آخر آرد جو و گل بابونه در آورده شد.

نسخه تبرید وقت شام زیره سفید ۱ ماشه الایچی خرد مسلم ۳ عدد در عرق بادیان بر آورده بنوشند  
وینار ۴ ماشه حلکده آب گداز ۳ توله اضاف کرده بنوشند.

نسخه خطمی همراه طعام با قیل طعام تجویز شد انجیر زرد و لایقی نیم دانه پودینه سبز ۳ ماشه دانه الایچی خرد  
ایک عدد نمک لاهوری فلفل گرد بقدر ضرورت در عرق نارنگی خام چینی سازند.

نسخه تدبیر سر روغن کبجد ۱ توله روغن مغز تخم کدو ۵ دراز توله روغن مغز تخم کدو ۵ دراز توله روغن مغز تخم کدو ۵ دراز توله  
نسخه شربت وینار آب برگ شبت سبز ۳ ماشه عرق گلاب خالص ۴ ماشه آب نارنج  
۴ ماشه آب لیمون کاغذی ۴ ماشه آب سیب ۴ ماشه آب زرشک ۴ ماشه جوشانیده شکر آبیخته  
بقوام شربت آرد و اگر عرق سیب بهم نرسد بجای سیب در آب سائیده صاف نموده شریک نمایند.



نسخه شربت بزوری تخم خیار و لایتی توله تخم خیار زه توله تخم پالک توله سپستان ۹ دانه تخم بتهوا  
 توله تخم خطمی توله تخم کاسنی توله خجکاسنی توله بادیان توله بنج بادیان توله عناب ولایتی ۵ دانه مویز منقی  
 ۵ دانه تخم شلجم ۴ ماشه تخم ترب ۴ ماشه تخم شبت ۳ ماشه تخم کفته سرخ ۳ ماشه تخم خناس ۳ ماشه در آب انار  
 عینانیده بعد چهار پاس جوشانیده مالیده صاف نموده شکر را آمیخته آب برگ پالک سبز مرق  
 ۵ توله آب برگ بتهوا سبز مرق ۵ توله آب برگ کاسنی سبز مرق ۳ توله آب برگ عناب الثعلب سبز  
 مرق ۳ توله آب ترب مشوی ۹ توله افزوده به قوام شربت آرند.

نسخه سدنون بوره متباکوی خوردنی توله کبابه خندان ۳ ماشه فلفل گرو ۳ ماشه نمک طعام ۳ ماشه  
 ادویه سوده از پارچه گذرانیده سدنون سازند.

ترکیب استعمال شیر بز شیر اگر ده توله باشد شربت بزور یک توله و خاکسی سه ماشه اگر شیر  
 افزوده باشد شربت بزور و خاکسی هم بهمان طور افزوده باشند و اگر استعمال شود شیر را جوش  
 خفیف داده سرد کرده استعمال نمایند.

نسخه تشنگی اطفال تخم خرفه سیاه ۲ ماشه طباشیر یک ماشه زهر مره یک ماشه سبزی اندرون  
 کنول گشته ۳ عدد در آب پاشیده بنوشند.

ایضا کھیل دبان توله تخم خرفه سیاه ۴ ماشه طباشیر ۲ ماشه سبزی اندرون کنول گشته ۴ عدد  
 کھیل سلم و خرفه و کنول گشته نیکوفته در صره بسته در آب بدارند و طباشیر علیحدہ اندازند و کنکر را سرخ  
 کرده آب را دوسه مرتبه اطفال بمانند.

ایضا آله منقی خشک ۲ توله تخم خرفه سیاه توله در آب سائیده قرص بسته روغن گل لیسیده  
 بر تارک سر بهند و گاه گاه روغن گل بر پیوخ مالیده باشند و در گرا اگر اختلاف تارک موقوف  
 باشد مسکه گاؤ توله و قند سیاه ۳ ماشه با هم مخلوط کرده بر تارک بالند.

برامی و نبل زیر نخ مجید الحسن ابن مولوی لطیف الحسن بسیار نافع آمد عناب الثعلب خشک  
 ۴ ماشه باقله ۴ ماشه تخم خطمی ۴ ماشه رسوت ۴ ماشه گل ازمنی ۳ ماشه گل سرخ ۴ ماشه جو مقشر ۴ ماشه



الماس ۶ ماشہ ادویہ درآب برگ عنب الثعلب سبز سائیدہ روغن گل تولہ آمیختہ نیلگرم مضاد نمایند  
و برگ سبز گلاب نیز بافرایند۔

برای مسخ باوہ جہت عبدالحی ابن مولوی رشید الدین و نیز برائے دیگر اطفال کہ بغایت مفید  
افتاد۔ سہ روز قبل کچھڑی مونگ یا دال مونگ باروغن زائد بموضع خوردن دہد و بعد از ان چہارم  
حصہ یک حب تاسہ روز یا ہفت روزہ شیر مرصعہ ملکہ دہ طفل را دہد و باز سہ روز کچھڑی مونگ  
یا دال مونگ باروغن زائد بموضع خوردن دہد و برائے اطفال غیر شیر خوار چہارم حصہ یک حب  
گاہ گاہ بلبلہ نیز تیرہ سے خوردن دہد۔ برادہ صندل سفید تولہ برادہ صندل مسخ تولہ رسوت تولہ  
چاکو مقشر تولہ ہلیہ سیاہ ۲ تولہ ہلیہ زرد ۲ تولہ پوست ہلیہ ۲ تولہ آملہ منقہ ۲ تولہ برگ شاہترہ ۲ تولہ  
سرہجوکہ ۲ تولہ چرامیتہ ۲ تولہ برہنڈی ۲ تولہ مردار سنگ ۲ تولہ دانہ ہیل خردہ ۲ ماشہ کوفتہ بنجستہ  
برگ نیب ۲ تولہ برگ بکائن ۲ تولہ برگ حنا ۲ تولہ برگ تنبول ۲ تولہ شب درآب ترکروہ صبح صفا  
منوہہ اجزائے مسوقہ دران آمیختہ حبوب بقدر کمار و شتی تیار سازند۔

نسخہ مسخ باوہ برائے اطفال صغیر ایک گلی کے ٹکڑے پر چھٹے کابوٹہ اور چار پتہ نیم کی کوئل  
کے پسک ایک چٹکی رکھدے اور اس دوا پر مرغی کے انڈے کی زردی کا چہارم حصہ رکھ کر قریب  
سہرے کے لگا دے وہ زردی اوپر چڑھ جاوگی اور اگر نہ چڑھے تو معلوم ہوا کہ مرض مسخ باوہ  
نہیں ہے اور ہر ماہ کے اوائل و اواخر میں تین تین روز تک کیا کرے جب تک مرض نفع نہوگا  
زردی چڑھ جا یا کرگی اور جب مرض نفع ہو جاوے گا زردی نہ چڑھگی۔ اور اس مرض کی مدت پانچ  
سال کی ہے اور اگر لڑکا شیر خوار نہ ہو تو انڈے کی آدھی زردی دیا کرے۔

نسخہ اند مال زخم سہاگہ خام ۳ ماشہ دم الاخوین ۳ ماشہ کبیلہ ۳ ماشہ موم خام ۶ ماشہ  
پسہ گروہ بزہ ۶ ماشہ روغن چنبیلی تولہ مرجم سازند۔

واقعہ شور مرگ نیب ۵ عدد برگ کرمل ۵ عدد خانہ برہ ۶ ماشہ میسج نیم عدد و روغن تلخ زرا  
سوختہ جرم یا پوش دران انداختہ سخن کردہ استعمال نمایند۔



ویکرم خردین ابن مولوی و حیلہ الدین صاحب موہانی کو کون لگ گئی ایک ماہ کامل موہان مین  
 متفرق علاج ہو تا رہا جب کسی طرح صحت نہ ہوئی اور طول مرض سے طرح طرح کے اندیشہ ہوئے امید  
 صحت خدا نخواستہ منقطع ہو گئی لکھنؤ مین حاضر ہوئے اور حضور بندگان عالی قدس اللہ سرہ العزیز سے  
 عرض حال کیا ارشاد ہوا کہ سوقت تو کھیلو نکا پانی دو اور ایک پیسہ کی جامنین منگا لو اور سکا عرق  
 نکال کر مصری ملا کر پلاؤ اور پاشویہ کثرت سے کرو اور جہاں تک با نار پی سکین پلاؤ اور جس چیز کی طرف  
 انکی طبیعت راغب ہو وہ کھانے کو دو چنانچہ ایک وزاپنے دست مبارک سے حلو اور پوری توشہ  
 کی اور نکودہی اور مخصوص غذا آشجو فرمائے مگر اوہ مین کثرت متلی اور شدت درد سراور تپ سے مطلق  
 التغات غذا کی طرف متھا اور پیش بھی جی تھی گیارہ روز تک قد مبوس ہے اور عرق جامن آب انار  
 اور پاشویہ کا استعمال رہا اللہ جل شانہ نے لطفیل حضور قدس سرہ اور نکو صحت عنایت کی بلکہ دوبارہ نہ  
 ویکرم والدہ محمد احمد موہانی کا بیان ہے کہ مین ریاست ترواضلع فرخ آباد مین تھی یکا یک مجھے  
 بخار کھانسی کے ساتھ آنے لگا چار مہینے اسی مین گزر گئے محمد احمد کے والد نے متفرق علاج بھی کیے  
 خود بھی طبیب ہین لہذا کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہیں کیا مگر نہ تپ نے مفارقت کی اور نہ کھانسی گئی  
 حکیم صاحب کو یقین ہو گیا کہ تپ فرمن ہو گئی حیران و پریشان تروہ سے لکھنؤ مین حاضر ہوئے سپر  
 کا وقت تھا کہ نوبت قد مبوسی کی آئی حضور نے بعد ملاحظہ کے فرمایا کہ اسوقت گنڈیری کا استعمال کرو  
 اور شب کو کھانے کے ساتھ میٹھا دہی کھاؤ چنانچہ حسب ارشاد عمل کیا گیا حضور کے ارشاد کی برکت سے  
 اللہ نے اوسے شب مین کھانسی کی شدت سے نجات دی ایک مہینے لکھنؤ مین حاضری کا اتفاق  
 رہا اور گنڈیری و دہی کا استعمال ہوا کیا بہت جلد اللہ تعالیٰ نے وہ پانچ چہ مہینے کی تپ اور کھانسی  
 دور کر دی بلکہ اب تک کچھ پس برس گزرے ہین جب کبھی کھانسی کی غلش ہوئی بیٹھے دہی کے استعمال  
 سے فوراً جاتی رہی۔

ویکرم موہان مین ایک نیکیجت کو بعد وضع حمل دروپیلی شروع ہوا اور یوٹائیو مارتی کر آیا انتہائی کہ  
 حالت موجودہ کے لحاظ سے باوصف ممانعت طبی مہل کی نوبت آئی تین مہل ہوئے مگر درو مین



خفت نہوی مجبوراً چاروں ہاتھ پیر کی مضمین بھی مکتولین گنیں پیروں کی رگوں نے خون نہیں دیا ہاتھ  
 میں کسی قدر نگلا کر درمیں کی نہوی بارہ روز تک یہ درد پڑتا ہی گیا مریضہ کی تکلیف اور تڑپنے کی کیفیت  
 حد بیان سے باہر ہے اسی عرصہ میں حسن قسمت سے حضور بندگان عالی قدس اللہ سرہ العزیز مولانا  
 میں تشریف لائے اور اس تکلیف کے مکان میں میان میلاد شریف کے لیے رونق افروز ہوئے منور  
 بیان شریف شروع نہیں فرمایا تھا کہ مریضہ مذکور کے تڑپنے اور کراہنے کی اور جمع مبارک تاپ پونجی  
 استفسار حال فرمایا کیفیت عرض کی گئی اسی عرصہ میں مریضہ کا سینہ بھی پاک گیا تھا اور اوہیں چھوٹے  
 ہو گئے بظاہر سب ورم ہی ورم معلوم ہوتا تھا پھوٹے کاٹھے کسی جگہ پر نہ تھا حضور نے فرمایا کہ جس  
 جگہ پر سرخی ہو وہاں مٹو کی تہی اس ترکیب رکھو کہ پہلے مسلم تہی دیکھی میں رکھو دیکھا بند کر دو اور پانچ کرنا  
 شروع کرو جب پتیاں مرجھا جائیں اور پیچھے لگین پتیلی اوتارو اور اسی پتیلی میں ہاتھ سے بھرتا  
 بناؤ پھر اس سے نکال کر ایک کپڑے میں رکھو اور موضع ورم پر وہ بچا ہارکھ دو تین چار روز تک ترکیب  
 کی گئی مریضہ کا بیان ہے کہ چار پانچ روز سے تیسرا درد دردی شدت سے نیند نہیں آتی تھی یہ بچا ہا  
 رکھتے ہی معادرو جاتا رہا اور ایسا سکون ہوا کہ فوراً نیند آگئی بعد پانچ روز کے ارشاد ہوا کہ جس جگہ  
 پر ظن غالب مٹے گا ہو وہاں اسی بھرتے کے پھائے پر ایک سالم تہی مٹو کی آگ دکھا کر رکھ دو اور تہی  
 پر ایک اونگلی سے ٹیکا پسپی ہوئے تک کا لگا دو اور اس انداز سے رکھو کہ وہ ٹیکا اسی منہ پر رہے چنانچہ  
 ایسا ہی کیا گیا اس ترکیب تین روز کے بعد اس پھائے کے ساتھ بہت پیپ نکلا اور روپیہ برابر  
 ایک خم ہو گیا اور گوشت و سجکا بالکل اڑ گیا اور بہت سے سبب پانچ ہو گئے تین چار روز کے بعد  
 ارشاد ہوا کہ دہی کا ٹوڑ علیحدہ کر کے باقی ماندہ کو ایک پھائے پر لگا کر سینہ پر رکھو اور جو سوراخ ہو گئے  
 ہن اسی دہی کی کھوجی میں تہی لہ کر کے رکھ دو چنانچہ حسب ارشاد تعمیل کی گئی اللہ عزوجل نے مقصد  
 حضور مریضہ کو دوبارہ زندہ کیا۔

دیگر مولوی حبیب الدین موہانی کی کمر اور سر میں درد کی شدت ہوئی بہت علاج ہوئے دفع نہوا  
 حضور میں حاضر ہوئے اسی وقت مولوی احمد سعید صاحب ارشاد ہوا کہ منہ پیر ہی انہیں لکھ دو چنانچہ



ادبیعت وہ حضور کی بیاض لائے اور یہ نسخہ لکھ دیا کہ اول پتیلی تین پانی چڑھاؤ جب پانی خوب کھولنے لگے ایک انڈا اوس پانی میں ڈال دو اور ایک سے ایک سوا ایک تک گن جاؤ جب ایک تک نوبت آئے انڈا نکال کر اوسکی زردی میں ایک مکینی ڈلی کا برادہ حل کر کے شام کو کھاؤ اور صبح کی نسبت ارشاد ہوا کہ آدہ پاؤ کو کھرو اس قدر دودھ میں بھگو کہ کو کھرو دودھ میں وہ تین و جب تین تین روز کے بعد کو کھرو نکال کر سایہ میں کر دو جب خشک مع جائیں سفوف بناؤ اور سفوف موصلا سینہ میں (جسین لوہا نہ لگا ہو) ایک ایک پاؤ دو توڑ شدہ میں ملا کر چاٹ لو انشاء تعالیٰ نے اسکے استعمال سے شفا عنایت فرمائے۔

دیگر موصوف الصد یعنی مولوی حبیب الدین کو تنفس کی شکایت ہوئی حضور سے عرض کیا گیا ارشاد ہوا کہ سوتے وقت ایک توڑ شدہ دو توڑ مکین میں ایک جز کر کے چاٹ لیا کرو چنانچہ تعیل سے بہت جلد شفا ہو گئی۔

دیگر موصوف بیان کرتے ہیں کہ یکایک مرے گردن میں درد شروع ہوا اور مدتوں اوسکا دورہ ہوا کیا سب طرح کے علاج کیے گئے مگر دفع ہوا آخر میں حضور بندگان عالی قدس سرہ العزیز سے عرض کیا گیا فرمایا کہ کرلیے کی ترکیب چاہو پکا کر برابر اوسکا استعمال رکھو چنانچہ فوراً تعیل حکم کی گئی درد دفع ہو گیا اور ایک برابر جب کبھی کھٹک ہوتی ہے کرلیے کے استعمال سے دور ہو جاتی تھی دیگر مولوی لطیف الحسن صاحب بن مولوی عماد الحسن صاحب موہانی بیان کرتے ہیں کہ مجھے بواسیر خونی ہو گئی خدا جانے کس قدر خون بہ گیا جب نوبت بجان پہنچی حضور بندگان عالی قدس سرہ سے عرض کیا گیا حضور نے ماش کے لیے یہ نسخہ تجویز فرمایا۔

نسخہ بواسیر رسوت زرد ۶ ماشہ باروغن زرد ۶ ماشہ طلا نمائند۔

نسخہ حبوب بواسیر رسوت زرد یک ماشہ میم ہلی یک ماشہ باہم مخلوط کردہ وقت خواب بخورند۔ دیگر موصوف ناقل ہیں کہ اس طرح اکثر تہ وجع الکلیہ میں مبتلا ہوا حضور میں عرض کیا گیا ارشاد ہوا نسخہ ورو وگروہ رسوت زرد ۶ ماشہ گل سرخ ۶ ماشہ تخم ترب ۶ ماشہ بیج سرکنڈہ ۶ ماشہ مغز انجور ۶ ماشہ مغز انجان تازہ ۶ ماشہ درآب برگ پالک یا آئنگ کاسنی سبز و آب برگ ترب ساییدہ صمغہ نمائند۔



ساتھی اوسکے یہ تیرید بھی دفع وج الکلیہ کے لیے تجویز فرمائی۔

نسخہ تیرید درود گردہ پالک نیکوفتہ تولہ زیرہ جاروب ۶ ماشہ تخم کاسنی نیکوفتہ ۶ ماشہ شبنم راب  
ترکروہ صبح صاف نمودہ شیر پوست خربزہ ۶ ماشہ اضافہ کردہ بنوشندہ مسور اور چاول سے مافیت  
مبوی اور ارشاد ہوا کہ کبھی کبھی وقت اخراج ریت شیرہ برگ کرلیہ تولہ یا فلفل سیاہ ۵ عدد استعمال  
منو وہ باشند اور اس علامت کے زمانہ میں یون بھی کرلیہ کھانے کو فرمایا کہ بہتر ہے۔

دیگر ہی راوی یعنی مولوی لطیف الحسن ناقل ہیں کہ اس طرح ایک مرتبہ سنگ نشانہ نے جان بلیب کر دیا  
اور اسکی شمول میں دوسرے عوارض مثل جتہ الصوت و ضعف دماغ و ضعف کلیہ وغیرہ کے  
تھے ان سب کے لیے یہ مار اللحم تجویز فرمایا گیا۔

نسخہ مار اللحم گردہ برقیمہ کردہ ۱۰ مار خجرات ۱۰ مار کشنیر خشک ۱۰ مار زیرہ سفید ۶ ماشہ الائچی خرد مسلم  
۵ عدد طباشیر ۳ ماشہ گولر خام تولہ کچری ۳ ماشہ باریک ساییدہ یا ہم مخلوط کردہ مار اللحم کشیدہ بنوشندہ  
دوسرے برابر استعمال دارند و در گریاج بنوشندہ نارنگی شریک سازند و در ہر ماہ دوسہ کرت استعمال کردہ باشند  
علاج دیگر شاخ و دخت خطمی تولہ تخم پالک نیکوفتہ تولہ تخم کاسنی نیکوفتہ تولہ تخم شبنم ۶ ماشہ  
کشنیر خشک ۶ ماشہ شب در آب ترکروہ صبح صاف نمودہ شیر پوست خربزہ ۶ ماشہ اضافہ کردہ شربت  
عقاب تولہ حل کردہ بنوشند۔

بعد اوسکے حضور نے داوات قلم پائیں کھوایا یا پانچ روز میں یہ دوسرا نسخہ مرتب ہوا اور خود حضور نے  
فرمایا کہ کیا خوش ترکیب نسخہ تیار ہوا ہے۔

نسخہ دیگر مار اللحم گوشت چھ برقیمہ کردہ ۱۰ مار گردہ برقیمہ کردہ ۱۰ مار کشنیر خشک ۱۰ مار زیرہ سفید  
۶ تولہ الائچی خرد مسلم ۵ عدد طباشیر ۳ تولہ گولر خام ۶ ماشہ کچری ۳ تولہ مار الراب ۱۰ مار آب برگ  
جھوا سبز ۳ مار آب برگ پالک سبز ۳ مار آب برگ کاسنی سبز ۳ مار در قرح البیق انداختہ بدستور  
عرق کشند قدر شربت و مارتا تا اس مار اللحم کے ساتھ یہ شربت تجویز ہوا۔

نسخہ شربت ہمراہ مار اللحم آب آملہ سبز مار آب آلوے بخارا مار شکر سفید امار انداختہ



بقوام آرمند مقدار شربت و قلیکہ عرق ۱۰ تولہ باشد شربت تولہ باشد و قلیکہ عرق ۲۰ تولہ باشد  
شربت ۲ تولہ باشد۔

دیگر ۳۹۷ عین و بانی تپ لرزہ موہان میں پہلا سیکڑون آدمی مرگے نامہ سیاہ کو بھی بخار آیا منہ  
بدمزہ تھا کسی کھانے کی طرف رغبت نہ تھی چنانچہ صبح کو انڈے کے چلے خوب مرچ ڈال کر کپواسے اور  
شام کو جنگلی کبوتر خوب تیز مرچ کا کپوایا اور کھایا دوسرے روز بخار کی شدت یہی تیسرے روز بدو  
نک نوبت پہنچی حضور بنہ گان عالی قدس سرہ موہان ہی میں تشریف رکھتے تھے بیمار دارو ولی  
میں ڈال کر نامہ سیاہ کو حضور میں لے گئے حکیم محمد اسحاق صاحب ہانی بھی حاضر تھے ارشاد ہوا کہ اسکی  
نبض دیکھو اوہون نے نبض دیکھی اور متحیر رہ گئے حضور نے حال پوچھا نبض خراب تھی چونکہ اور عزیز بھی  
نامہ سیاہ کے اوس جگہ حاضر تھے لہذا اون حاضرین کے اضطراب کی وجہ سے حکیم محمد اسحاق نے  
حضور کے استفسار کا جواب نہ دیا پھر خود حضور نے نبض دیکھی اور فرمایا لیجا و جب نامہ سیاہ کھڑا ہوا  
آیا محمد اسحاق صاحب نے نبض کی حالت بہت خراب بیان کی بہر حضور نے صرف یہ چار دوائیں تجویز فرمائیں  
نسخہ ۱ پشدید تخم پالاک ۲ ماشہ تخم بھوا ۳ ماشہ تخم کاسنی ۴ ماشہ نیلوفر ۵ ماشہ نیکوفتہ علیحدہ  
علحدہ دھردہ بستہ بہ سبوحہ گلی کہ پر از آب باشد بیند از مذہمہ وقت ہوں آب بکشد و اگر تشنگی  
غالب باشد بجائے شش ماشہ ہر جزوہ را یک یک تولہ بکنزد و ہر روز اجزا و صرہ تبدیل کر دے باشند  
انہ نے بمصدق حضور بہت جلد شفا عنایت فرمائی پھر مدتوں جب شرف حضوری ہوتا تبسم ہوا کہ ارشاد  
فرماتے کہ کو اب بھی انڈے او کچھ تر کھاتے ہو اب اللہ کیا مواجی رحمت اور جوش کرم ہے۔  
دیگر ۳۹۸ عین سے ایک شخص میر عشق علی نامی امتحاناً حاضر دربار ہوسے حضور بارہ درمیروی  
آل حسن صاحب واقع موہان میں رونق افروز تھے حضور نے نبض ملاحظہ کر کے ابتدائی سن سے  
جن جن عوارض میں وہ مبتلا ہوسے سب ایک ایک کر کے بیان فرما دیے وہ سنکر دنگ ہو گئے اور حاضرین  
بھی سب متحیر تھے پھر حضور نے یہ نسخہ اونکے لیے تجویز فرمایا۔

نسخہ سوزاک گل منڈی تولہ کشنیر خشک ۲ تولہ گل سرخ تولہ بادیان تولہ لالچی خرد معہ پوست ۴ ماشہ



لکھنا ۲ تولہ تخم کز ۲ تولہ تخم خنا، ماشہ صمغ عربی بریان ۶ ماشہ کثیر ۱۰ ماشہ سبوس اسفوف ۴ تولہ سفوف  
 ساختہ باشیر گاؤ۔ مار بکار برند۔

دیگر علی الدین صاحب ابن مولوی وجیہ الدین صاحب موہانی کے تالو میں خود بخود زخم ہو گیا  
 ایک ماہ تک اس کیفیت سے رہا کہ شبانہ روز میں دو وقت وہ ریم سے پڑھو جاتا تھا جس سے  
 درد اور تکلیف رہتی جب اونگلی سے دبا کر ریم نکال دلتے وہ درد کی کیفیت بھی جاتی رہتی بعض تہ  
 دبانے سے مثل وہ کی چھپار کے تیزی سے ریم نکلتا متفرق علاج اور ڈاکٹری معالجہ بھی اکثر ہوا کیا  
 مگر کسی نے کچھ نفع نہ دیا حضور بندگان عالی قدس شہسوارہ الغریزین عرض کیا گیا حضور نے یہ نسخہ سفوف  
 کا تجویز فرمایا اللہ تعالیٰ نے اس سے شفا دی اور اسی نسخہ کی نسبت ارشاد ہوا کہ کبھی کبھی بہ ترکیب یا بیہ  
 پی لیا کرو۔

نسخہ زخم ٹالو کشنیز آمہ خشک گل مٹی مساوی الوزن شکر آمینہ ہمراہ شیر علی الصباح بخورند۔  
 دیگر مولوی محی الدین صاحب کو تپ شدید عارض ہئی یہ نسخہ ذریعہ شفا ہوا۔

نسخہ تپ فرمن مغز تخم خیار ۲ تولہ مغز تخم ترب ۲ تولہ مغز تخم پیٹھ ۲ تولہ کشنیز خشک ۲ تولہ مغز پیٹھ ۲ تولہ  
 صمغ عربی ۲ تولہ دانہ الائچی خرد ۶ ماشہ دانہ الائچی کلان ۶ ماشہ طباشیر ۶ ماشہ مغز گد خشک باویان ۲ تولہ  
 مغز تخم قرطم ۶ ماشہ تخم کاہوے مقشر ۶ ماشہ مغز تخم کدوے ۶ دراز ۲ تولہ بہمن مسخ ۳ ماشہ بہمن سفید ۳ ماشہ  
 کوفہ خیتہ سفوف منودہ تخم فرج خشک، تولہ آمینہ شکر اولہ۔ پاؤ اصفافہ منودہ نکا ہارند۔ تھار لکیتول  
 باشیر گاؤ تازہ۔

دیگر ابلیخانہ حکیم محمد ایوب ابن حکیم محمد اسحاق صاحب کی کوڑی کے مقام پر درد رہا کرتا تھا حضور کے  
 اس نسخہ کے استعمال سے اللہ نے شفا دی۔

نسخہ درد موضع کوڑی خود بریان سیاہ مچ نک ہموزن سفوف کردہ بعد طعام دو ساعت  
 تاخیر کردہ ۴ ماشہ بخورند

اپنے اکثر برس کی عمر میں سنہ ہجری میں وفات فرمائی اور اندر مقبرہ کے باغ میں لانا احمد انوار الحق



قدس سرہ العزیز کے مدفون ہوئے مزار مبارک آپ کا زیارت گاہ ملاقا ہے آپ کی دو صاحبزادیاں ایک  
 زوجہ مولوی اعظم الدین بن مولوی فخر الدین اور ایک زوجہ مولوی مجیب الدین بن مولوی احسان الدین  
 اور ایک چھوٹے صاحبزادے مولوی عبد الشکور صاحب بلا عقب فوت ہوئے علاوہ مولوی  
 عبد الشکور رحمۃ اللہ علیہ کے دو فرزند حضرت مولانا قدس سرہ العزیز کے اور تھے بڑے صاحبزادے  
 کا نام مولانا محمد جنین عبد الباقی تھا آپ ۲۱ ذی الحجہ ۱۲۵۵ ہجری میں پیدا ہوئے کتب  
 درسیہ اپنے والد بزرگوار قدس سرہ سے تحصیل کیں اور اخذ بیعت حضرت مولانا مولوی شاہ محمد  
 عبد الوالی قدس سرہ العزیز سے کی مدت تک درس تدریس میں مشغول رہے اور ایک ماہ تک  
 مسجد فخری محل میں وعظ کما اسکے بعد ریاست حیدرآباد وکن میں مجلس اضعان آئین و قوانین کے معتمد  
 مقرر ہوئے عالم جوانی میں اپنے والد بزرگوار کے سامنے ۲۱ ذی الحجہ ۱۲۹۵ ہجری میں وفات فرمائی  
 آپ کے تصانیف میں سے ایک مجموعہ فتاویٰ ہے اور رسالہ اصول ردیجہ میں اور مختلف تحریرات ہیں  
 آپ کا دختر مولوی خادم احمد بن ملا حیدر سے ہوا دو صاحبزادیاں تولد ہوئیں اور دونوں بلا عقب  
 فوت ہو گئیں۔ دوسرے صاحبزادے مولانا عبد الرزاق قدس سرہ العزیز کے  
 مولانا محمد عبد الوہاب تھے آپ ۲۲ ذی الحجہ ۱۲۵۶ ہجری میں دو شنبہ کو پیدا ہوئے کتب درسیہ اپنے  
 اپنے والد بزرگوار قدس سرہ العزیز سے تحصیل کیں اور ایک ماہ تک درس تدریس افتاء میں  
 مشغول رہے کبھی دنیا کی طرف متوجہ نہیں ہوئے بڑے وجیہ وقائع تھے حضرت استاد ہی لا نا  
 مولوی محمد عبد الباقی صاحب غلام نے ایک مستقل رسالہ سہمی بحسبہ المسترشد آپ کے احوال میں  
 لکھا ہے حسین قطع ولبان اخلاق و عادات تعلیم و تربیت افادہ و افاضہ سب کو بط کے ساتھ تحریر  
 فرمایا ہے اور ایک سالہ مستقل بطور رسوخ عمری میں بھی لکھ رہا ہیں جو قریب کامل ہو جائیکے جو جسکو  
 مزید احوال حضرت کا دیکھنا ہوں دونوں رسالوں کو دیکھے مولانا رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے نشو و نما و  
 ظاہری وضع و قطع کی جانب کبھی التفات نہیں ہوا نہ آپ نے کبھی وعظ کما نہ مجالس سیلا و شریف میں  
 سوائے چند موقعوں کے بیان فرمایا ہو جو سے بعض حاسدین نے شہرت دیدی تھی کہ آپ کے کتب درسیہ



تام نہیں اور آپ کو استغداد کم ہے مجھے میرے اُستاد حضرت مولانا محمد عبد الباری صاحب مدظلہ نے  
 فرمایا کہ ابتداً عمر میں مجھے بھی اون لوگوں کے اقوال سے شبہ پیدا ہو گیا تھا مگر جب میں تحصیل علم سے  
 فراغت حاصل کر چکا اور مختلف مباحث کی نوبت آئی تو مجھے معلوم ہو گیا کہ یہ حاسدین کی شہرت  
 دی ہوئی ہے ایک دن میں حضرت والد رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا دیکھا میں نے  
 کہ جناب مولوی عبد الباقی صاحب اور جناب مولوی عبدالعزیز صاحب دریا کا در بزرگ خدمت  
 میں حاضر ہیں مجھے فرمایا کہ افسے ملو اور افسے فرمایا کہ ہمیں اپنے شاگردوں کی فہرت لکھنے کا خیال  
 نہیں ہوا نہ اونکے نام یاد ہیں نہ درس تدریس کا ہنر ذکر کیا اسوجہ سے یہ لڑکے خیال کرتے ہیں  
 کہ شاید ہمیں پڑھنے پڑھانے کی نوبت نہیں آئی اور بزرگ نے کہا کہ ایک میں ہی شاگرد بیٹھا ہوا ہوں  
 اور بہت سے اشخاص و ہنوں نے شمار کیے کہ فلاں فلاں آپ کے شاگرد تھے جنہوں نے میرے  
 سامنے پڑھا ہے عجیب تفاق ہے کہ حسین مانہ میں میں نے یہ تقریر اپنے اُستاد مدظلہ سے سنی  
 نام اون بزرگ کا دریافت کیا تو ارشاد فرمایا کہ مجھے خیال نہیں رہا کہ اسی عرصہ میں میں حاضر خدمت تھا  
 ایک بزرگ تشریف لائے اور حضرت استاد مدظلہ سے فرمایا کہ مولانا آپ نے مجھے پہچانیں ریاست  
 مہون (مولانا ریاست علی صاحب شاہ جہانپوری) اسکے بعد حضرت استاد مدظلہ سے جو قصہ میں نے  
 سنا تھا اوسکو اونہوں نے یاد دلایا حضرت استاد مدظلہ نے مجھے مخاطب ہو کر ارشاد فرمایا کہ وہ بزرگ  
 جب کا نام میں بھول گیا تھا اور قصہ بیان کیا تھا آپ ہی ہیں مگر نام کی جستجو تھی خدا نے آپ کو بھیج دیا ہے  
 میں نے خود اس قصہ کو جناب مولوی ریاست علی صاحب بابت تحصیل سنا اور مختلف اخلاق حمیدہ حضرت  
 مولانا رحمۃ اللہ علیہ کے بھی مولوی صاحب مذکور نے ذکر کیے منجملہ اونکے کہا کہ ہمارے اُستاد حضرت  
 مولانا عبد الوہاب رحمۃ اللہ علیہ میں ایک تخصیصی بات ہننے پائی جو کسی دوسرے استاد میں نہیں  
 دیکھی کہ جو بچے فقیر کے آپ میں علم کی بالکل رعوت نہ تھی یہ کہیں بات کی بیچ کی انصاف سے  
 ہمیشہ گفتگو فرماتے تھے اگر کبھی شاگرد کی بات قابل التفات ہوئی تو بلا لحاظ مان لیتے تھے اگر کسی غلط  
 بات پر لگیا اور وقت درس کے حل نہ ہوا تو دوسرے وقت سمجھا دیتے تھے اگر وقتی طور پر شاگرد کی



و جمعی ہو گئی مگر حقیقت وہ مطلب صحیح نہ تھا تو دوسرے وقت صاف فرما دیا کرتے تھے کہ فلان  
 وقت فلان مطلب جو ہم نے بیان کیا ہے وہ محدوش ہے اور صحیح یہ ہے اسی طرح مطلب کتاب  
 میں اگر کوئی دشواری پیش ہوتی اور اس وقت طبیعت حاضر ہوتی تو صاف فرما دیتے کہ ہم دوسرے  
 اسکو سمجھا دینگے آپ کی تصانیف میں سے رسالہ حوال حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ مسمیٰ توشہ  
 نجات و رسالہ رد و باہمیہ سمیٰ یہ ہدیۃ المؤمنین و اضاحۃ الضالین و عرض حواشی توضیح تلویح  
 اور مشنوی مولانا روم پر ہیں آپ نے صغر سنی میں حضرت مولانا شاہ محمد عبدالولی قدس سرہ العزیز  
 سے بیعت کی اور بعد بلوغ اپنے والد بزرگوار قدس سرہ العزیز سے تجدید کی اور ان کے  
 ظیفہ و سجادہ نشین ہوئے اور کل سلاسل مثل سلسلہ قادریہ چشتیہ صابریہ نظامیہ سہروردیہ فاضل  
 اور دیگر اشغال اذکار و امور خاندانی کی اجازت حاصل کی۔ اور سدا حدیث بھی اپنے والد  
 بزرگوار و دیگر علمائے حرمین سے لی اور آپ سے حدیث و سلاسل محدث مدینہ حضرت سید  
 علی ظاہر صاحب قدس سرہ العزیز و دیگر علماء نے حاصل کی عقد آپ کا دختر عمدۃ العہد  
 مولوی ظہور علی بن ملک العلماء صاحب سے ہوا ایک دختر زوجہ جناب مولوی عبدالباقی صاحب  
 اور دو صاحبزادے جناب مولانا عبدالرؤف صاحب و جناب مولانا عبدالباری صاحب آپ کے  
 بعد وفات باقی رہے بعد اٹھارہ دن سال گیارہ یوم ۲۰ محرم الحرام ۱۳۲۲ھ روز چہار شنبہ کو  
 وفات فرمائی فرما آپ کا جانب مشرق پہلے میں والدہ حضرت لالا احمد عبدالحق قدس سرہ العزیز  
 کے موافق آپ کی وصیت کے کیا گیا۔ جو زیارت گاہ غلات ہے لوگ مستفیض ہوتے ہیں۔

مولانا محمد عبدالرؤف آپ ۱۳۲۲ھ میں پیدا ہوئے اور تحصیل علم جناب مولوی افہام اللہ  
 صاحب و جناب مولوی فضل اللہ صاحب و جناب مولوی عبدالباقی صاحب و دیگر علماء سے  
 کی اور اخذ بیعت اپنے جد بزرگوار حضرت مولانا محمد عبدالرزاق قدس سرہ العزیز سے  
 کی اور تمام سلاسل اذکار و اشغال و دیگر امور خاندانی کی اجازت حاصل ہوئی اور تجدید ان  
 سب امور کی اپنے والد بزرگوار قدس سرہ العزیز سے کی اور بعد وفات اپنے والد بزرگوار کے



جانشین و خلیفہ ہوئے پہلی مرتبہ اپنے اپنے والد قدس سرہ العزیز کے ہمراہ شہید ہوئے مگر حج  
 کیا اور سنا حدیث علماء حرمین شریفین سے حاصل کی دوبارہ بعد وفات اپنے والد قدس سرہ العزیز  
 کے ساتھ میں سفر عراق و حجاز کیا اور مشائخ کبار سے تحصیل سند حدیث کی اور سلسلہ تافاعلہ  
 اپنے اساتذہ سے سُننے حج کے دن سے علیل ہوئے اور حالت عمالات میں وطن واپس تشریف  
 لائے ایک مدت تک بانسہ شریفین میں قیام کیا اور وہیں ۹ ذیقعدہ یوم شنبہ ۱۲۲۳ھ میں  
 بعمر ۳۹ سال ۸ دن وفات فرمائی جس دن کہ آپ نے وفات فرمائی ہے اس شب کو جب قہر اعزا کہ  
 وہاں موجود تھے انہیں سے جو لوگ کہ مریدانین ہوئے تھے انکو داخل سلسلہ کیا چنانچہ مولوی  
 محمد بک تاش صاحب فرزند جناب مولوی احمد اللہ صاحب اہل سلسلہ ہوئے اور حضرت میان  
 سعید الحسن صاحب فرزند حضرت میان احمد حسین صاحب قدس سرہ العزیز صاحبزادہ بانسہ شریفین  
 کو اجازت دی اور مولوی محمد عظیم صاحب فرزند جناب مولوی محمد ابراہیم صاحب کو سلسلہ چشتیہ کی اجازت  
 مرحمت فرمائی اور فرمایا کہ وہ اس وقت چونکہ موجود نہیں ہیں اسلئے مراد میں انکو سلسلہ علیہ قادیسیہ  
 کی اجازت نہیں دیتا ہوں صبح کو بعد نماز فجر کے اپنے بھائی حضرت مولانا محمد عبدالباری صاحب مدظلہ  
 سے فرمایا کہ مجھے صاف سنئے کپڑے پہنا دو جو میں نے بنوار کھے ہیں اور مجھے تم خود گود میں لیکر بیٹھو اور  
 جناب مفتی محمد یوسف صاحب سے تاکید کی کہ سوار یوں کو جلد روانہ کر دیجئے تاکہ بھڑاپ لوگوں کو کوئی  
 وقت نہ واسکے بعد اپنے بھائی کی گود میں نہایت دردی آواز سے فرمایا کہ اللہ رحمہ کر جناب استاد  
 مولانا محمد عبدالباری صاحب مدظلہ نے مسین پڑھنا شروع کیا اثنائے قرات میں دیکھا کہ کوئی  
 آواز نہیں ہے تو حضرت استاد مدظلہ نے باواز بلند بطور تلقین کے اللہ اللہ کہا آنکھ کھول دی  
 اور فرمایا کہ کیوں گھبرائے جاتے ہو پھر خود بھی اللہ اللہ فرمایا اسکے بعد انتقال فرمایا اور اسی دن  
 ۸ بجے سے قبل بانسہ شریفین سے لاش روانہ ہو گئی اور بعد عصر کے باغ میں حضرت مولانا احمد اوار  
 قدس سرہ العزیز کے جم غفیر کے ساتھ نماز ہوئی اور پائین جناب مولانا ابوالکرم رحمۃ اللہ علیہ کے  
 حسب وصیت اپنے دفن ہوئے۔ آپ کی تصانیف میں سے شرح اہمائے حسنی اردو ناما تمام ہے



آپ کا عقد و ختم مولوی شرافت اللہ صاحب سے ہوا ایک دختر اور ایک صاحبزادے مولوی حافظ محمد قطب الدین عبدالوہابی موجود ہیں آپ ۱۹- رجب ۱۳۳۵ھ میں پیدا ہوئے قرآن شریف آپ ۱۳۳۵ھ میں حفظ کیا اب مدرسہ عالیہ نظامیہ میں تعلیم پارسے ہیں خداوند کریم عمر و علم میں ترقی عطا فرماوے اور اپنے سلف صالح کا خلف ارشد کرے آمین یا رب العالمین۔

مولانا محمد عبدالباری آپ ۱۳۳۵ھ میں پیدا ہوئے قرآن شریف آپ نے جناب نواب عبدالوہاب صاحب حنفیہ نواب ظہیر الدولہ وزیر سلطنت اودہ سے حفظ کیا اور جناب مولانا عبد الباقی صاحب سے کتب بتائیمہ اور اکثر کتب منقولہ اور بعض کتب معقولہ اور باقی کتب معقولہ اور بعض کتب منقولہ جناب مولانا عین القضاۃ صاحب سے تحصیل کیں اور سند احادیث اپنے دادا صاحب قدس سرہ العزیز اور اپنے والد حضرت مولانا محمد عبدالوہاب قدس سرہ العزیز اور برادر معظم رحمۃ اللہ علیہ اور سید علی ظاہر صاحب محدث مدینہ قدس اللہ سرہ العزیز اور حضرت پیر عبد الرحمن صاحب عم فیضہ نقیب الاشراف بغداد شریف و دیگر علمائے عرب و عراق و ہند سے حاصل کی اور حدیث اصول حدیث جناب مولانا عین القضاۃ صاحب اور جناب مولانا عبد الباقی صاحب و حضرت سید علی ظاہر صاحب محدث مدینہ قدس اللہ سرہ العزیز سے پڑھا اور اب بھی انہیں اساتذہ سے حاصل کیا تصوف اپنے والد بزرگوار اور مولانا عبد الغفار رحمۃ اللہ علیہ حنفیہ مولانا باجر العلوم سے تحصیل کیا اور شاہیر روزگار سے ہوئے کثرت درساں حد تک پہنچ گئی کہ بعض زمانہ میں مطولات کے ہر روز شمارہ اٹھارہ سبق پڑھائی گئی اور تصانیف اس کثرت سے ہوئے کہ باوجود ہفتہ النفس و تلیث عمل کر دینے کے انہی سے زائد تعداد مستقل تصانیف کی پہنچ گئی جس میں سے حسب ذیل ہیں۔

### فہرست تصانیف

علم صرف (۱۰)

تحفۃ الإخوان - ہدیۃ الخلائ - المنتخب - سلسلۃ الہدای - تسہیل الصرف - جامع القواعد -  
انوار الشرف - مقدّمہ الصرف - شرح ہدایۃ الصرف - شرح فضول اکبری -



## علم نحو (٢٧)

نور الصباح - هدية الطلاب - شرح هداية النحو - حاشية الفيه -

## حكمة (٢٨)

تحفة الاحباب - عين الصواب - حاشية النافعة على طرفة الزاوية -

## منطق (٢٩)

اعتصام الالهامان - شرفان الانبياء عوجي - تقريب الالهامان -

## فقه (٣٠)

العمل المغفور - رحمة الغفور عير الزاد - الفيض الرحمانى - قرعة العنين - حياث اولى الالباب -  
الخطر - رساله في تحقيق الجزية - احقاق السماع - احسن القربات - رجم الشيطان - غاية المأمول  
القول المؤيد - كشف الحال - طعن السنان - التعليق المختار - رساله في مسائل الطهارة -  
ذوب الطاعنين - خير الله تعالى - المحرر المصون - رحمة الامه - صرع الجان - فتاوى قيام الملة والدين -  
تعليل الازهار - البيان المسلم في ترجمة الكلام المبرم في نقض القول الحكم - عمل الما جوريه ترجمه الكلام المبرور  
في رد القول المنصور - الرجح المنصور بترجمة السعي المشكور في رد المذهب الما ثور -

## فرائض (٣١)

كتاب فرائض - حاشية السراجيه - الاظهار في توريث الاحمار والاصهار -

## كلام (٣٢)

غاية الكلام - زبدة الفوائد - كتاب العقائد -

## اصول فقه (٣٣)

لمن الملكوت شرح مسلم الثبوت - نهاية الانكشاف في دراية الاختلاف -

## حديث (٣٤)

الدرة الباهرة في الاحاديث المتواتره - شفاء الصدور - راحت الفوائد - الارشاد في الاسناد -



الباقیات الصالحات۔ الیماکل المنویۃ علی الشامل النبویہ۔

### تفسیر (۱)

فیض القادر فی تفسیر آیۃ الغافر۔

### سیر (۱۳)

تنویر الصغیفہ۔ شہادت الحسین۔ تنشیط المحبین۔ رسالہ فی الوفات۔ رسالہ فی المعراج۔  
مختصر التاریخ۔ اصول التاریخ۔ تحفۃ الاخلا۔ جلاء الابصار۔ المدیہ المنیفہ۔ الرحلۃ العراقیہ  
الرحلۃ الحجازیہ۔ حسرة المسترشد لوصال المرشد۔

### تصوف و سلوک (۵)

افضل الشامل۔ سبیل الرشاد۔ رسالۃ النصیحۃ۔ رسالۃ التوبۃ۔ نظم الفرائد۔

علاوہ ان تصانیف کے بعض حواشی مختلف کتب درسیہ وغیرہ پر ہیں جنہیں سے حاشیہ شریعہ مسلم قاضی  
حاشیہ میرزا ہد رسالہ۔ حاشیہ علی حاشیہ غلام محبی۔ حاشیہ شرح ہدایۃ الحکیمہ لصدر الدین شیرازی  
حاشیہ الشمس البازغہ۔ حاشیہ نور الانوار۔ حاشیہ اصول النیرودی۔ حاشیہ شرح مشکوٰۃ۔  
للملا علی قاری۔ حاشیہ مختصر معانی النین سے بعض ابھی ناتمام ہیں۔

آپ نے اپنے دادا صاحب قدس سرہ العزیز سے صغر سنی میں بیعت کی اور بعد بلوغ اپنے  
والد بزرگوار قدس سرہ العزیز سے تجدید بیعت کی نوبت آئی اور ان دونوں حضرات نے جملہ سلاسل  
اور اذکار و اشغال و دیگر امور ظہانی کی اجازت مرحمت فرمائی اور حضرت پیر مصطفیٰ صاحب  
بغدادی کلید بردار عم فیضہ نے حب ایاہ حضرت پیر و سنگیہ غوث الثقلین غوث الاعظم رضی اللہ عنہ  
ناکید اخذ بیعت کی مع اجازت اپنے سلاسل کے کی اسی طرح حضرت پیر عبد الرحمن صاحب نقیب  
الاشرف بغدادی شریف عم فیضہ نے بھی اپنے سلاسل فاندانی کی اجازت مرحمت فرمائی آپ کا  
عقد اول دختر منشی بہاء الدین صاحب کاکوروی سے ہوا اور ان سے ایک فرزند محمد حافظ الدین  
عبد الکافی تولد ہوئے اور دونوں مان بیٹے نے انتقال کیا دوسرا عقد آپ کا دختر شیخ محفوظ حسین سے

۱۰  
بیت تصنیف اس کتاب سے  
اور میں تصانیف وغیرہ  
مولانا مودع نے خاندان  
فرمانے میں لکھے ہیں  
عقار اسلام میں تصنیف  
اور ان کے اولیٰ و اولیٰ  
فرمانے میں اور شیخ  
العبان والکافی اور  
رسالہ توقف فی السلام  
اور رسائل سائنس و  
علوم جہان اور تصانیف  
جلدوں میں تمام ہوئے  
اس میں علوم علیہ کو  
اسلامی عقائد کے ساتھ  
اور اخلاقیات مان فرمایا  
ہے کہ ایک اور دور وقت  
سائنس کے عقائد  
کی حفاظت رہے کہ میں  
سے ایک جلد ایسا جمع  
ہو سکے ۱۲



نقوی لکھنوی سے ہوا اولیٰ سے ایک صاحبزادی تولد ہوئیں خداوند کریم عمر میں برکت دے اور اولاد  
ذکور عطا فرمائے۔ میں انشاء اللہ تعالیٰ حضرت استاد ہی مولانا مدظلہ کے احوال میں ایک مستقل  
رسالہ تحریر کرونگا اللہ تعالیٰ توفیق اتمام کی عطا فرمائے۔

ملا عبد الحلیم بن ملا امین الشہ بن ملا اکبر بن ملا ابی الرحم بن ملا یعقوب بن ملا عبد العزیز بن ملا سعید  
آپ ۲۱۔ شعبان المعظم ۱۳۳۵ ہجری میں پیدا ہوئے اور کتب درسیہ اپنے والد اور مفتی محمد ظہور اللہ  
اور مفتی محمد صفراور مفتی محمد یوسف اور مولانا نعمت اللہ سے تحصیل کیں اور حدیث مرزا حسن علی محدث  
اور مولوی حسین احمد محدث اور دیگر شیوخ مکہ و مدینہ سے حاصل کی ایک مدت تک درس تدریس  
میں مشغول رہے کچھ دنوں باندھے ہوئے رہے پھر ریاست حیدرآباد دکن میں جا کر  
عدالت قضا میں حاکم ہوئے آپ کثیر القضاہ تھے جو حسب ذیل ہیں۔

رسالہ فی الاشارة فی الشہد و حل المعاد فی شرح العقائد و نظم الدرر فی سلک شوق و التخلیج فی شرح  
و نور الایمان فی آثار حبیب الرحمن و برکات الحرمین و الاملاء فی تحقیق الاموال و النفاذ و المصالح فی صلوٰۃ  
الترابیع و غایۃ الکلام فی مسائل الحلال و الحرام و خیر الکلام فی مسائل الصیام و القول الحسن فیما يتعلق  
بالنوافل و الحسن و عمدۃ التحریر فی مسائل اللون و اللباس و الحریر و السقایۃ لعطشان الہدیۃ و قمر الاقمار  
حاشیہ نور الانوار و التعلیق الفاضل حاشیہ الطہر المتحلل و رسالہ فی احوال سفر الحرمین و التحقیقات الموضیعیہ  
حل حاشیہ الزاہد علی الرسالۃ القطبیۃ و القول الاسلامی حل شرح السلم و الاقوال الاربعہ و کشف المکتوم فی  
حاشیہ بحر العلوم و القول المحیط فیما يتعلق بالمجمل المولف و البسیط طبع معین الغائصین فی رد المناطین  
والاقتضاعات لمبحث المختلطات و کشف الاستنباه فی حل شرح السلم لمولوی حمد اللہ و البیان لمحب  
شرح ضابطۃ التہذیب و کشف الظلمۃ فی بیان اقسام الحکمۃ و العرفان حاشیہ بدیع المیزان۔  
و حواشی الحاشیۃ القدیمیہ و حل النفسی مقصّل احوال آپ کے حصہ العالم کو فائدہ مرجع العالم میں حضرت  
مولانا عبدالحی قدس اللہ سرہ العزیز نے تحریر فرمائے ہیں آپ کا عقد دختر مولوی ظہور علی بن  
ملاحیدر سے ہوا ایک صاحبزادے مولانا عبدالحی صاحب کو چور کر مٹا ہجری میں وفات فرمائی



اور پائین فرار حضرت شاہ یوسف قادری قدس سرہ العزیز ریاست حیدرآباد دکن میں فوت ہوئے  
مولانا عبدالحی بن ملا عبدالحلیم آپ ۶۵۰ھ ہجری میں پیدا ہوئے انہوں نے عالم اور اجلہ شاہین علم  
میں ہوئے جنکا ذکر مشارق و مغارب میں پھیلا ہوا ہے آپ اپنے والد بزرگوار اور مولانا نعمت اللہ  
سے کتب و رسمہ تمام کیے اور شاخ حرمین شریفین سے سند احادیث حاصل کی آپ صاحب تصانیف  
کثیرہ مفیدہ اور حواشی عمدہ ہوئے عرب اور عجم نے آپ کی ذات سے فیض پایا اور خلق کثیر آپ کے  
تلمذ سے شرف اندوز ہوئے تصانیف آپ کے حسب ذیل ہیں۔

### علم صرف (۵)

چارگل۔ امتحان الطلبة۔ تبتیان شرح میزان۔ تکریم میزان۔ شرح میزان۔

نحو (۲)

از آتہ الحمد۔ خیر الکلام۔

### مناظرہ (۱)

الہدیۃ المختاریہ۔

### منطق و حکمت (۱۴)

ہدایۃ الوری حاشیہ قدیمہ علی حاشیۃ المحقق غلام محیی البہاری۔ مصباح الدجی حاشیہ جدیدہ  
علی حاشیۃ المحقق غلام محیی البہاری۔ نور الہدی حاشیہ اجد علی حاشیۃ المحقق غلام محیی البہاری  
علم الہدی حاشیہ اجد علی حاشیۃ المحقق غلام محیی البہاری۔ تعلیق العجیب لعل حاشیۃ الجلال  
المنطق التہذیب۔ حل المغلق فی بحث مہول المطلق۔ مبشر العسیر۔ الافادۃ الخفیۃ۔ مفید النفع  
التعلیق النفیس۔ تکریم حل النفیس۔ المعارف بانی حواشی شرح المواقف۔ تعلیق الحامل علی تعلیق  
سید الزہد المتعلق بشرح الیاس کل۔ دفع الکلال۔ حاشیہ بدیع المیزان۔ الکلام الوہبی۔ الکلام المبین۔

### تاریخ (۱۵)

حسرة الکلام۔ الفوائد البہیہ۔ التعلقات السنیہ۔ ابرار الغنی۔ تذکرۃ الراشد۔ النافع الکبیر۔



مقدمۃ التعلیق المجید - مقدمۃ عمدۃ الرعایہ - مقدمۃ السعایہ مقدمۃ المدایہ - مذیلہ الدرر الیہ -  
 طرب الاماثل - فرحۃ المدرسین - خیر العمل - النصیب الاوفی تراجم علماء الائمۃ الثالثۃ عشر -  
 رسالہ فی ذکر تراجم السابقین من علماء الہند -

### فقہ - حدیث سیر (۵۵)

حسین الولاہ - عمدۃ الرعایہ - السعایہ - الفلک المشعون - القول الجازم - الفلک لدوار للانفصال  
 تحفۃ النبلاء - الکلام الجلیل - ترویج الجنان - زجر ارباب الریان - روض الاخوان - وافع الوسوس  
 زجر الناس - الآیات البینات - الانصاف فی حکم الاعشاک - نفع المفتی والسائل  
 تحفۃ الطلبة - اقامۃ الحج - افادۃ الخیر - التحقیق العجیب - رفع الست - سباحۃ الفکر - خیر الخیر  
 امام الکلام - غیث الغمام - آثار المرفوعہ - نزہۃ الفکر - النجوم - زجر الشیطان والشیعہ - عمدۃ النصائح  
 اللطائف المستحسنۃ - المسبب - القول المنشور - القول المنشور - اکام النفاس - الریح  
 والتکلیل - ظفر الامانی - الکلام المبرم - الکلام المبرور - السعی المشکور - قوت المفتین -  
 القول لاشراف - تحفۃ الاخیار - نخۃ الانظار - التعلیق المجید - بصرۃ البصائر - تحفۃ الثقات -  
 جمع الغرر - احکام القطرہ - غایۃ المقال - ظفر الانفال - تدویر الفلک - درک المآرب فی  
 شان ابی طالب - تحفۃ الامجاد بذكر خیر الاعداد - آپکے مفصل احوال حسرۃ الفحول لوفاۃ نائب الرسول  
 میں جناب مولانا عبد الباقی صاحب مدظلہ نے تحریر فرمائے ہیں آپ کا عقیدہ و خرمولوی ممدی  
 بن ملا مفتی محمد یوسف رحمۃ اللہ علیہا سے ہوا ایک و خرمولوی مفتی محمد یوسف بن مولوی محمد قاسم  
 صاحب کو چھوڑ کر ۲۹ - بیچ الاول یوم دوشنبہ ۱۲۳۰ ہجری میں بعمر ۳۹ سال وفات فرمائی او  
 باغ میں حضرت مولانا احمد انوار الحق قدس سرہ الغریز کے مدفون ہوئے -

مولانا عبد الباقی محمد بحر العلوم بن ملا نظام الدین بن ملا قطب الدین شہید قدس سرہم آپ بھی افراد  
 روزگار اور مشاہیر کبار سے ہیں تحصیل کتب اپنے والد بزرگوار سے کی اور علوم باطنی میں بھی اپنے  
 والد بزرگوار کی صحبت سے مناسبت تامہ پیدا کی اور روحانیت حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ



اور حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کو رابطہ تھا آپ نے ملا امین الدین سید نبوری  
 سلسلہ مصافحہ کی اجازت لی اور شیخ محمد طاہر کے خلیفہ ہوئے آپ کو نوبت وطن میں قیام کی کم  
 ہوئی بلا دپورب و مدراس میں اکثر اوقات عمر بسر ہوئی اور وہیں غارت علم اور اشاعت دین  
 آپ سے جاری ہوئی آپ کے تصانیف مشہور و معروف ہیں بجز ان کے ارکان اربعہ حواشی زواید  
 ثلثہ و شرح دائر فی الاصول و شرح مسلم و شرح شمس مولانا روم و شرح فقہ اکبر و رسالہ وحدۃ الوجود  
 تکلیف حاشیہ شرح تحریر الاصول مصنفہ ملا نظام الدین و شرح ہدایہ الحکمۃ للصدر و حاشیہ شمس زمرہ مطبوعہ خلافت میں آپ  
 علماء ربانین میں سے شمار کیے جاتے ہیں طاہری اعزاز بھی بہت تھا چنانچہ نواب مدراس نے  
 ملک العلماء کا خطاب دیا تھا اور مولانا شاہ ولی اللہ قدس سرہ محدث دہلوی نے آپ کو بحر العلوم کے  
 لقب سے ملقب کیا تھا شمس الدین ۱۲۰۱ھ جب کو مدراس میں انتقال فرمایا اور مسی دالا جا ہی کے  
 جنت میں مدفون ہوئے آپ کی تین صاحبزادیاں اور تین صاحبزادے ہوئے بری صاحبزادی وجہ  
 مولوی ازہار الحق بن ملا احمد عبد الحق قدس سرہ العزیزہ جمیلی صاحبزادی زوجہ ملا عزیز اللہ بن ملا ولی  
 چوٹی صاحبزادی زوجہ ملا علاء الدین بن ملا احمد انوار الحق قدس سرہ العزیزہ مولانا ولی اللہ صاحب  
 فرنگی علی تحریر فرماتے ہیں کہ ملا علاء الدین قدس سرہ بحر العلوم کے جانشین طاہری و باطنی ہوئے یعنی  
 سلسلہ ارادت خصوصاً صافیہ آپ ہی سے جاری ہوا اور ملک العلماء کے خطاب آپ ہی ملقب  
 ہوئے اور امراء مدراس کی تعلیم آپ ہی کے متعلق ہوئی اسی وجہ سے آپ کے بعد آپ کے صاحبزادے  
 ملا جمال الدین قدس سرہ بحر العلوم کے قائم مقام ہوئے اور اس وقت تک اہل مدراس اسی طرح سے  
 عزت و احترام کرتے ہیں۔ مولانا کے بڑے صاحبزادے ملا محمد عبد الاعلیٰ نے کتب رسید اپنے والد  
 بزرگوار سے حاصل کئے آپ کے تصانیف میں سے ایک سالہ اور دو وظائف میں ہے اور محاسن  
 رزاقیہ اور رسالہ قطبیہ ہیں۔ حضرت شاہ شاہراہ شاکر اللہ خلیفہ حضرت سید اسمعیل صاحب قس من اللہ  
 سرہ العزیزہ سے بیعت اور اجازت حاصل کی اشارہ راہ میں مدراس کے ۲۸ شعبان ۱۲۸۰ھ میں  
 وفات فرمائی۔ ایک دختر زوجہ ملا قدرت علی اور دو فرزند چوڑے ایک ملا عید الواحد



جنہوں نے تحصیل علم ملازماں الحق اور ملا بکر العلوم سے کی اور ایک صاحبزادے کو چھوڑ کر ۶۹۔  
 محرم ۱۱۸۷ھ میں انتقال فرمایا۔ نام صاحب زادے کا ملا عبد الوحید محمد تھا انہوں نے کتب  
 درسیہ مولوی قدرت علی صاحب اور اپنے چچا مولوی عبد الواحد صاحب سے پڑھیں علم فرائض میں  
 خاص مہارت رکھتے تھے ۷۰۔ شعبان ۱۱۸۹ھ میں لاہلہ انتقال فرمایا۔ دوسرے صاحبزادے  
 مولوی عبد الاعلیٰ صاحب کے ملا عبد الواحد تھے انہوں نے مختصرات ملا عبد الرب صاحب سے  
 اور مطولات بکر العلوم سے پڑھیں دختر ملا علار الدین صاحب بن ملا احمد انوار الحق صاحب قدس اللہ سرہاں کا  
 عقد ہوا دو صاحبزادیاں ایک زوجہ ملا عبد الوحید اور دوسری زوجہ مفتی محمد یوسف کو چھوڑ کر انتقال فرمایا  
 ملا عبد النافع بن ملا بکر العلوم یہ دوسرے صاحبزادے ملا عبد العلی محمد کے ہیں انہوں نے  
 درسیات اپنے والد بزرگوار اور ملا ولی بن ملا غلام مصطفیٰ اور ملا یعقوب بن ملا عبد العزیز سے تمام  
 کیے ۷۱۔ شعبان ۱۱۹۲ھ میں ایک فرزند اور دو دختر ایک زوجہ مولوی سراج الحق صاحب  
 اور دوسری زوجہ مولوی عبد الحکیم صاحب کو چھوڑ کر انتقال کیا صاحبزادے کا نام ملا عبد الجامع  
 تھا آپ نے کتب رسیہ ملا عبد الرب اور ملا قدرت علی اور ملا نور الحق قدس سرہم سے تمام کیے آپ کا  
 عقد ملا یحییٰ صاحب کی صاحبزادی سے ہوا اونسے چار صاحبزادے اور ایک صاحبزادی  
 زوجہ مولوی عبد الرحمن بن ملا قدرت علی صاحب تولد ہوئے انکو چھوڑ کر ملا عبد الجامع صاحب  
 نے ۷۲۔ شوال ۱۱۹۷ھ میں حیدرآباد دکن میں بعارضہ ہیضہ انتقال فرمایا آپ کے بڑے  
 صاحبزادے ملا محمد صالح ابو الحسن کا ذکر اوپر گذر چکا ہے اونسے چھوٹے کا نام ملا محمد عبد الرحمن  
 ہے آپ نے کتب رسیہ مولوی ظہور علی بن ملا حیدر اور مولوی عبد الحکیم بن ملا امین اللہ سے پڑھیں  
 حج و زیارت بھی شرف ہوئے کوئی عقد نہیں کیا۔ ۷۳۔ ذی الحجہ ۱۱۹۸ھ کو حیدرآباد میں انتقال کیا اور  
 قرب مزار مولوی ظہور علی صاحب کے مدفون ہوئے تیسرے صاحبزادے مولوی عبد الجامع صاحب  
 کے مولوی عبد الغفار صاحب اپنے جناب مولا ناساہ مولوی محمد عبد الرزاق بن ملا جمال الدین  
 اور مولا نا محمد نعیم بن ملا عبد الرب سے تحصیل علم کی اور حضرت مولا ناساہ محمد عبد الوالی قدس سرہاں



مرید ہوئے مدت تک پیر کی خدمت میں رہے اور مثنوی مولانا روم کی قرأت آپ ہی کے متعلق تھی۔ بڑے صاحب دل اور پُر تاثیر تھے ایک دختر زوجہ حسن یا ورغان بن اکرام اللہ حنان کا گرومی اور ایک فرزند مولوی عبدالستار دونوں آپ کے روبرو ولادت ہو گئے۔ آپ کے فرزند نے کتبِ رسیہ اپنے والد اور مولوی شاہ محمد حسین جلال آبادی سے پڑھیں اور ایف۔ اے تک انگریزی حاصل کی محکمہ عالیہ آباد میں ملازم ہوئے اور وہیں آپ کا انتقال ہوا اور حضرت شاہ حب اللہ آبادی کی درگاہ میں مدفون ہوئے۔ انہیں خاص بات یہ تھی کہ باوجود انگریزی کے قتل کے بہت خوش عقیدہ تھے۔ اور مولانا شاہ محمد عبدالرزاق قدس اللہ سرہ الغریب سے بیعت بھی کی تھی اور جناب مولانا عبدالغفار صاحب نے ۲۴ شعبان ۱۳۳۷ھ میں وفات فرمائی اور حضرت ملا نظام الدین قدس اللہ سرہ الغریب کے قریب دفن ہوئے۔ چھوٹے بیٹے مولوی عبدالجبار صاحب کے مولوی ابو تراب عبد العلی تھے آپ نے ابتدائی صرف و نحو وطن میں تحصیل کی اوسکے بعد عظیم آباد گئے اور وہاں مولوی لطف علی مرزا پوری اور مولوی معین الدین صاحب سے اکثر کتبِ درسیہ پڑھے پھر کول میں آکر مولوی لطف اللہ صاحب سے درس نظامی کی تکمیل کی۔ بڑے ذکی اور ذہین طبع تھے آپ نے ۲ جمادی الثانی یومِ دو شنبہ کو عین شباب میں انتقال فرمایا۔ اور کوئی اولاد مولوی عبدالغفار بن لا نا بحر العلوم کی باقی نہ رہی مولانا بحر العلوم کے چھوٹے صاحبزادے ملا عبدالرب تھے کتبِ درسیہ اپنے اپنے والد سے پڑھیں اور آپ کا عقد شیخ عزیز اللہ سماوی کی دختر سے ہوا۔ اور ایک فرزند چھوڑ کر ۹ رمضان ۱۳۵۷ھ میں وفات فرمائی فرزند کا نام ملا عبدالحمید تھا آپ نے کتبِ درسیہ اپنے والد اور مولوی دائم اور ملا نور الحق بن حضرت مولانا انوار الحق قدس سرہم سے تحصیل کیں اور حضرت شاہ نجات اللہ صاحب کرسوی کے مرید و خلیفہ ہوئے مدت العمر اپنے درسِ تدریس میں صرف کی آپ کے تصانیف میں سے شرحِ ہدایۃ الصراف اور حاشیہ حمد اللہ اور حاشیہ وائراور حاشیہ ہدایہ ہے آپ نے دو دختر ایک وصیہ مولوی ابوالحسن بن مولوی عبدالجبار مع اور دوسری زوجہ مولوی ہمدی بن مفتی محمد یوسف اور دو صاحبزادے چھوڑ کر ۲۴ صفر ۱۳۵۷ھ میں وفات فرمائی۔







مولوی عبد الحمید صاحب ہیں آپ کے کتب رسبہ جناب مولوی محمد نعیم صاحب اور اون کے فرزند  
جناب مولوی اکرم صاحب اور جناب مولوی عبد الحمید صاحب اور جناب مولوی فضل اللہ صاحب  
سے تحصیل کیں اور اپنے والد بزرگوار کے مرید و سجادہ نشین ہوئے درس و تدریس اور ارشاد و خلافت  
میں مصروف ہیں آپ کے تصانیف میں سے ضمیمہ الضرف اور کلام قدسی تفسیر آیۃ الکرسی اور حاشیہ  
قدوری اور حاشیہ جلد ثالث شرح وقایہ اور رسالہ باب طاعون میں اور رسالہ رونق النعیم وغیرہ ہیں  
آپ کا عقد و ختم مولانا محمد نعیم قدس سر العزیز سے ہوا و صاحبزادے موجود ہیں خدا عمر و علم میں برکت فرما  
مولوی عبداالحق صاحب بن مولوی نظام الحق بن مولوی سراج الحق نے ملا فضل اللہ بن ملا  
نعمت اللہ اور ملا عبدالحی بن ملا عبدالحلیم سے کتب و رسبہ تحصیل کیں اور عین حالت شباب میں  
۷۸۔ صفر ۱۲۹۲ھ میں ایک فرزند مولوی نصیر الحق صاحب کو جو بڑا کروفت فرمائی۔ حال انکا  
انشاء اللہ باب لون میں آویگا۔

مولوی عظمت اللہ صاحب بن مولوی احمد اللہ صاحب بن ملا نعمت اللہ صاحب نے  
کتب ابتدائی صرف و نحو مولوی عبد الحمید صاحب سے پڑھے اور باقی کتب رسبہ مولوی افہام اللہ بن مولوی  
افہام اللہ اور مولوی عبدالباقی صاحب بن مولانا علی محمد صاحب اور مولوی عین القضاۃ صاحب  
اور مولوی فاروق صاحب چریاکوٹی سے تحصیل کیں درس و تدریس میں مشغول ہیں سررشتہ تعلیم  
میں سرکار انگریزی کے ملازمت میں داخل ہیں آپ کا عقد مولوی عبد الاحد صاحب بن مولوی  
عبد الرحیم صاحب کی دختر سے ہوا و زوہ ایک دختر اور ایک فرزند عزت اللہ جو بڑا کروفت فرمایا  
میں فوت ہو گئیں۔ آپ کے تصانیف میں سے حاشیہ نفوۃ الہین مطبوع ہو چکا ہے۔

### حرف الغین

ملا غلام مصطفیٰ بن ملا اسعد بن ملا قطب الدین شہید آپ سہالی میں اپنے دادا صاحب کی  
حیات میں تولد ہوئے اور اپنے والد بزرگوار کے ہمراہ فرنگی محل میں تشریف لاکر ملا نظام الدین قدس  
سے کتب رسبہ تمام کیے اور سرکار دہلی سے قاضی او وہ مقرر ہوئے مگر قاضی ماسبق سے سازش کے

ملک و انصاف خیر و نیک نے انتقال کیا ہے

ان کا نقل در رسد سالہ طالع سنۃ الف و سبعمائے ثانی



انکو شہید کر دالا۔ آپ کے ایک صاحبزادے مولوی محمد علی صاحب تھے فاضل مسند صاحب  
 ذہن ثاقب تھے اپنے والد بزرگوار کے ہمراہ شہید ہوئے دو فرزند ایک ملا صاحب تصانیف کثیرہ جنگل  
 ذکر اور پرہیزگار تھے اور دوسرے صاحبزادے ملا ولی صاحب حواشی مشہورہ جنگا ذکر انشا اللہ آگے  
 آوے گا چھوڑے۔

مولوی غلام دوست محمد بن ملا حسن بن ملا غلام مصطفیٰ آپ نے تحصیل علم اور حفظ قرآن کریم کے بعد  
 بقصد زیارت حرمین وطن سے روانہ ہو کر چند سمورت میں وفات کی۔ تین فرزند مولوی غلام یحییٰ اور  
 مولوی غلام ذکر یا اور مولوی غلام محمد تھے جنکے اذکار آگے آتے ہیں۔

مولوی غلام یحییٰ نے مفتی ظہور اللہ صاحب سے تحصیل علم کی اور بعدہ صدر الصدور بنارس  
 میں مقرر ہوئے آپ نے چار فرزند چھوڑے مولوی حبیب اللہ صاحب اور مولوی خلیل اللہ صاحب  
 ذکر گذر چکا ہے اور مولوی نظام الدین صاحب اور مولوی قطب الدین صاحب ذکر انشا اللہ آگے آوے گا  
 آپ کے دو فرزند دوسری زوجہ کے بطن سے تھے ایک مولوی محمد رضا جنہوں نے تحصیل اپنے  
 والد بزرگوار سے کی اور مناصب جلیلہ سرکار انگریزی و ریاست بھوپال میں حاصل کیے اور اولاد  
 چھوڑ کر وفات فرمائی اور دوسرے صاحبزادے مولوی الہی بخش صاحب نے بھی تحصیل علم کی  
 اور سررشتہ تعلیم میں عمدہ جلیلہ پر مقرر ہوئے کانپور میں اولاد چھوڑ کر وفات فرمائی۔

مولوی غلام ذکر یا بن مولوی غلام دوست محمد نے تحصیل کتب سے فراغت حاصل کی اور منصفی  
 بنارس پر مقرر ہوئے تین فرزند چھوڑ کر وفات فرمائی بڑے صاحبزادے مولوی غلام نبی صاحب  
 تھے انکے ایک دختر زوجہ شیخ نواب علی سہوی اور دو فرزند مولوی عبد الغنی صاحب اور مولوی  
 عبد الغفور صاحب موجود ہیں دوسرے صاحبزادے مولوی غلام ذکر یا صاحب کے مولوی  
 غلام رسول صاحب تھے بنارس میں اللہ تعالیٰ میں لا ولد فوت ہوئے۔ تیسرے فرزند مولوی  
 غلام ذکر یا صاحب کے مولوی غلام مرتضیٰ صاحب تھے آپ کتب بدائی مولوی عبد الحلیم بن  
 ملا امین اللہ و دیگر حضرت سے بڑھ کر فکر معاش میں پڑ گئے ایک عقد دختر مولانا شاہ عبد الوالی قدس سرہ پڑھ



ہوا وہ ایک دختر زوجہ مولوی رحیم اللہ صاحب و تین فرزند کو چھوڑ کر وفات کر گئیں۔ بڑے صاحبزادے  
 مولوی غلام محی الدین صاحب ہیں آپ نے تحصیل ابتدائی عربی کی کر کے امتحان وکالت کا  
 دیا اور سند آباد و حیدر آباد کی حاصل کی حیدر آباد میں وکالت کرتے ہیں آپ اس عمر میں کہ چار  
 برس سے متجاوز ہو گئے ہیں قرآن مجید حفظ کر لیا ہے اور اخذ بیعت حضرت مولانا شاہ محمد علی رازا  
 قدس اللہ سرہ العزیز سے کی آپ کا عقد دختر مولوی غلام مجتبیٰ صاحب سے ہوا ایک صاحبزادی زوجہ  
 غلام اللہ صاحب موجود ہیں دوسرے فرزند مولوی غلام قرضی صاحب کے مولوی غیاث الدین صاحب  
 ہیں آپ نے بھی ابتدائی تعلیم عربی کی حاصل کر کے حیدر آباد میں وکالت کا امتحان دیا وہیں وکالت کرتے  
 ہیں آپ نے بھی اخذ بیعت حضرت مولانا شاہ محمد عبدالرزاق قدس سرہ سے کی آپ کے دو فرزند معین الدین  
 و فرید الدین موجود ہیں خدا علم و عمر میں برکت عطا فرماے۔ تیسرے فرزند مولوی غلام قرضی صاحب  
 مولوی غلام جیلانی صاحب ہیں آپ نے ابتدائی کتب پڑھ کر انگریزی میں الف۔ اے۔ تک پڑھا  
 اور وکالت کا امتحان حیدر آباد میں دیکر وہیں وکالت شروع کی آپ نے بھی حضرت مولانا شاہ محمد  
 عبدالرزاق قدس اللہ سرہ العزیز سے بیعت کی۔

مولوی غلام محمد بن ملا غلام دوست محمد آپ نے کتب سہ تمام کیے عالم فاضل ہوئے آپ کے تین  
 فرزند تھے سب کی اولاد میں موجود ہیں بڑے فرزند مولوی غلام علی نے ناگ پور میں ۲۰ صفر ۱۲۹۵ھ  
 میں ایک دختر زوجہ مولوی غلام ستار صاحب اور ایک پسر مولوی غلام حسن صاحب کو  
 چھوڑ کر وفات فرمائی آپ کے فرزند نے قیام وطن ترک کر دیا سنبھلے صاحبزادے مولوی غلام محمد صاحب  
 کے مولوی غلام قادر صاحب نے شہر باندہ میں ۱۲۹۵ھ میں ایک فرزند مولوی غلام ستار  
 صاحب کو چھوڑ کر وفات فرمائی مولوی غلام ستار صاحب و راونکی دختر زوجہ مولوی حفیظ اللہ صاحب  
 حیات ہیں۔ چھوٹے صاحبزادے مولوی غلام محمد صاحب کے مولوی غلام مجتبیٰ صاحب تھے  
 انہوں نے ایک دختر زوجہ مولوی غلام محی الدین صاحب اور ایک فرزند مولوی احسن اللہ  
 صاحب کو چھوڑ کر وفات فرمائی۔



## حرف الفاء

مولوی ابو الفضل بن ملا محمد یعقوب بن ملا عبد الغزیز آپ نے کتب رسیا اپنے برادر معظم ملا عبد القدوس صاحب سے پڑھے اور اپنے پدر بزرگوار کے انتقال کے بعد لا ولد انتقال فرمایا۔

ملا فضل الشہر بن ملا نعمت شاہ آپ نے بعد حفظ قرآن مجید کتب رسیا اپنے والد اور مولوی عبد الحلیم بن ملا مولوی امین الشہر اور جناب مولانا شاہ محمد عبد الرزاق بن ملا جمال الدین احمد اور مولوی عبد الوحید بن ملا مولوی عبد الواحد سے پڑھیں۔ فن معقولات میں اپنے زمانہ میں یکتا سمجھے جاتے تھے خصوصاً دوسرے زوہد ثلثہ آپ کا حصہ تھا مدت تک کیتنگ کالج میں افسر مدرس عربی کے رہت آپ کے تلامذہ بہت کثرت ہوا سے تھے آپ نے اخذ بیعت جناب مولانا شاہ محمد عبد الرزاق قدس سرہ سے کی آپ کے خصائص میں سے مولوی یہ ہے باوجود معقولات میں ماہر ہونیکے بڑے خوش عقیدہ اور مودیا و رستگار شخص تھے سلف سلف میں حج و زیارت سے مشرف ہوئے آپ کے تصانیف مختلف اوقات میں ضائع ہوئے ایک غاشیہ میرزا پد رسالہ کا دستیاب ہوا جو مطبع یونی میں طبع ہو گیا ہے۔ عقد آپ کا دختر مولوی رحمت اللہ صاحب سے ہوا دو صاحبزادیاں ایک زوجہ مولوی مصصام الحق جو لا ولد فوت ہو گئیں دوسری زوجہ مولوی عبد الاحد تھیں ان کے بطن سے دو دختر ایک زوجہ مولوی عظمت اللہ صاحب اور دوسری زوجہ مولوی عبد السلام محمد بقا صاحب ہوئیں۔ ۱۱۔ ربیع الثانی ۱۳۳۷ھ کو آپ نے انتقال فرمایا۔

## حرف القاف

مولوی قطب الدین بن مولوی غلام یحییٰ آپ نے مفتی محمد یوسف صاحب اور مولوی عبد الحکیم صاحب سے تحصیل کتب عربی کی اور حضرت مولانا شاہ عبد الوالی قدس سرہ الغزیز کے مرید ہوئے۔ ایک تئیس درجہ میں تدریس مقام بنارس میں کرتے رہے آخر عمر میں حیدرآباد میں قیام کیا اور وہیں انتقال فرمایا۔ آپ کے تصانیف میں سے شرح معارج العلوم اور شرح غایۃ العلوم اور تفسیر سورہ یوسف اور مختلف حواشی ہیں دو عقد آپ کے ہوئے پہلے عقد سے تین صاحبزادے پیدا ہوئے اور دوسرے عقد سے چار فرزند ہوئے بڑے بیٹے راجہ اولیٰ سے مولوی محمد انصاف صاحب ہیں آپ نے



کتب درسیہ اپنے والد سے تحصیل کیں اور حیدر آباد میں وکالت کا امتحان دیا وہیں وکالت کرتے ہیں  
آپ کا عقد و ختم مولوی رعایت اللہ صاحب سے ہوا ایک صاحبزادی زوجہ مولوی غیاث الدین صاحب  
وہ نے تولد ہوئیں۔ دوسرے صاحبزادے مولوی قطب الدین صاحب کے زوجہ اولی سے مولوی  
محمد الیاس صاحب ہیں آپ نے بھی اپنے والد سے کتب درسیہ پڑھیں اور حیدر آباد میں وکالت  
کرتے ہیں آپ کا عقد و ختم مولوی نظام الدین بن مولوی غلام محی سے ہوا وہ نے ایک دختر زوجہ ہیں۔  
تیسرے بیٹے مولوی قطب الدین صاحب کے زوجہ اولی سے مولوی محمد یوسف صاحب ہیں آپ نے بھی  
کتب ابتدائی اپنے والد سے پڑھے اور حیدر آباد میں مقیم ہیں۔ اور اولاد زوجہ ثانیہ سے بھی مولوی  
اور مولوی سلیمان اور مولوی عیسیٰ نے کتب درسیہ تمام کیں اور آخر ان کے نے تجوید و قرآن مکہ معظمہ  
اور طب لکھنؤ میں حاصل کی اور چوتھے فرزند زوجہ ثانیہ مولوی محمد عمر و نے ابتدائی کتب پڑھ کر انگریزی حاصل  
کی اور اپنے نانہال مرزا پور میں مقیم ہیں۔

### حرف الکاف

مولوی ابوالکرم بن ملا یعقوب آپ کے کتب درسیہ تمام کر کے تصوف کی جانب توجہ کی اور شیخ عبداللہ  
بغدادی کے مرید ہوئے اور بقیہ عمر اوراد و اشغال اور تصفیہ باطن میں صرف کی ایک دختر زوجہ  
مولانا جمال الدین اور ایک فرزند مولانا عبد الوالی رحمۃ اللہ علیہ کو چھوڑ کر وفات فرمائی۔  
مولوی کرامت اللہ بن مولوی عبدالرب عرف مشائخ آپ نے کتب درسیہ مولوی امین اللہ اور  
مولوی نعمت اللہ اور مولوی قدرت حملی سے پڑھیں اور مدت تک درس و تدریس و غلط و نضاح  
میں مصروف رہے اور فکر معاش میں مختلف مقامات پر قیام کیا آپ کا عقد و ختم مولانا محمد حامد صاحب  
سے ہوا ایک دختر زوجہ مولوی مصباح الحق اور ایک فرزند مولوی بشارت اللہ صاحب  
ہو جو کہ کتب ابتدائیہ پڑھتے تھے اور حالت شباب میں لا ولد اللہ میں فوت ہو گئے ان کے آپ کے  
روبرو انتقال کیا اور دو فرزند مولوی محمد شرافت اللہ صاحب کو چھوڑ کر صفر ۱۳۸۵  
میں وفات فرمائی مولوی محمد شرافت اللہ صاحب نے ابتدائی کتب اپنے نانا مولانا محمد حامد صاحب سے



پڑھے اور اونہیں کے مرید ہوئے اور عمدہ جلیلہ ڈیڑھی کلکٹری تک ترقی کر کے پٹن پانی آب کی  
تصنیف میں سے ایک شرح میزان کامل موجود ہے آپ کی ایک دختر زہدہ جناب مولیٰ عبد الرؤف  
صاحب قدس سرہ اور تین فرزند ہیں بڑے فرزند مولوی ہدایت اللہ صاحب نے بعد حفظ قرآن مجید  
کتب متوسطہ تک مولوی افہام اللہ صاحب اور مولوی عبد الباقی صاحب سے پڑھیں اور انگریزی اور  
وکالت حیدرآباد کا امتحان دیا اور جیت آپ نے جناب لانا مولوی شاہ عبد الرزاق صاحب قدس سرہ الغزنی  
سے کی تعلیم اذکار و اشغال کی جناب مولانا مولوی شاہ محمد عبد الوہاب قدس سرہ الغزنی سے پائی۔  
آپ کا عقد دختر مولوی احمد اللہ صاحب سے ہوا تین سررند سخاوت اللہ و صبغت اللہ  
واراوت اللہ ہیں اور ایک دختر بھی ہے خدا علم و اقبال میں ترقی دے۔ منجملہ بیٹے مولوی شرف اللہ  
صاحب کے مولوی سلامت اللہ صاحب ہیں جو ان صالح اور صاحب زہد و تقویٰ ہیں انہوں نے  
کتب سیرہ متوسطات جناب مولانا عبد الباقی صاحب مظلہ و جناب مولوی عبد الحمید صاحب سے  
پڑھیں اور کل درسیات فارسی وغیرہ مولوی نجیب اللہ صاحب سے پڑھی اور انگریزی میں ایف اے تک  
تعلیم حاصل کی اور قانون وکالت کو انگریزی میں حاصل کیا اور اب بھی کتساب علم میں مصروف  
ہیں ان کا عقد دختر مولوی عبد الغزیز صاحب ہوا دو فرزند محمد شفیع حجت اللہ اور محمد رفیع عشرت اللہ  
موجود ہیں خداوند کریم عمر و علم عطا کرے تیسرے صاحبزادے مولوی شرافت اللہ صاحب کے  
مولوی عنایت اللہ صاحب ہیں جناب مولوی عبد الباقی صاحب مظلہ و جناب مولوی غفر اللہ  
صاحب اور جناب مفتی محمد یوسف بن مولوی قاسم صاحب اور جناب مولانا مولوی عبد الباقی صاحب مظلہ  
سے پڑھ رہے ہیں خداوند کریم جلد علم نصیب کرے۔ اور طب بھی حکیم عبد الولی صاحب سے تحصیل کر رہے  
ہیں۔ ان کا عقد فتوحہ خلع بارہ بیٹی تین دختر حکیم محمد رشید صاحب سے ہوا۔

اس شخص نے اشغال کیا اور ایک لڑکی اور دو بیٹے اس سے لے بعد اس تصنیف کے ایک دختر اور دو بیٹے ۱۲ برس

### حرف اللام

مولوی لمعان الحق بن مولوی برہان الحق بن ملا نور الحق قدس سرہ آپ نے مولانا عبد الحکیم قدس سرہ  
اور مولانا محمد نعیم صاحب قدس سرہ سے کتب درسیہ پڑھے اور اپنے والد بزرگوار کے مرید اور



سجادہ نشین مولانا درویش تدریس ارشاد و خلق میں مصروف ہیں آپ کے تین فرزند ہیں بڑے بیٹے مولوی شمس الحق صاحب انہوں نے قرآن شریف حفظ کر کے ابتدائی کتابیں پڑھ کے امتحان و کالت کا حیدر آباد میں دیکر وہیں قیام اختیار کیا وہ سب فرزند مولوی وہاب الحق صاحب ہیں انہوں نے متوسطات تک پڑھ کر طب کی جانب توجہ کی اور حکیم عبدالعزیز صاحب حکیم عبدالوحید صاحب سے تکمیل طب کر کے لکھنؤ میں طب کرنا شروع کیا۔ ان کا عقد شیخ غلام نبی مولوی کی دختر سے پترہ میں ہوا۔ تیسرے فرزند مولوی امتیاز الحق صاحب انہوں نے متوسطات تک کتب درسیہ اپنے والد اور جناب مولوی عبدالباری صاحب مدظلہ اور حافظ احمد صاحب برقی ملکید مولانا عین الحق صاحب سے پڑھے اور اب بھی تحصیل علم میں مصروف ہیں ان کا عقد دختر مولوی یعقوب بن ملا عیسیٰ سے ہوا خداوند کریم اولاد صالح عطا کرے۔

### احمد علی

مولوی محمد علی بن قاضی غلام مصطفیٰ بن ملا سعد عالم فاضل تھے آپ کا ذکر آپ کے والد کے ذکر میں اوپر گزر چکا ہے۔

مولوی مراد اللہ بن مولوی نعمت اللہ صاحب آپ اپنے والد بزرگوار سے کتب درسیہ تمام کیں اور عالم متبحر ہوئے مدت تک وطن میں پھر ریاست بڑودہ میں درویش تدریس جاری رکھی اور شہرہ میں ہمراہ مولوی عبدالجلیل صاحب کے حج کیا اور وہاں سے اس سال کبھی میں مبتلا ہوئے وطن میں آکر شہرہ میں اپنے والد کے روبرو ولادت انتقال فرمایا۔

ملا محبت اللہ بن ملا احمد عبدالحق قدس سرہ العزیز آپ نے کتب درسیہ ملا نظام الدین صاحب قدس سرہ سے تحصیل کیں اور مہارت تامہ علوم شرعیہ میں ہم پیونہائی لیکن بوجہ فکر معیشت نوبت درویش تدریس کی کم آمدی شاہ عالم کے زمانہ میں ایک دختر زوجہ ملا نور الحق اور تین صاحبزادے ملا حسین اور ملا حبیب اللہ اور ملا اسحاق کو چھوڑ کر وفات فرمائی آخر الذکر دونوں حضرات کے احوال اوپر گزر چکے ہیں بڑے صاحبزادے ملا حسین صاحب نے کتب درسیہ ملا حسن اور دیگر علماء کبار سے پڑھیں آپ بھی



افراد ہر اور اعلیٰ علمائے دین سے ہیں آپ حل مشکلات اور ایضاح مغلفات میں ضرب المثل ہیں آپ مدت تک درس تدریس میں مشغول رہے اور آخر عمر میں باوجود ضعف بھارت کے بھی قوت حفظ سے درس ترک نہیں فرمایا آپ کے تصانیف میں سے شرح مسلم شرح حاشیہ میرزا ہدایہ امور عامہ حاشیہ میرزا ہدایہ رسالہ حاشیہ ثناء بالکبریٰ اور رسالہ مسائل صیام اور رسالہ فضائل اہل بیت اور کنز انبات اور شرح تبصرہ وغیرہ ہیں آپ کا وعظ بہت پر اثر ہوتا تھا۔

۱۲۔ ربیع الثانی ۱۲۸۷ھ میں عمر ۶۷ سال انتقال فرمایا آپ کی دو دختر ایک وجہ مولوی عبدالحامد صاحب اور دوسری زوجہ مولوی نعیم اللہ صاحب اور تین فرزند تھے مولوی حیدر صاحب اور مولوی صفدر صاحب کا ذکر اب گزر چکا ہے تیسرے صاحبزادے۔

۱۳۔ محبت اپنے والد سے کتب سنیہ میل کین آپ ہمیشہ درس تدریس اور بخشی واقعات میں مصروف سے چنانچہ کوئی کتاب دیکھی وہ نہیں ہے جس پر آپ کے بخشی نامہ اور علاوہ حاشیوں کے کثیر تصانیف تھے بخلاف ان کے رسالہ تراجم اصحاب الرموز المذکورہ فی المحصل المصیین اور فایۃ البیان فی ماحل و محرم من المہودان اور حاشیہ شرح ہدایۃ الحکمۃ اور تفسیر آیات المیراث اور رسالہ فی ذلۃ خلف الامام اور رسالہ مسینہ فی تحریم القتل اور مجموعہ خطب ہیں۔ آپ کے ایک فرزند مولوی محمد امین اور دوسرے مولانا علی محمد جینکا ذکر اوپر گزر چکا ہے آپ کی وفات کے بعد باقی رہے۔ ۲۔ جمادی الثانی ۱۲۸۷ھ میں آپ کا انتقال ہوا۔

۱۴۔ مولوی مہدی بن مفتی محمد یوسف بن مفتی محمد اصغر آپ نے اپنے والد بزرگوار سے تحصیل علم کی اور مدت تک متولی افتاء رہے برکار انگریزی سے رجسٹری لکھنو کی آپ کے سپرد ہوئی آپ کا عقد مولوی عبدالحکیم بن مولوی عبدالب صاحب کی دختر سے ہوا آپ ۱۲۸۷ھ میں قریب فیض آباد کے دریا میں ڈوب گئے آپ کی دو دختر ایک زوجہ مولانا عبدالحی اور دوسری زوجہ مولوی عبدالحق صاحب اور دو فرزند ہوئے ایک مولوی ابو محمد جولا ولد فوت ہوئے اور دوسرے مولوی محمد قاسم جنہوں نے کچھ کتب درسیہ مولوی مفتی محمد یوسف صاحب سے پڑھے اور حفظ قرآن بھی کیا اور دختر مولوی ظہور علیہ صاحب سے عقد ہوا جس نے ایک فرزند مولوی محمد یوسف صاحب



جکا ذکر آگے آئے گا تو لکھ دوے۔

## حرف النون

ملا نظام الدین بن ملا قطب الدین شہید ستاولہ مرچ علماء آپسے ہم ابرس کے سن تک اپنے پدر  
زگوار اور اپنے برادران معظم کی تربیت پائی بعد واقعہ شہادت اپنے والد قدس سرہ الغریز کے  
علی قلی جالیسی اور ملا امان الشہید باریسی اور ملا علاء نقشبند سے تکمیل علم کی اور شیخ الوقت قطب  
حضرت سید ناسید شاہ عبد الرزاق قدس سرہ الغریز باریسی سے بیعت کی آپسے علوم ظاہری اور  
عارف باطنی کا فیض ایسا ظاہر ہوا جس کی نظیر کوئی دوسرا نہیں ہے خرق عادات اور کرامات ہقدر  
میں جنکے لکھنے سے مین قاصر ہوں آپ کے مفصل احوال رسالہ عمدۃ الوسائل مصنفہ مولوی علی السہاوی  
اور رسالہ قطبیہ اور رسالہ مصنفہ مولوی عبد الغفار صاحب مین مذکور ہیں آپ کی تصانیف مین سے  
شرح مسلم الثبوت اور شرح منار شہو بہین و جمادی الاولیٰ یوم چار شنبہ ۱۰۸۷ھ مین ایک فرزند مولانا علی  
مکرم العلوم کو چھوڑ کر وفات فرمائی آپکے نام ایک فرمان ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپکے اخراجات  
کے لیے عمار روزانہ مقرر کیے گئے تھے۔

ملا نور الحق بن ملا احمد الوار الحق بن ملا احمد عبد الحق قدس سرہم آپسے علم ظاہری مولانا بحر العلوم اور  
علم باطنی اپنے والد بزرگوار سے حاصل کیا اور مدت تک تدریس ارشاد مین مشغول رہے آپکے  
ملا مذہ ہمارے زمانہ تک موجود تھے چنانچہ مولانا فضل الرحمان صاحب قدس سرہ مراد آبادی  
نے آپ سے بھی کتب درسیہ پڑھے تھے اکثر تعلیقات متفرقہ کتب درسیہ بہین اور تفسیر سورہ فاتحہ اور  
ایک رسالہ آپ کی تصنیف سے ہیں ۲۳۔ برج الاول ۱۰۸۷ھ مین دو فرزند ملا سراج الحق اور  
ملا برہان الحق کو جکا ذکر اوپر گذر چکا ہے چھوڑ کر وفات فرمائی۔

مولوی نظام الحق بن مولوی سراج الحق بن ملا نور الحق آپسے بعد حفظ قرآن مجید اور تحصیل کتب  
درسیہ قیام بلاد پوربھین اختیار کیا ارشاد و نصائح خلق مین مصروف ہوئے بہت لوگ دست بیع  
ہوئے۔ ۲۵۔ محرم ۱۰۸۷ھ مین فات فرمائی آپکے ایک دختر زوجہ مولوی امان الحق اور چار فرزند تھے



مولوی عباد الحق اور مولوی محمد مصام الحق جنگا ذکر اور گنہ چکا ہے اور تیسے بیٹے مولوی حسام الحق صاحب جنہوں نے تحصیل کتب رسیہ متوسطات تک جناب مولوی محمد نعیم قدس سرہ العزیز اور دیگر علماء سے حاصل کر کے امتحان و کالت حیدرآباد میں دیکر وہیں قیام اختیار کیا آپ کی ایک خزانہ جو مولوی محمد نعیم الحق موجود ہیں چوتھے بیٹے مولوی نظام الحق صاحب کے مولوی زہاد الحق صاحب ہیں ابتدائی کتب تحصیل کر کے ریاست بہوپال میں ملازمت اختیار کر لی دختر جناب مولوی محمد نعیم قدس سرہ سے عقد ہوا ایک صاحبزادی ہے خدا طویل العمر کرے۔

مولوی نصیر الحق صاحب بن مولوی عباد الحق بن مولوی نظام الحق آپ کے کتب درسیہ مولوی حافظ علی انور صاحب کا کوروی اور مولوی عبدالباقی صاحب اور مولوی عبد المجید صاحب تحصیل جنہوں نے کیں اور کنوینن طب بھی حاصل کی دختر مولوی حسام الحق صاحب آپ کا عقد ہوا اسد نعمت علی فرزند صالح عطا کرے۔

مولوی نظام الدین بن مولوی غلام بھی بن مولوی غلام دوست محمد آپ کے کتب درسیہ مولوی عبد الجلیل بن مولوی امین اسد سے تحصیل کیں اور ناگ پور میں ایک مدت تک درس و تدریس میں مشغول رہے آپ کی دو دختر ایک وجہ مولوی الیاس صاحب بن مولوی قطب الدین صاحب جنہوں نے ایک دختر چوڑ کر وفات فرمائی اور دوسری دختر کا کوری میں کتھا ہوئیں اور ایک لالہ فوت ہو گئیں۔

مولوی نور العشر بن ملاولی آپ کے کتب رسیہ اپنے والد اور مولوی عبدالواحد خیر آبادی سے تحصیل کیں اور فنون ریاضی حساب اور ہندسہ اور ہیئت میں بہت اچھی مہارت حاصل کی خلق کثیر نے آپ سے تعلیم پائی ۲۹۔ جمادی الاخریٰ یوم دو شنبہ ۱۲۳۵ھ میں ایک دختر اور تین فرزند ایک نوری رحمت اسد صاحب دوسرے مولوی اسد اسد صاحب جنگا ذکر اور گنہ چکا ہے اور تیسرے مولوی نعمت اسد صاحب بعد اکیرا لا دھتی چوڑ کر وفات فرمائی

مولوی نعمت اسد صاحب نے مفتی نور اسد اور دیگر علماء سے تحصیل علم کی اور ورنہ تدریس میں مشغول ہے اور عدالت کنوینن سے



دارہ شریف سے بعد ان شراعت سلطنت یاست برودہ میں تشریف لیکے پر حاکم دینے اپنے بیان طلب کر لیا پھر شہر  
بنارس میں رہے اور وہیں ۳۰ محرم ۱۲۸۷ھ میں وفات کی آپ کے تلامذہ کثرت سے ہیں اور آپ کا  
طرز درس مرغوب طبع تھا۔ امراء اور ذمی وجاہت اکثر آپ کے شاگرد تھے آپ نے دو فرزند چھوڑے  
ایک مولوی فضل اللہ صاحب جنکا ذکر اوپر گذر چکا ہے اور دوسرے مولوی احمد اللہ صاحب  
ہیں آپ نے بعد حفظ قرآن مجید کتب درسیہ متوسطات تک اپنے والد اور اپنے چچا اور بھائی سے  
ترہین مختلف اوقات میں طلبہ کو درس بھی دیا ہے آپ کا عقد دختر مولوی محمد عظیم اللہ صاحب  
کے ساتھ ہوا اور دختر ایک وجہ مولوی بدایت اللہ صاحب اور دوسری زوجہ مولوی عبد المجید صاحب  
بنوں نے ۱۲۸۷ھ میں وفات بلا عقب کی اور دو فرزند ایک مولوی عظمت اللہ صاحب جنکا ذکر  
اوپر گذر چکا ہے اور دوسرے مولوی پرگشت اللہ صاحب ہیں انہوں نے حفظ قرآن کیا اور  
تب تائی و رسی اپنے بھائی مولوی عظمت اللہ صاحب اور مولوی افہام اللہ صاحب سے  
ترہین شرح عقائد نفسی اور تشریفیہ جناب مولوی عبد الباری صاحب مدظلہ سے پڑھی آپ کو اردو  
علم و فن سے بھی دلچسپی ہے دیوان آپ کا اور رسائل ادب کے اردو میں موجود ہیں۔ اور شرح  
ہدایہ منظوم اور حاشیہ فصول الکبریٰ اور رسالہ احوال حضرت صوفی قدس سرہ العزیز  
جی آپ کے تصانیف سے ہیں اب تک آپ تحصیل علم میں مصروف ہیں۔

مولوی محمد نعیم اللہ بن مولوی حبیب اللہ بن مولوی عبد اللہ آپ نے اپنے بھائی مولوی علی اللہ  
بن مولوی بسین صاحب سے کتب درسیہ تمام کیے آپ ذمی احترام اور ذمی وجاہت زمانہ سلطنت  
شہنشاہ تھے مدت تک درس و تدریس میں بھی مشغول رہے آپ کے تصانیف میں ۳۰ رسالہ  
الغرض مطبوع ہو چکا ہے آپ کی تین صاحبزادیاں ایک زوجہ مولوی خلیل اللہ بن مولوی حفیظ اللہ  
بن دوسری زوجہ مولوی احمد حسن بن مولوی حیدر اور تیسری زوجہ مولوی یعقوب بن ملا عیسیٰ اور  
چوتھی زوجہ مولوی احسان اللہ صاحب ہوئے جنکا ذکر اوپر گذر چکا ہے۔

مولوی محمد نعیم بن مولوی عبد الحکیم بن ملا عبد الرب قدس سرہم آپ نے کتب درسیہ اپنے والد اور مولوی کمال اللہ



دہانی سے پڑھیں اور اپنے والد ہی کے مرید و خلیفہ ہوئے مدت العمر وعظ و افتاء تدریس و ارشاد  
معمروف رہے خلقت کثیر کی شاکر و اور مرید ہوئے آپ کے حج و زیارت سے بھی شرف حاصل  
کیا تھا اور وہاں کے اساتذہ سے بھی سند حدیث لی اور آپ سید امین رضوان صاحب محدث مدینہ  
نے سنی آپ کے تصانیف میں سے رسالہ تنقید الکلام طبع ہو چکا ہے۔ آپ کے ایک فرزند مولوی خواجہ  
صاحب تھے جنکا حال اور پرگزر چکا ہے اور تین صاحبزادیان موجود ہیں۔ ایک زوجہ مولوی صاحب  
صاحب اور دوسری زوجہ جناب مولوی عبد الحمید صاحب اور تیسری زوجہ ششی مسیح الدین صاحب  
بن ششی فصیح الدین صاحب احمد پوری آپ نے ۲۳۔ رجب الثانی ۱۳۳۷ھ میں وفات فرمائی آپ کا  
مزار مبارک قریب مزار ملا نظام الدین صاحب کے ہوا اور زیارت گاہ خلعت ہے۔ اور لوگ مستغنی  
ہوتے ہیں اور مرضا شفا پاتے ہیں۔

### حرف الواو

مولوی ولی بن مولوی غلام مصطفیٰ بن ملا اسعد آپ کے کتب درسیہ ملا کمال الدین و دیگر علم  
تحصیل کیں اور صاحب تصانیف کثیرہ اور حاشی شہیرہ ہوئے مغل آپ کے تصانیف کے شرح سلم  
حاشیہ میرزا بدیع موافق حاشیہ میرزا بدیع ملا جلال وغیرہ ہیں۔ ۹۷ھ میں تین فرزند مولوی  
عزیز اللہ اور مولوی ظہور اللہ اور مولوی نور اللہ کو چھوڑ کر وفات فرمائی۔

مولوی ولی اللہ بن ملا حبیب اللہ بن ملا حبیب اللہ آپ کے کتب درسیہ مولوی عبد القدوس اور  
مفتی ظہور اللہ اور ملا حسین سے تحصیل کیں مہارت تامہ اور لیاقت کاملہ حاصل ہوئی مدت تک  
دار و فہ عدالت رہے کثرت سے تصانیف کیے جنکی تعداد سو سے تجاوز ہے مغل اور  
ایک تفسیر قرآن مجید کی آٹھ جلدوں میں ہے اور شرح ہدایہ چار جلدوں میں اور شرح مسلم و جلال  
میں اور حاشیہ صدر اور رسالہ در تحقیق تشکیک اور رسالہ در علم واجب اور اغصان اربعہ شہیر  
معروف کتابیں ہیں۔ ۱۰۰۔ صفر ۱۳۳۷ھ میں تین فرزند اور دو دختر ایک زوجہ ملا اکرام اللہ صاحب  
اور دوسری زوجہ ولی مولوی مسیح اللہ صاحب کو چھوڑ کر انتقال کیا مولوی انعام اللہ صاحب اور



[illegible]

دیکھو کیا ہے  
کے شرح سل  
مذہبوں کی

القدس و  
و بدت  
بنجما  
مسلم  
بنجما  
رام الله  
صاحب







